۳۸۱۸ع
ذخیرۂ رستگاری

الکفر ہیبتہ وصولتہ، وعلی الاطائب من آلہ وعترتہ، الذین ہم
ہُداۃ امتہ، ودعاۃ الخلق الی شریعتہ، وحماۃ سنتہ وطریقتہ
وحنفاء دینہ وملتہ، وشفعاء شیعتہ، واہل مودتہ، وقادۃ
المؤمنین الی دار کرامتہ وجنتہ، والمنقذین لہم من عقوبتہ
ونقمتہ، صلوات صافیۃ ما دامت السماء سامیۃ بسمو علو
رفعتہ، وتسلیمات زاکیۃ ما زالت الارض فراشا بسعۃ
بساط رحمتہ ٭ **اما بعد** ضمائر صافیہ اصحاب صدق وصفا اور
خواطر زاکیہ ارباب صفوت واصطفا پر واضح ہو کہ حضرت اقدس الٰہی
بکمال رحمت نامتناہی، جناب رسالت پناہی کو واسطے ہدایت ارباب
غوایت وگمراہی کے مبعوث فرمایا جنکے وجود فائض الجود سے تمام عالم انوار
معارف یقینیہ سے پُرنور اور معالم دینیہ سے معمور ہو گیا چنانچہ حضرت رسالت
ایسی شریعت قویم، سنت مستقیم، جاری فرمائی کہ جو محاسن معارف واعتقادات
مکارم اخلاق وعادات، نفائس افعال وصفات، محامد عبادات وطاعات
لطائف طرق معاشرت ومعاملات، نظائف احکام سیاسات وریاضات
شرائف قواعد نجاسات وطہارات کو شامل ہے، اور تہذیب اخلاق نفسانی
وتزکیہ قلوب انسانی، اور طہارت جسمانی، ونظافت روحانی، اور طریقہ
مناجات ربانی، اور ادائے طاعات یزدانی، اور مصالح تعیش زندگانی
اور اکتساب سعادات جاودانی، اُس نہج سے باحسن وجوہ حاصل ہے، پس
اگر کوئی شخص بنظر عدل وانصاف، بدون تعصب واعتساف، نظر کرے
تو شریعت مصطفویہ، سنت نبویہ انوار جمال وکمال، حضرت ایزد ذوالجلال
مالامال ہے، کلمات حق سمات، وارشادات صدق آیات، اور ہدایات

فائض السعادات، جناب سرور کائنات، اور حضرات ائمۂ معصومین علیہم التسلیمات، سے عجائب اسرار معارف یقینیہ، غرائب آثار معالم دینیہ، نکات بدیعہ، علوم وحکم، مضامین رفیعہ، جوامع الکلم، ستفاد ہوتے ہین، کہ جنپر مصداق مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر بقلب احد صادق ہے،

یہ امر بطور واضح، ہر ذی شعور پر لائح ہے کہ جسقدر معالم ربانی، معارف یزدانی، اسرار دو جہانی، انکے وجود فائض الجود سے تمام جہان مین منتشر ہوے اسقدر کبھی امم سابقہ مین مشتہر نہین ہوے، ملاحظہ ہو کہ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام مین جو طریقہ معاشرت ومعاملات، وحدود وتعزیرات، وقصاص ودیات، وحلت وحرمت ونجاسات، وطہارات مذکور ہین اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام مین مناجات ودعوات، اور اناجیل اربعہ مین تہذیب اخلاق وصفات، واصلاح حالات وعادات، اور دیگر صحف انبیا علیہم السلام مین مواعظ ونصائح وحکایات مسطور ہین لب لباب سبکا بوجہ احسن، وطریقۂ مستحسن، وعنوان شایستہ، وبنیان بالیستہ، شریعت مطہرہ نبویہ مین مزبور ہے بلکہ اُس سے بہتر وخوشتر، اور افضل واولیٰ تر، ماثور ہے منجملہ اُسکے ایک حدیث شریف کتاب بحار الانوار جلد ۱۷ مین مذکور ہے اور شرح اُسکی عین الحیات مین مسطور ہے جسمین حضرت رسول کردگاری، مقبول درگاہ باری، نے اپنے صحابی جلیل القدر ابوذر غفاری، سے بطور وصایا ومواعظ کے ارشاد فرمایا ہے، اس حدیث شریف مین عجائب نصائح لطیفہ، غرائب مواعظ لطیفہ جلائل ہدایات منیفہ، جمائل مضامین طریفہ مذکور ہین جو درر غرر ہدایت وارشاد جواہر زواہر صدق وسداد، شموس فلک سعادت ونجوم بحر فوز وفلاح ہین مضامین صدق آگین اُسکے کحل الجواہر صدق وصفا ہین،

جو بصارت صفوت و اصطفا سے دیدہ ہاے دانش کو پُر نور کرتے ہیں یا آسلاء البصائر نور و ضیا ہیں جو سرمۂ زہد و اتقا سے کدورت باطنی، و ظلمت نفسانی کی چشم بنیش سے دور کرتے ہیں یا مصقل نور و ضیا ہیں جو آئینۂ سیرت و سریرت کو زنگ ضلالت سے مصفا کرتے ہیں یا آب و تاب حُسن و صفا ہیں جو جرات ذہن و ذکا کو مجلا کرتے ہیں، واسطے سیہ مستان شراب ظلم و ضلالت کے تازیانہ تادیب ہیں جو نشۂ جہالت سے ہوشیار کرتے ہیں اور واسطے بیہوشان خواب غفلت کے طمانچہ تعزیر ہیں جو بالین غوایت سے بیدار کرتے ہیں، خضر بیابان ہدایت ہیں جو گمرہان اودیہ ضلالت کی رہنمائی، اور متحیران بادیہ جہالت کی صراط مستقیم، و جادہ قویم تک رسائی، کرتے ہیں فساق و فجار کے واسطے شعلہاے نار جحیم، اور شہیق ہاے عقوبت الیم ہیں ابرار و اخیار کے واسطے بشارت ہاے دار نعیم، نوید ہاے ثواب عظیم ہیں۔ مشتاقان ثواب ربانی کے واسطے حدیقۂ نزہت و کامرانی گلدستۂ فرحت و شادمانی، دماغ افروز راحت جاودانی ہیں اور عاشقان رضاے یزدانی کے واسطے نسیم عنبر شمیم گلستان ایمانی نکہت بہارستان عیش زندگانی، فضاے دلکشاے بوستان عشرت روحانی ہیں سبحان عالم قدس کے واسطے سبحہ ہاے اذکار خداوندی اور مجاہدان نفس کے واسطے اسلحہ ارجمندی اور سرفرازان عالم انس کے واسطے تاجہاے سربلندی، اور بیماران امراض روحانی کے واسطے شربت دردمندی اور برخورداران ریاض ایمانی کے واسطے نخلستان برومندی ہیں مخموران خمخانہ ورع و تقویٰ کے واسطے شراب طہور اور روشن ضمیران صدق و صفا کے واسطے آئینہ نور علیٰ نور ہیں لہذا اس ہیچمدان نے خلاصہ اُسکا بانضمام فوائد عدیدہ و نکات پسندیدہ کتب معتبرہ سے چیدہ کرکے

نگارش اور خدمت ارباب دانش مین گذارش کیا ہی اور جو کہ ہر فقرہ اس حدیث کا وسیلۂ رضاے باری و ذریعۂ پرہیزگاری ہی لہذا اس رسالہ کو **ذخیرۂ رستگاری ذریعۂ کامگاری** کے ساتھ موسوم کیا۔ واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق وسرائر التدقیق وھو للحمد حقیق وبالشکر یلیق وانا العبد الذلیل الاحقر السید **علی اکبر** بن العلامۃ الاوحد رضوان مآب سلطان العلما جناب **السید محمد** طاب رمسہ وبرد مضجعہ ۔

من کتاب مکارم الاخلاق یقول مولای ابی طول اللہ عمرہ الفضل ابن الحسن ھذہ الاوراق من وصیۃ رسول اللہ لابی ذر الغفاری التی اخبر بھا الشیخ المفید ابو الوفا عبد الجبار بن عبد اللہ المقرے الرازی والشیخ الاجل الحسن بن الحسین بن الحسن بن بابویہ القمی اجازۃ قالا املا علینا الشیخ الاجل ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی واخبرنی بذلک الشیخ العالم الحسین بن الفتح الواعظ الجرجانی فی مشھد الرضا علیہ السلام قال اخبرنا الشیخ الامام ابو علی الحسن بن محمد الطوسی قال حدثنی ابی الشیخ ابو جعفر رحمہ اللہ قال اخبرنا جماعۃ عن ابی المفضل محمد بن عبد اللہ بن محمد بن المطلب الشیبانی قال حدثنا ابو الحسین رجا بن یحیی العبرتائی الکاتب سنۃ اربع عشرۃ ثلثمائۃ وفیھا مات قال حدثنا محمد بن الحسن الشمون قال حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن الاصم عن الفضل بن یسار عن واھب بن عبد اللہ الھنائی

انا دُ صنعا ثار الانوار طبعہا

قال حدثنے ابو حرب ابی الاسود الدیلمی عن ابی الاسود قال
قدمت الربذة فدخلت علے ابی ذر جندب بن جنادہ رض
فحدثنی ابوذر قال دخلت ذات یوم فے صدر نهارہ علے
رسول اللهؐ فے مسجدہ فلم ار فے المسجد احدا من الناس الا
رسول الله وعلے الی جانبه فاغتنمت خلوة المسجد فقلت
یا رسول الله بابی انت وامّی اوصینی بوصیّة ینفعنے الله بها
فقال نعم واکرم بك یا اباذر انك منا اهل البیت وانے
موصیك بوصیة فاحفظها فانها جامعة لطرق الخیر
وسبله فانك ان حفظتها کان لك بها کفلان - یعنے یہ وصایا ہے
جناب خاتم المرسلین ونصائح حضرت اشرف النبیین صلواة الله علیه وآله
الطّاہرین ہین جو صحابی جلیل المقدار صاحب عالی وقار مقبول درگاہ باری
یعنے ابی ذر غفاری سے ارشاد فرمائے ہین اور باسناد صحیح اُسکو علمائے کرام
محدثین عظام مانند شیخ الاسلام علم العلام شیخ ابو علی طبرسی علیه الرحمہ نے
عالم سدید متبحر سعید علامہ وحید جناب شیخ مفید سے اور محدث جلیل الشان
رفیع المکان جناب حسن ابن حسین بن حسن بن بابویہ قمی اور عالم نحریر
علامہ عدیم النظیر جناب شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ الله علیہا اور عالم ربانی واعظ
لاثانی جناب حسین ابن فتح واعظ جرجانی نے روایت کیا ہی خلاصہ یہ ہے
کہ ابوالاسود صحابی کہتے ہین کہ مین ایک روز خدمت مقبول باری ابوذر
غفاریؓ مین حاضر ہوا جس زمانہ مین کہ حاکم وقت نے اُنکو صنوف رنج ومحن
اور الوف مکارہ وفتن کے ساتھ آوارہ وطن کرکے مقام ربذہ مین بلکہ
اور ایک صحرائے بے آب وگیاہ مین جاگزین کیا تھا اُنھون نے مجھسے

حدیث شریف بزبان لطیف اسطرح سے نقل فرمائی کہ مین ایک روز وقت
طلوع آفتاب بارگاہ فلک جناب حضرت رسالتمآب صلعم مین حاضر ہوا
اسوقت مسجد مین کوئی شخص منجملہ مہاجرین و انصار از اصحاب و اغیار کے حاضر
خدمت باوقار نہ تھا مگر جناب حیدر کرار علیہ السلام پہلوے جناب رسول مختار صلعم مین
مانند کوکب پر انوار قرین آفتاب ضیابار شرف اندوز خدمت بارفعت تھے
مین ایسے وقت خاص کو ایک ذریعہ قربت و اختصاص سمجھکر عرض پرداز
ہوا کہ ای رسول عرش وقار راز دار حضرت کردگار ہم اور ماں باپ
ہمارے آپ پر نثار ہون اسوقت کوئی موعظہ زبان حق بیان اور کوئی
ہدایت لسان صدق ترجمان سے ایسی ارشاد فرمایئے کہ موجب فوز و فلاح
دارین باعث نجات و نجاح کونین ہو حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر انجلی
مامول اسعاف مسئول تیرا منظور و قبول ہی ہم تجھکو خاصان صحابت و رفاقت
اور مخصوصان اہلبیت عصمت و طہارت سے جانتے ہین بدین نظر تجھکو چند
وصایاے صافیہ نصایح وافیہ سے ممتاز ہدایات شافیہ ارشادات کافیہ
سے سرفراز کرتے ہین کہ جامع ہدایت و ارشاد حاوی صلاح و سداد کافل
امور معاش و معاد وسیلہ خیرات و مبرات ذریعہ نجات و سعادات
ہین پس لازم ہی کہ انکو بصدق اذعان و ایقان مانند حرز جان کے ملحوظ
و مکنون اور خزینہ خاطر و گنجینہ خیال مین مانند جواہر بے مثال کے مصئون
و مخزون رکھنا تاکہ تیرے واسطے ذریعہ تقوے و پرہیزگاری وسیلہ نجات
و رستگاری وثیقہ تقرب جناب باری موجب رضاے کردگاری ہو۔
(۱) یا اباذر اعبد اللہ کانک تراہ فان کنت لا تراہ فانہ یراک
واضح ہو کہ ازبسکہ اداے طاعت پروردگار عبادت حضرت آفریدگار

شکریۂ منعم داداربرفردبشرکو واجب وسزاوار ہی توحضرت نے پہلے طریقۂ پرستش وتعلیم آداب
عبادت وتکریم اس طرح سے تعلیم فرمایا کہ ای ابوذر عبادتِ پروردگار اطاعتِ کردگار
بخضوع واخلاص اور بخشوع واختصاص اسطرح سے بجالا کہ گویا حاضر حضور
بارگاہ احدیت شرف اندوز درگاہ صمدیت ہوکر علانیہ مشاہدۂ جمال باکمال
حضرت لم یزل ولایزال مطالعہ انوار حضرت ذوالجلال کرتا ہی مگر چونکہ مشاہدۂ
جمال باکمال چشم ظاہری سے متعسر اور ملاحظۂ جبروت وجلال بدیدۂ جسمانی سے
متعذر ہی تو اسقدر بالضرور بجزم ویقین جاگزین خاطر متین کر کہ ہرچند تو اُسکو
نہین دیکھتا ہی مگر وہ تجھکو دیکھتا ہی اور ہرگاہ بادشاہ قہار وجبار خالق آفریدگار
قادر مختار لیل ونہار تجھکو دیکھتا ہی تو پھر تو کسواسطے غیر کیطرف دیکھتا ہی توجہ منعم
حقیقی خالق تحقیقی تیری طرف ہی اور تیری توجہ دوسری طرف ہی نظر عاطفت
جناب احدیت تیری جانب معطوف ہی اور تو اشغال باطل مین مصروف
امور لاطائل سے مالوف ہی نہ تجھکو جناب رب الارباب سے شرم وحجاب ہی
نہ کچھ امید اجر وثواب ہی نہ کچھ خوف عذاب وعقاب ہی بس عبادت جناب
احدیت بجمعیت عقل وحواس بلاخطور ہواجس ووساوس اور طاعت
جناب صمدیت بخضوع واخلاص وخشوع واختصاص ادا کرنا لازم ہی۔

روایت

ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپنے مشاہدۂ جمال حضرت
ذوالجلال کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر دیدار وجود وملاحظۂ انوار شہود نہین کیا
تو اُسکی عبادت کیونکر کی اُسنے عرض کیا کہ کیونکر مشاہدہ کیا حضرت نے فرمایا کہ
لم تره العیون بمشاهدة العیان ولکن تراه القلوب بحقائق الایمان یعنے
چشم سر سے لقاء جمال باکمال اُسکا محال ودشوار اور دیدۂ ظاہری سے مشاہدۂ

جلال اُسکا ناسزاوار ہی مگر چشمہاے دل اُسکو بوسیلۂ عرفان وایقان اور دیدہ ہاے
باطن بذریعہ حقائق ایمان واذعان مشاہدہ کرتے ہین۔

روایت

منقول ہی کہ حضرت سید الاوصیا امام الاتقیا علیہ آلاف التحیۃ والثنا اسقدر
محو عبادت کردگار مستغرق طاعتِ پروردگار ہوتے تھے کہ اُس شاہ خیبر گیر کے
جسم اقدس سے پیکان تیر نکالے جاتے تھے اور حضرت کو خبر نہوتی تھی۔

روایت

منقول ہی کہ ایک دن ایوان ولایت بنیان حضرت سید الساجدین امام
زین العابدین علیہ السلام مین آگ لگی اور لوگون نے غل کیا کہ یا ابن رسول اللہ
النار النار لیکن وہ حضرت بدستور مشغول عبادت کردگار مستغرق طاعتِ
پروردگار رہے تا اینکہ وہ آتش خاموش ہوگئی۔

اشارۃٌ فیھا بشارۃٌ

مدارج اخلاص اور معارج اختصاص مختلف ہین منجملہ اُنکے تین قسم مشہور ہین ایک
یہ کہ بطمع نعمات ریاض رضوان و امید لذائذ فرادیس جنان عبادت کرے پس
یہ عبادت مزدوران خدمتگذار بطمع حصول اُجرت ہی اور ایک یہ کہ بخوف عقاب
نار عذاب دار البوار و عتاب بادشاہ قہار عبادت کرے یہ عبادت غلامان
خطاوار خادمان گنہگار بخوف عقوبت ہی اور ایک یہ کہ قطع نظر جمیع امور سے
صرف ذاتِ پاک جناب احدیت کو مستحق عبادت و سزاوار اطاعت سمجھکر
عبادت کرے پس یہ عبادت مقربان خاص بندگان با اخلاص برگزیدگان
با اختصاص ہی جو اعلے مدارج کمال اور اقصی معارج عرفان ذوالجلال ہے
چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندا مین نے تیری عبادت بطمع جنت

اقسام عبادت اخلاص

یا بخوف عقوبت کبھی نہین کی بلکہ اسوجہ سے تیری عبادت کی کہ تیرا وجود لازوال ذات بیمثال جمال باکمال سزاوار عبادات بے غایات مستحق طاعات بے نہایت ہے واضح ہو کہ مراتب خلوص اور طریقۂ حضور قلب اور منافیات خلوص مین اس نحیف نے ایک رسالہ کنوز قدسیہ بعبارت فارسی تالیف کیا تھا اب اگر زمانہ بے مدار عمر ناپائدار حیات مستعار تقالیب لیل و نہار نے فرصت دی تو ایک رسالہ زبان اُردو مین بھی تالیف کرکے پیشکش ارباب بصیرت ہدیۂ اصحاب خبرت کیا جائیگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(۲) اعلموان اول عبادة اللہ المعرفة بہ انہ الاول قبل کل شئ فلاشئ قبلہ والفرد فلاثانی لہ والباقی لاالی غایتہ فاطر السموات والارض ومافیہما ومابینہما من شئ وھو اللطیف الخبیر وھو علے کل شئ قدیر۔

یعنے ای ابوذر جان تو کہ اول عبادات افضل طاعات معرفت ذات وصفات خالق موجودات مکون کائنات ہی کیونکہ ہرگاہ اُسکی معرفت سے جاہل اُسکی عظمت لاہوتی سے غافل اُسکی شوکت ملکوتی جلالت جبروتی مین متساہل ہے تو عبادت کسکی کریگا اور مجمل معرفت وخداشناسی یہ ہی کہ خالق کائنات ہر شئی سے اول ہی جسکے ماقبل کوئی اول نہین اسواسطے کہ وہ واجب الوجود ہی اور اُسکا وجود کسیوقت معدوم اور مفقود نہین فلہذا اُسکی ابتدا اور انتہا نہین وہی اول ہی وہی آخر ہی وہی ازلی ہی وہی باقی ہی وہی ابدی ہی وہی سرمدی ہی بس وہی قدیم ہی اور ہر شئی حادث ہی اور ہر حادث فانی ہی اور جو کہ سابقے اول مین یہ اشتباہ ہوسکتا تھا کہ کوئی ثانی یا ثالث بھی ہو تو حضرت نے فرمایا کہ وہ فرد ہی جسکا کوئی ثانی نہین ہی بدین معنی کہ نہ اُسکا کوئی شریک ذات ہے

بیان معرفت ذات وصفات حق تعالیٰ

نہ شریک صفات نہ اُسکا کوئی معین و نصیر ہی نہ عدیل و نظیر بلکہ واحد یکتا فرد بے ہمتا ہی نہ بطور
عدد اضافی کے اول ہی جسکو منجملہ اعداد کے شمار کر سکتے ہین نہ اُسمین ترکیب اجزا یا اعضا ہی
جسکو مرکب تصور کر سکتے ہین نہ اُسمین ترکیب ذہنی ہی کہ جسکے وجود مین ہر جزو محتاج وجود
جزو دیگر ہو کیونکہ اگر ہر جزو اُسکا واجب الوجود ہو یا مثل و نظیر اُسکا واجب الوجود
ہو تو ہر ایک واجب الوجود مستقل بالذات موثر تام ہوگا اپنے وجود مین دوسرے کا
محتاج نہوگا نہ ایجاد عالم مین دوسرے کی شرکت کا محتاج ہوگا پس ایجاد عالم مین
تناقص ہوگا چنانچہ اگر ایک واجب الوجود کو خلقت زید مین اصرار اور دوسرے کو
انکار ہی تو وجود اُسکا محال و دشوار ہی اور اگر حسب مشیت ایک کے خلاف مشیت
دوسرے کے وجود اُسکا آشکار ہو گا تو ایک قوی و مختار دوسرا مجبور و ناچار ہوگا
پس یہ کامل الصفات مستقل بالذات نہ رہا اور اگر دونون کی مشیت باہم موافق
بایکدیگر مطابق ہی تو وجود زید کا ایک کے ارادہ سے ممکن الحصول ہی یا نہین اگر
ممکن الحصول ہی تو دوسرا خدا بیکار و فضول ہی اور اگر نا ممکن الحصول ہی تو ہر واحد
دوسرے کا محتاج بالذات ناقص الصفات ہی اور اگر ایک نے زید کو پیدا کیا ایک نے
عمر کو پیدا کیا ایک نے رات کو ایک نے دن کو بنایا تو ایک خدا اس فعل سے عاجز
ٹھہرا دوسرا اس فعل سے عاجز ٹھہرا پس جو عاجز ہی وہ کامل الصفات نہین اور جو
کامل الصفات نہین وہ واجب الوجود بالذات نہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ
صفات خالق کائنات زائد علے الذات نہین ہی کیونکہ اگر زائد علے الذات ہوتے
تو ناقص بالذات محتاج بصفات ہوگا چنانچہ جبتک ہر صفت اُسکو شامل ہوگی
اُسکی ذات کامل نہوگی اور اگر ہر صفت علحدہ مستقل و موجود بالذات تصور کیجاوے
تو تعدد واجب الوجود لازم آویگا اور ہر صفت مستغنی بالذات ہوگی ایک کو دوسرے
کی ضرورت نہوگی اور اگر ضرورت ہوگی تو مرکب ہوگا ایک دوسرے کا محتاج

ہوگا اس صورت مین مستغنی بالذات کامل الصفات قدیم بالذات نہ رہا پس یہ
سمجھنا چاہیے کہ وہ واحد یگانہ ہی اپنی ذات وصفات مین اور صفات اُسکی عین ذات
ہی نہ زائد بر ذات بلکہ اطلاق تعدد صفات اُسکا بنظر تعدد متاثرات ہی چنانچہ جو
اثر اُسکا آفرینش مین ہی اُسکو صفت خلق وایجاد کہتے ہین اور جو اثر اُسکا معلومات سے
متعلق ہی اسکو صفت علم کہتے ہین پس عین ذات اُسکی عین صفات ہی نہ زائد بر ذات
اور واضح ہو کہ واجب الوجود کا اعیان ممکنات مین حلول کرنا ناروا ہی اور
ممکنات سے اتحاد کرنا ناسزا ہی اور اطلاق وحدت وجود نازیبا ہی ورنہ ہر معلول
علت تام ہو جاویگا اور علت تام معلول ہو جاویگی اور جب وہ صفت اپنی موصوف
مین نہ رہی تو نہ یہ شئی ممکن الوجود رہی نہ خدا واجب الوجود رہا پس نہ قادر ہی نہ مقدور
نہ عالم ہی نہ معلوم نہ خالق ہی نہ مخلوق اور یہ امر سراسر باطل حیز اعتبار سے عاطل ہی
فلہذا بالضرور خالق کل علت تام مستقل بالذات کامل الصفات واحد یکتا فرد
بے ہمتا ہی نہ اُسکا شریک وشبیہ ہی نہ عدیل ونظیر ہی نہ کسی مین حلول کرتا ہی نہ کسی مین
نزول کرتا ہی نہ کسی سے اتحاد ہی نہ کسی سے وحدت ایجاد ہی اور ہرگاہ معلوم ہوا
کہ وہ واجب الوجود ہی یعنے کبھی معدوم نہ تھا نہ کبھی معدوم ہوگا تو ثابت ہوا
کہ وہ ازلی ہی جسکی ابتدا نہین اور باقی ہی جسکی انتہا نہین اور ہرگاہ یہ معلوم ہوا
کہ وہ موثر کامل علت کل ہی تو وہی صانع مصنوعات مبدع مبدعات مکون
کائنات خالق ارض وسموات آفریدگار موجودات ہی اور جو کہ اُسنے بعلم
وحکمت آفرینش کی ہی تو عالم معلومات ہی اور وہ آفرینش بحسب ارادہ ومشیت
ہی تو وہ قادر مقدورات ہی اور جناب رسالتمآب صلعم نے بدین وجہ لطیف
فرمایا کہ کنہ ذات اُسکی ہر فہم سے باریک تر اور تمامی ادراکات اور تعلقات
اور قیاسات سے لطیف تر ہی کیونکہ جملہ محسوسات اور معقولات سے ذات پاک

اُسکی برتر ہی اور نیز بدین وجہ اُسکو لطیف فرمایا کہ وہ خالق اشیاء لطیفہ نا محدود ہی جو غیر مرئی اور غیر مشہود ہی مثل ارواح لطیفہ اور ذرات خفیفہ کے اور نیز بدین وجہ لطیف فرمایا کہ وہ عالم اشیاء لطیفہ ہی مانند عناصر اربعہ و اجرام لطیفہ و ارواح و اجسام لطیفہ کے اور نیز بدین وجہ لطیف فرمایا کہ لطف و انعام اُسکا بالتمام اور احسان و اکرام اُسکا عام ہی اور جبکہ وہ خالق ہر شئی ہی تو ضرور ہی کہ وہ عالم وخبیر دانا و بصیر ہو کیونکہ اگر صاحب علم وخبیر نہو گا تو وہ ایجاد موجودات نظم و نسق کائنات بحسب ارادہ و مشیت موافق حکمت و مصلحت کیونکر کریگا اور ضرور ہی کہ وہ قادر و مختار بھی ہو کیونکہ اگر قادر نہو گا تو عاجز ہو گا اور یہ منافی قدس و کمال مخالف عز و جلال ہی اور اگر موجب ہو مانند آتش سوزان کے جو اپنے اشتعال حرارت مین مجبور و ناچار ہی اور مانند آفتاب تابان کے جو اپنی تجلی مین بے اختیار ہی تو لازم ہو گا کہ ہر شئی کبھی معدوم و زائل نہو کیونکہ ہر شئی مین اُسکا اثر کامل ہی اور وجود متاثر و موثر باہم مرتبط و مشتمل ہی حالانکہ ہر شئے کبھی موجود و مشہود ہے اور کبھی معدوم و مفقود ہی پس ثابت ہوا کہ واجب الوجود صاحب ارادہ و اختیار مالک قدرت و اقتدار ہی۔

(۳) ثمّ الایمان بی والاقرار بان اللّٰہ تعالیٰ ارسلنی الی کافۃ الناس بشیرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللّٰہ باذنہ سراجًا منیرًا۔

ہر گاہ جناب سیّد المرسلین اول اصول دین مبین افضل معارف شرع متین یعنے معرفت توحید جناب ربّ العالمین بیان فرما چکے تو اب بعد اُسکے اصل اصول ایمان اعتقاد واجب الاذعان تصدیق لازم الایقان کا بیان فرماتے ہین کہ ای ابوذر ہم بنجاب حضرت مفضل منعام واسطے ہدایت و ارشاد انام رہنماے خاص و عام کے رسول برحق و رہنماے صادق ہین بندگان نیکوکار متقیان

پرہیزگار مطیعان خوش کردار عابدان ابرار زاہدان تقوی شعار کو بشارتہاے
نامتناہی سے شادان وشادمان کرتے ہین اور بندگان بدکردار اور کفار اشرار
اور فساق وفجار کو عذابہاے الٰہی سے خائف وترسان کرتے ہین جانب توحید
حضرت احدیت کی دعوت اور طرف طاعات جناب صمدیت کے ہدایت کرتے
ہین ہم واسطے عالم وعالمیان کے چراغ ہدایت وارشاد ہین اور جہان وجہانیان کے
واسطے شمع صدق وسداد ہین۔

ارشاد فیہا السداد

واضح ہو کہ بنا بر مذاق اصحاب فہم وفراست وارباب حکمت وکیاست ضرورت
نبوت یہ ہے کہ از بسکہ انسان ضعیف البنیان غوائل ہوا جس دنیاے فانی رذائل
وساوس شیطانی مکائد شہوات نفسانی مین اسیر وگرفتار ہے اور نشاے شراب
جہل ونادانی غفلت اشتغال لذات فانی مکارہ تعیشات زندگانی مین مدہوش
وسرشار بدین وجہ مصالح معاش وسعاد منافع صلاح وسداد مضار امور عباد
سے غافل اور فلاح ونجاح عقباوی حسن وقبح معاملات دنیاوی سے ذاہل
شرف طاعات وعبادات سے نادان وجاہل ہے ہمیشہ خواب غفلت اور
جہالت مین بیہوش زخارف دنیاے دنی سے ہمدوش معشوقان دنیوی سے
ہم آغوش اطاعت نفس امارہ سے حق فراموش امور باطل پر مائل اشغال
لاطائل مین شاغل امور خیر مین کاہل اکتساب سعادات مین متساہل ہے پس
ضرور ہوا کہ ایک ہادی صراط مستقیم رہنماے دین قویم عالم معالم ربانی عارف
معارف یزدانی واقف اسرار دوجہانی کاشف رموز ایمانی مہبط وحی والہام
سبحانی واسطے ہدایت وارشاد امور معاش ومعاد تعلیم منافع ومضار عباد
تادیب امور صدق وسداد تنبیہ ارباب فتنہ وفساد کے مبعوث کیا جاوے

پس اگر عارف امور معاش و معاد نہوگا تو تمامی عباد کی رہنمائی نہ کرسکیگا اور اگر واقف امور
عقباوی نہوگا تو مہالک ضلالت وگمراہی اور مخاوف عقوبات الٰہی سے رہائی
نہ دیسکیگا اور اگر بوحی والہام حضرت ملک العلام سرفراز اور عصمت وطہارت
معاصی و آثام سے ممتاز ہوگا تو اُسکی ہدایت وارشاد کو دیگر عباد سے امتیاز ہوگا
کیونکہ ہر شخص کو اپنی عقل وفراست پر اعتماد واطمینان اور اپنے علم وحکمت پر
غرور وطغیان ہے پس ضرور ہوا کہ کوئی شخص منجانب خالق انام قابل وحی والہام
واسطے ہدایت انام کے مامور بہ تبلیغ احکام کیا جاوے جو لغزش وخطا سے مبرا اور
جہالت ونفسانیت سے معرا ہو اور جو کہ امور خیر کیواسطے ترغیب اور امور شر کے
واسطے ترہیب ضرور ہے لہذا واسطے فضائل کریمہ جمیلہ خصائل جلیلہ جزیلہ کی لذات
لذائذ بہشت نعیم نوید خوشنودی پروردگار کریم دیوے اور واسطے خصائل
خسیسہ دنیہ رذائل خبیثہ ردیہ کی تخویف عذاب الیم ترہیب عقوبات نار جحیم
فرماوے اور ہرگاہ زبان مخبر صادق وبیان رسول برحق سے حالات نار جحیم
ونعمات دار نعیم مسموع ہونگے تو لبسبب خوف عقاب قہاری اور خشیت عذاب
جباری کے ہر خلوت وجلوت مین امور قبیحہ سے پرہیز وافعال شنیعہ سے
گریز لازم امتثال احکام اقدس الٰہی انقیاد شریعت رسالت پناہی متحتم ہوگا
اور اگر با وصف اسکے بھی بسبب شقاوت نفسانی یا غوایت شیطانی یا جہل
ونادانی یا طمع زخارف فانی کے ارتکاب امور قبیحہ افعال شنیعہ پر اصرار کریگا
تو حدود وتعزیرات شریعت اور قصاص ودیات ودیگر احکامات طریقہ سے
جزا وسزا پاویگا پس نفس الامر مین دین مبین وشرع متین حضرت سید المرسلین
جامع مصالح دنیا ودین حاوی امور صدق ویقین افضل شرائع انبیا ومرسلین ہے
اب رہا یہ امر کہ یہ ارشادات وہدایات موجب فلاح ونجات موافق رضاے

خالق کائنات مطابق وحی والہامات ہین تو تصدیق اُنکی معجزات وکرامات
نبویہ ہدایات وارشادات مصطفویہ سے واضح ہی کیونکہ ایسے مضامین عالیہ
ہدایات صافیہ مواعظ شافیہ ارشاد فرمانا بجز تائیدات ربانی الہامات سبحانی
متعسر ہی اور تمامی بنی آدم کو بجز برگزیدۂ خداوند عالم کے ایسے جواہر کلم جوامع حکم ظاہر
کرنا متعذر ہی چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید احادیث حضرت ختم المرسلین ہدایات
ائمۂ معصومین علیہم السلام سے جسقدر احکام شرعیہ معالم دینیہ معارف یقینیہ
واسطے مصالح دنیویہ اور طریقۂ تہذیب اخلاق وعادات اصلاح حالات وصفات
آداب حسن معاشرت ومعاملات وظائف ادعیہ ومناجات طرز اداے
عبادات وطاعات انواع مواعظ وہدایات صنوف نصائح وارشادات
مستفاد ہین اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ حضرات مؤید بتائیدات غیبیہ موفق بتوفیقات
لاریبیہ مطرح انوار الہام مہبط وحی خالق الانام مقرب درگاہ ذوالجلال و
الاکرام بہترین کافۂ انام ہادیان تمامی خاص وعام ہین اور اسیواسطے جناب
رسالت مآبؐ نے بعد معرفت جناب احدیت کے معرفت نبوت اور بعد اُسکے
معرفت اہل بیت عصمت وطہارت تلقین فرمائی۔

(۴) نحو حبّ اهلبیتی الّذین اذهب الله عنهم الرجس و
طهّرهم تطهیراً۔

وجوب محبت اہل بیت معصومینؑ

یعنے ای ابوذر بعد اسکے محبت اہل بیت طاہرین اختیار کر اور ولایت وطاعت
ائمۂ معصومینؑ کا اقرار کر کیونکہ اُنکو خداوند بے نیاز نے تمامی ارجاس و
ازلام سے طاہر معاصی وانجاس آثام سے مطہر انوار معارف غیبیہ واسرار
رموز لاریبیہ سے منور فرمایا ہی اور اسیوجہ سے بموجب مذہب امامیہ اثناعشریہ کے
واجب سمجھا گیا ہی کہ امام زمان جمیع فضائل وکمالات مین افضل تمامی عبادات

مکارم عادات مین اکمل ہون جمیع گناہان سے معصوم عارف جمیع حکم وعلوم
ہون شجاعت وسخاوت مین معروف عصمت وطہارت سے موصوف عبادت
وقناعت سے مالوف ہون عدالت ومروت مین افضل زمان شریعت
وطریقت مین اکمل دوران علوم حکمت مین افسر جہان وجہانیان ہون بخلاف
اہل خلاف کے کہ افضلیت واعلمیت وعصمت کو شرط صحت خلافت نہین قرار
دیا بلکہ جاہل ہو یا فاسق ہو یا فاجر ہو خلیفہ جہان مطاع واجب الانقیاد و
الاتباع ہو سکتا ہو پس درمیان فریقین کے تطویل قال وسقال بیجا اور
انجرار بحث وجدال ناروا ہی جبکہ اُنکا عقیدہ کا نہ ہو ہمارا عقیدہ اوسہی اُنہکے
شرائط اور ہین ہمارے شرائط اور ہین اُنکے امام اور ہین ہمارے امام اور ہین
تا اینکہ بعض علمائے اہل سنت نے اسلام کو بھی شرط صحت خلافت نہین قرار
دیا پھر اب محل نزاع وملال گنجایش بحث وجدال ضرورت قیل وقال
باقی نہین رہی قال اللہ تعالٰے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی
جحیم فکفی اللہ المومنین القتال والیہ المبدء والمآل۔

(۵) واعلم یا اباذر ان اللہ عزّ وجل اھلبیتی فی اُمّتی
کسفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن رغب عنھا غرق وھو فی
ومثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ کان امنا۔

یعنے جان تو ای اباذر کہ خداوندغفار نے میرے اہل بیت اطہار کو اس اُمت
گنہگار مین مانند کشتی نوح کے سفینۂ نجات وسنجاح زورق فوز وفلاح گردانا ہی
پس جو شخص راکب سفینۂ محبت اہل بیت طاہرین تابع اوامر واحکام ائمۂ
معصومین ہوگا وہی شخص ناجی ورستگار مستحق ثواب دارالقرار مقرب درگاہ
کردگار لائق خوشنودی پروردگار ہوگا اور جو شخص اُنکی اطاعت وانقیاد سے

بیان نجات محبان اہل بیت

عدول و انحراف اُنکی محبت و اعتقاد سے نکول و استنکاف کریگا وہ شخص غریق
بحر ادبار حریق کرہ نار داخل دار البوار مستاصل عقوبت قہار ہوگا اور ہمارے
اہل بیت جلیل مانند باب حطۃ بنی اسرائیل کے ہین کہ جو اُس دروازہ سے داخل ہوا
اُسکو عذاب اُخروی سے اطمینان حاصل ہوا اور جسنے مخالفت کی وہ جہنم مین واصل
عقوبت کونین کے قابل ہوا جو کہ حضرت رسول مختارؐ نے اہل بیت اطہار کو نظیر باب
حطۃ بنی اسرائیل قرار دیا ہی پس توضیح اُسکی دوسری حدیث متفق علیہ بین الفریقین سے
ظاہر ہی یعنے انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا فمن اراد العلم فلیات بابہ
پس جو شخص طالب علم و عرفان راغب دین و ایمان ہوگا وہ دروازہ شہر پناہ سے
داخل اور شہر علم تک واصل ہوگا اب رہا یہ اشتباہ کہ بموجب حدیث ستفترق
اُمتی علی ثلاثۃ و سبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدہ منجملہ تہتر فرق
اسلام کے کونسا فرقہ ناجی ہی اور کونسا فرقہ ناری ہی تو حدیث متفق علیہ بین الفریقین
مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا سے صاف ظاہر ہے کہ
راکبان سفینۂ محبت اہل بیت طاہرین ناجی ہین اور یہ وہی لوگ ہین جو اسمائے
متبرکہ اہل بیت طاہرین کو حرز جان اور شب و روز ورد زبان کرتے ہین اُنھین کے
احادیث و روایات طریقہ عبادات و مناجات منقول کرتے ہین مسائل حلال
و حرام اور معاملات و معاہدات اور طہارات و نجاسات مین اُنھین کے
احکام کو اپنا مختار و معمول کرتے ہین اُنھین کو ذریعہ قبول دعوات و اذکار سمجھتے
ہین اُنھین کی شفاعت کے خواستگار اُنھین کے توسل سے امیدوار رحمت غفار
رہا کرتے ہین اور بموجب حدیث شریف نبوی علیؑ باب الحطۃ اُنھین کے
در پر جبہ سائی عجز و انکسار اور بموجب حدیث شریف حب علیؑ برات من
النار اُنھین کے خمخانۂ محبت سے سرشار رہا کرتے ہین اللہم اجعلنا من

محمد و علی و آلہما الاطہار و ارزقنا شفاعتہم فی دار القرار۔

(۶) یا اباذر احفظ ما اوصیک بہ تکن سعیدا فی الدنیا والآخرۃ

بیان نعمت صحت و فراغت

یا اباذر نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ۔

یعنی ای اباذر ہم نصیحت حق طراز تیرے سامع نواز کرتے ہین اُسکو لوح خاطر پر نقوش حاشیہ خیال پر محفوظ گوشۂ دل مین مرکوز رکھ تاکہ سعادت دارین فلاح کونین تجھکو حاصل ہو ای ابوذر دو نعمت جسمانی عطیہ ربانی ایسی ہین کہ اُنمین انسان فریب کھاکر ندامت و پشیمانی اُٹھاتا ہی ایک صحت جسمانی کہ انسان اُسکی قدردانی نہین کرتا ہی حالانکہ جو کام صحت مین ہوسکتا ہی بیماری مین نہین ہوسکتا ہی دوسری نعمت وقت فرصت ہی لیکن انسان وقت فرصت کو غنیمت نہین جانتا ہے اور جب فوت ہوجاتا ہی تو پھر تحسر و تاسف او تالم تلہف لاحق ہوتا ہی۔

شباب صحت غنا فراغ و حیات غنیمت ہیں

(۷) یا اباذر اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک۔

ای ابوذر پانچ چیزون کو قبل پانچ چیزون کے غنیمت سمجھنا (۱) عنفوان جوانی و ریعان شباب زندگانی کو قبل زمان پیری کے و ناتوانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ اگر شباب زندگانی اور آوان نوجوانی مین طاعات ربانی عبادات یزدانی نہ کریگا تو پھر وقت حلول پیری و ناتوانی ہنگام نزول اسقام جسمانی و آلام روحانی و انقراض ایام زندگانی کیا کرسکے گا (۲) صحت بدنی اور سلامت جسمانی کو قبل بیماری و ناتوانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جو افعال حمیدہ و اعمال پسندیدہ زمان صحت و آوان عافیت مین کرسکتا ہے وہ ایام بیماری و علالت مین نہین کرسکتا ہی بلکہ وہ زمان مجبوری و ناچاری ہنگام نالہ و زاری وقت درد و بیقراری ہے

کہ تو اوسے طاعات جناب باری تحصیل نیکوکاری وخوش کرداری سے عاری
ہوجاویگا (۳) اگر صاحب ثروت ہی تو اُس متاع وبضاعت کو قبل ورود
فقر وغربت کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جسقدر مال ودولت صرف راہ جناب احدیت
کریگا ایام فقر ومصیبت مین نہ کرسکے گا پس اگر اُس مال کو ملاعب وملاہی ممنوعات
ومناہی مین صرف کریگا تو ایام فقر مین مصارف امور خیر سے محروم ومایوس
اور اُس صرف بیجا سے پرحسرت وافسوس رہیگا (۴) اوقات فرصت وایام
فراغت کو قبل اشغال دنیاے فانی اور مشاغل جسمانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ
بوقت فرصت عبادت جناب احدیت وطاعت حضرت صمدیت بخوبی
کرسکتا ہی اور اگر اوقات فرصت منقضی اور حالات فراغت منتفی اور
اشغال باطل مستولی ہوجاوینگے تو پھر بجز یاس وحسرت اور انفعال
وندامت کے کچھ حاصل نہوگا۔

حدیث

تجسم اوقات بعد موت

منقول ہی کہ بعد موت کے چوبیس صندوق مقفل واستوار مقابل ساعات
لیل ونہار مفتوح ہونگے کہ وہ سب خزینۂ اوقات عمر فانی گنجینۂ ایام زندگانی
ہین چنانچہ بعض صنادیق لوامع نور وسواطع فرحت وسرور وخوشبوہاے موفور
نکہت ہاے نامحصور سے معمور ہونگے پس ملائکہ کرام بیان کرینگے کہ یہ اوقات
ہین کہ جسمین طاعات ربانی عبادات یزدانی حسنات ایمانی سعادات جاودانی
کو حاصل کیا ہی اور بعض صنادیق سے ظلمتہاے تیرہ وتار بدبوہاے ناگوار
عفونتہاے گندہ ومردار ظاہر وآشکار ہونگی یہ وہ ساعات ہین کہ جسمین
افعال ردیہ اعمال دنیہ اشغال خسیسہ حرکات خبیثہ کارہاے ناصواب کا
ارتکاب کیا ہی اور بعض صنادیق مانند دلہاے مایوس اور خاطرہاے

پُرافسوس سے خالی ہونگے یہ وہ اوقات ہین کہ ارتکاب خیر و شر سے بہرا کا رہا سے
ثواب و عقاب سے معرا رہتا تھا یا اُسوقت خواب نوشین مین غافل یا مشارب
و ماکل یا دیگر مشاغل مباح مین شاغل تھا بس اُسوقت اپنے تضئیع اوقات
زندگانی سے متاسف و متحسر اور نقصان سرمایۂ ایام عمر فانی سے متالم و
متاثر ہوگا (۵) ای ابوذر حیات کو قبل ممات کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جو کچھ
اکتساب حسنات و خیرات تحصیل سادات و برکات ایام حیات مین
کرسکتا ہی وہ بعد وفات و ممات نہین کرسکتا ہی چنانچہ بعد موت کے حس
و حرکت دشوار ہر عضو بیکار ہر عمل مین بے اختیار ہر فعل مین مجبور و ناچار ہی
نہ وجود اعضا و جوارح جسمانی ہی نہ بقاے آلات زندگانی ہی نہ اداے عبادات
ربانی کا کچھ اختیار نہ عمر گذشتہ کا کچھ چارہ کار ہی جو زمانہ حیات ذریعہ تحصیل
سعادات وسیلۂ اکتساب نجات تھا اُسکو ملاعب و ملاہی محارم و مناہی مین
کھو چکا بس بجز حسرت و حرمان کے اب کیا ہو سکتا ہی۔

روایت

منقول ہی کہ ایک دن فرمانرواے کشور دنیا و دین حضرت امیرالمومنین ع
تشریف فرماے گورستان سلمین ہوے اور زبان ہدایت ترجمان سے ارشاد
فرمایا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بجواب اُنکے آواز آئی علیکم
السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت نے فرمایا ہم حالات دنیا کی تمکو خبر دین
یا تم ہمکو اپنے حالات سے خبر دوگے آواز آئی کہ آپ ہمکو خبر دیجیے حضرت نے
فرمایا ازواجکم قد تزوجوا و اموالکم قد قسمہا و راثکم و حشر
فی الیتامی اولادکم والمنازل اللتی شید تموھا و بنیتموھا
سکنھا اعداءکم فما اخبار کم یعنے تمھاری زنان باحسن و جمال ازواج

کلام اموات با امیرالمومنین ع

پری تمثال زیب آغوش اجانب واغیار ہمکنار رقیبان عیار ہین خزائن اموال
ودولت دفائن متاع وثروت نصیب وارثان واہل قرابت دست بردا
باب عداوت وخصومت ہین اولاد واحفاد تمہاری بے سرپرست ویتیم اسیر
مصیبت ہاے عظیم گرفتار کربت ہاے الیم ہین اور عمارات مشیدہ ورفیعہ مکانات
بدیعہ ومنیعہ تمہارے مسکن دشمنان خصام ماواے اعادی نافرجام مستقر
غاصبان بدانجام ہین اب تم اپنا حال بیان کرو اموات نے جواب دیا کہ
قد تخرقت الاکفان وانتشرت الشعور وتقطعت الجلود
وسالت الاحداق علی الخدود وتنازلت المناخر والافواہ
بالقیح والصدید وما قدمناہ وجدناہ وما انفقناہ ربحناہ
وما خلفناہ خسرناہ ونحن مرتھنون بالاعمال نرجوا من اللہ الغفران
بالکرم والامتنان یعنے کفنہاے جسمانی ہمارے پارہ پارہ وچاک چاک
اور گیسوہاے عنبرین بو ہمارے پریشان ہوکر تودہ خاک ہوگئے اندام نازنین
اور اجسام نزاکت آگین ہمارے نیست ونابود اور پیکرہاے سیمین ولبہاے
رنگین ہمارے معدوم ومفقود ہوگئے دیدہاے سرمہ آلود ہمارے آب رواں
اور رخسارہاے حسن اندود ہمارے خون وخونناب ہوکر بہ گئے جوکچھ ہمنے
زاد راہ عقبیٰ بیشتر بھیجا تھا وہ ہمنے پایا اور جوکچھ صرف امور خیر کیا تھا اُسکا
نفع پایا اور جوکچھ ہم چھوڑ آئے تھے اُس سے نقصان اُٹھایا اب ہم اپنے
اعمال مین وابستہ ومرہون ہر طرح سے مایوس ومحزون ہین خداوند
غفار سے ہر وقت امیدوار ہین کہ اپنے لطائف لطف واحسان ومکارم
کرم وامتنان سے ہمارے گناہون کو بخشدے۔

(۸) یا اباذر ایاک والتسویف بامالک فانک لیومک ولست بما

بعدہ فان یکن غد لک فکن فی الغد کما کنت فی الیوم وان لم یکن غد لک لم تندم علے ما فرطت فی الیوم۔

مذمت طول امل

ای ابو ذر امید دور و دراز آرزوہاے غفلت طراز سے پرہیزا ور تاخیر وتطویل لاطائل تسویف وتامیل بجاصل سے گریز کر امروز کا فردا پر ٹالنا بیکار اور فردا کو پس فردا محول کرنا ناسزاوار ہی کیونکہ آجکے دن تو موجود و برقرار اور عمل نیک کرنے کا تجھکو اختیار ہی لیکن دوسرے دن کچھ معلوم نہین کہ تو موجود ہوگا یا معدوم اور اعمال نیک سے کامگار ہوگا یا محروم پس اگر تو دوسرے دن بھی زندہ وخوش حال رہا تو اعمال حسنہ روز گذشتہ سے مطمئن البال رہیگا اور مثل روز گذشتہ کے آج بھی امور خیر مین مصروف عبادت الٰہی سے مالوف محبت خدا مین مشغوف رہیگا اور اگر دوسرے دن نشانہ تیر قضا شکار شہباز فنا ہو گیا تو اعمال خیر ہونے سے نادم وپشیمان پر حسرت وارمان گریان ونالان جاویگا اب تلافی امور مسدود چارہ کار مقصود مفقود ہو جاویگا۔

ہدایت

آفات طول امل

واضح ہو کہ اس طول امل سے چار قبائح عظیمہ فضائح ذمیمہ پیدا ہوتے ہین (۱) انسان غافل اور نفس جاہل کو خیال باطل ہوتا ہی کہ ابھی عمر ناپائدار ثابت دبرقرار ہی عبادت کردگار مین تعجیل کرنا بیکار ہی تا اینکہ ایام جوانی ہوا وہوس نفسانی لذائذ دنیاے فانی مین گذر جاتے ہین بعد اسکے ایام پیری مین یہ خیال ہوتا ہی کہ آج ضعف واضمحلال ہی یا کچھ ملال وکلال ہی یا اسیطرح کا انتشار واختلال ہی اب دوسرے وقت تدارک مافات تلافی نقصانات کرینگے تا اینکہ وقتاً فوقتاً انحلال واضمحلال اور آناً فاناً آثار فنا وزوال کو

ترقی ہوتی ہی اور آخر کار چراغ حیات تصادم صرصر ممات سے منطفی اور حباب آب روان عمر گرداب فنا اور طوفان قضا سے منتفی ہو جاتا ہی (۲) بسبب آرزوے طول حیات ناپایدار اور اعتبار بقاے عمر بے اعتبار کے توبہ و استغفار سے محروم و برکنار رہتا ہی تاآنکہ کشتی حیات و بقا دفعۃً لطمۂ امواج قضا سے غرق گرداب فنا ہو جاتی ہی اور مہلت ساعت واحد واسطے توبہ و انابت کے نہین ہوتی ہی (۳) آرزوے دور و دراز موجب طول حرص و آز ہوتی ہی چنانچہ اس خوف سے کہ عمر طویل ہی اور مال ناکافی و قلیل ہی نہ دولت موجودہ پر قناعت کرتا ہی نہ صرف راہ جناب احدیت کرتا ہی نہ کچھ سامان زاد آخرت کرتا ہی (۴) بسبب امل دور و دراز کے دل سے خوف عقبیٰ فراموش اور نفس سرکش بادۂ غفلت سے مدہوش اور خمخانۂ دماغ مین صہباے شقاوت کو جوش ہوتا ہی جب بس ہمیشہ خدا و نہ عالم سے غافل اور امور عقبا مین متساہل اور اشغال لاطائل مین شاغل رہا کرتا ہی بدین وجہ امید امور خیر بیحاصل اور حصول فوز و فلاح عقبا مشکل ہو جاتی ہی

(۹) یا اباذر کم مستقبل یوماً لایستکمله ومنتظر غداً لایبلغه۔

ای ابوذر بہت لوگ وقت صبح امیدوار شام ہوتے ہین لیکن قبل شام کے محروم و ناکام رہجاتے ہین اور بہت لوگ انتظار صبح کرتے ہین لیکن قبل صبح کے بے نیل و مرام مرجاتے ہین بسبب انقطاع رشتۂ زندگانی کے امیدوار شام کو شام نصیب نہین ہوتی اور بسبب انقلاع بنیاد عمر فانی کے طلبگار صبح کو صبح دلآرام نصیب نہین ہوتی ہے۔

(۱۰) یا اباذر لو نظرت الی الاجل ومسیره لابغضت الامل وغروره۔

ای ابوذر اگر تو چشم عبرت بین اور دیدۂ حیرت آئین سے نظر کرے کہ صرصر زندگانی اس دار فانی سے کس سرعت آنے کے ساتھ گذر جاتی ہی اور برق اجل انسانی کس عجلت ناگہانی کے ساتھ در آتی ہی تو امید دور و دراز سے تجھکو کراہت و نفرت

بے اعتباری امید صبح و شام

بیان سرعت قضا

اور حرص و آز حسرت طراز اور مکر و فریب نفس عربدہ باز سے تجھکو عداوت ہوجاوے
(۱۱) یا اباذر کن کانک فی الدنیا غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور۔
ای ابوذر دنیاے ناپائدار مین اسطرح مقام و قرار کر کہ گویا ایک غریب الوطن تارک سکن ہی یا کوئی مسافر کسی منزل پر خلش مین واسطے چند نفس کے فروکش ہے نہ وہان اُسکو قیام مستقل نہ وہ منزل اُسکا مقام و محل ہی بلکہ قبر پر وحشت تیرا مکان مستقل اور گور پر دہشت تیرا اصلی مقام و منزل ہی بس سزاوار ہی کہ تو اپنے تئین اصحاب قبور سے شمار کر کہ جنکا قبر مین پوست و استخوان اور دنیا مین انکا نام و نشان باقی نہین رہا۔

حکایت

ایک دن بہلول نیکو کار دیوانہ وار اسب نے پر سوار جاتے تھے ہارون رشید نے التماس کیا کہ ای زاہد پرہیزگار کوئی نصیحت میرے گوش گذار کر بہلول نے کہا کہ ایھا الامیر ھذہ قصور کم وھذہ قبور کم یعنے ای امیر عالی وقار تمہین سکے یہ مکانات زرنگار عمارات طلا کار ہین اور تمہین سکے یہ قبور پر غبار گورستان عبرت آثار ہین کل تو مکانات رفیعہ مین قیام اور عمارات بدیعہ مین مقام تھا اور آج اُنکو قبر تنگ و تاریک مین آرام ہی نہ فرش و لحاف ہی نہ خلعت کمخواب و زری باف ہی نہ مال و جمال ہے نہ شوکت و اقبال ہی بلکہ فراش خاک و غبار مکان تیرہ و تار مقام کژدم و مار ہی عجیب حالت بیکسی و غربت مقام تنہائی و وحشت لائق تاسف و حسرت ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۲) یا اباذر اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء واذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح۔

(حاشیہ:) امل دراز نکرنا مسافر کی مانند۔ حکایت بہلول

صبح کو شام کی اور شام کو صبح کی باتین نہ کر (اقتباس)

ایک حصہ صحت وحیات کا صرف امور خیر

اے ابو ذر اگر تجھکو صبح نصیب ہو تو شام کا انتظار اور شب کو اپنی عمر مین شمار نہ کرنا اور اگر شام نصیب ہو تو صبح کا انتظار اور بقاے زندگی کا اعتبار نہ کرنا ہزارون آدمی تمنّاے شام مین مرگئے اور اُنکو شام دیکھنا نصیب نہوا اور ہزارون آدمی تمناے صبح مین مرگئے اور اُنکو صبح کا دیکھنا نصیب نہوا پھر تجھکو صبح ہونے پر کیا اعتماد واطمینان اور شام دیکھنے کا کیا ادعان وایقان ہی۔

(۱۳) یا اباذر خذ صحتك قبل سقمك ومن حياتك قبل موتك فانك لاتدرى ما اسمك غدًا۔

اے ابو ذر تو قبل بیماری وعلالت کے اپنی تندرستی وصحت سے ایک حصہ صرف توشۂ عاقبت کر کیونکہ اگر علیل وبیمار شدائد مرض سے نحیف وزار درد والم سے دلفگار چنگال مرض مین گرفتار ہو جاویگا تو جینا ناگوار دنیا ومافیہا سے دل بیزار ہو جائیگا تحصیل سعادات واکتساب مثوبات دشوار اذخار حسنات سے مجبور وناچار ہو جاویگا اور اپنی حیات سے قبل حلول ممات کے ایک حصہ صرف طاعات وعبادات بذل خیرات وحسنات کر کیونکہ بعد مرنے کے تو محروم ومایوس پرحسرت وافسوس ہو جاویگا آج تو زندون مین تیرا نام اہل دنیا کے ساتھ مقام ہی مگر معلوم نہین کل تیرا کیا نام ہوگا یعنے صاحبان حیات مین تیرا نام ہوگا یا اموات مین نام ہوگا سعداے اخیار کے ساتھ بہشت مین مقام ہوگا یا اشقیاے گناہگار کے ساتھ دوزخ مین قیام ہوگا بس جسقدر ہوسکے صحت جسمانی اور سرمایۂ زندگانی کو رضاے ربانی مین بذل وایثار اور متاع صحت وحیات کو راہ خدا مین تصدق ونثار کر۔

(۱۴) یا اباذر ایاك ان تدركك الصرعة عند العثرة فلا تمكن من الرجعة ولا يحمدك من خلفت بما تركت ولا يعذرك من تقدم عليه بما اشتغلت به۔

آی ابو ذر پرہیز کر اس بات سے کہ تو بادۂ غفلت سے مدہوش اور عروس دنیا سے ہم آغوش ہوا اور اسی حال مین دفعۃً صرصر ممات تیرے چراغ حیات کو خاموش اور لطمۂ اجل تجھکو صریع وبیہوش کر دے پھر اگر تو چاہے کہ ایک دم کے واسطے دنیا مین مراجعت ایک لحظہ کے واسطے پھر معاودت کرے تو ہرگز ممکن نہوگا علاوہ یہی کہ تیرے اعقاب واخلاف تیرے متروکات کثیر پر تعریف وشکرگذاری یا تیرے واسطے صرف امور دینداری یا اُسکے ذریعہ سے تقویٰ وپرہیزگاری نہ کرینگے ہرچند مال کثیر یا دولت خطیر ہوتا ہم اُسکو حقیر ویے توقیر سمجھینگے ایصال حقوق مین حسد وعناد تقسیم اموال مین فتنہ وفساد برپا کرینگے ملاعب وملاہی مین اشتغال محرمات و مناہی مین صرف اموال کرینگے پس تجھکو بجز ندامت وملال یا خجالت وانفعال کے کچھ حاصل نہوگا کیونکہ جہان تو جاتا ہی وہان ملائکہ رب العباد تیرا یہ عذر کہ بسبب محبت اولاد رعایت احفاد کے مال ومتاع چھوڑ آیا ہون منظور نہ کرینگے یا بخوف شکایت اعقاب اپنا مال واسباب بطور میراث دے آیا ہون معفو ومعذور نہ رکھینگے اسواسطے کہ تونے قواے جسمانی اور اوقات زندگانی اور مال دنیاے فانی کو صرف طاعات ربانی بذل عبادات یزدانی نہین کیا پس کیونکر تیری معذرت لائق پذیرائی تیری شکایت لائق شنوائی ہوسکتی ہی۔

(۱۵) یا اباذر ما رائت کالنار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها۔

آی ابوذر ہمنے مثل نار جہنم کے کوئی چیز نہین دیکھی کہ جس سے ترسان ہوا اور پھر خواب غفلت مین آرام کرے اور مثل بہشت کے کوئی چیز نہین دیکھی کہ جسکا طالب و خواہان ہوا اور پھر خواب غفلت مین سویا کرے کیونکہ لازمہ خوف یہ ہی کہ ہر امر مخوف سے گریز اسباب خوف سے پرہیز کرے نہ یہ کہ خواب غفلت مین سویا

ہونا اور رہنا کا غفلت مین بوقت موت آیا ہوے

خوف دوزخ اور شوق بہشت مین کیونکر نیند آتی ہی

کرے اور لازمۂ طلبگاری یہ ہی کہ امر مرغوب کی جُستجو حصول مطلوب ہر سونگا ہو
کرے نہ یہ کہ خواب غفلت مین سویا کرے۔

(۱۶) یا اباذر کن علےٰ عمرک اشحّ منک علےٰ درہمک و دینارک۔

ای ابوذر مال و دولت سے زیادہ اپنے سرمایۂ زندگانی پر بخل و ضِنَّت اور متاع
عمر فانی پر امساک و خست کر کیونکہ مال و دولت کا پھر حاصل کرنا غیر دشوار ہے
مگر نقد عمر کا پھر دستیاب ہونا نا سزاوار ہی۔

(۱۷) یا اباذر ھل ینتظر احد کم الا غنےٰ مطغیاً او فقراً منسیاً او
مرضاً مفسداً او ھرماً مفنیاً او موتاً مجھزاً او الدّجال فانہ شرّ غائب
ینتظر السّاعتہ والسّاعۃ ادھی وامر۔

ای ابوذر ہر شخص کو ظہور چند آفات محذور و بلیات پُرشرور کا اندیشہ و انتظار موفور
بر ضرور رہی (۱) اُس غنا و ثروت سے خوف کرنا جو باعث شقاوت و قساوت
موجب طغیان شرارت ہو یاد خداوندی سے غافل لذات فانی پر مائل رکھے
شہوات نفسانی پر راغب زخارف دنیاوی کا طالب کرے حق تعالیٰ فرماتا ہے
انّ الانسان لیطغیٰ ان راٰہ استغنیٰ یعنے اگر مال و دولت کا وفور ہو جاتا
ہے تو انسان فرط تمرد و طغیان سے مغرور کفران نعمت و احسان سے معمور
شراب ضلالت و غفلت سے مخمور ہو جاتا ہی (۲) ایسی فقر و پریشانی اور ناداری
و بے سامانی سے حذر کرنا جو یاد الٰہی سے غافل طاعات الٰہی سے متنفر و متساہل
کر دے (۳) ایسی بیماری سے ڈرنا جو طاعات الٰہی مین فساد یا عقل و ہوش میں
کسّاد یا اعضاے جسمانی کو برباد کر دے نہ توبہ و انابت ہو سکے نہ خدا کی عبادت
و اطاعت ہو سکے صحت و عافیت سے محروم و مایوس سو رعاقبت سے پر افسوس
ہو جاوے (۴) ایسی پیرانہ سالی و خستہ حالی سے حذر کرنا کہ جس سے لب گور ہو

اداے عبادات وحسنات سے مجبور ہو امور دنیا سے معذور لوگون کو اُس سے نفور ہو
(۵) ظہور دجال نابکار سے حذر کرتا کہ وہ سرگروہ اشقیاے اشرار ایک فتنہ روزگار
ملعون بارگاہ کردگار مردود درگاہ حضرت قہار ہی ہمیشہ منتظر زمان ظہور امیدوار
ساعت شور نشور خواستگار ہنگامۂ فتنہ و شرور رہا کرتا ہی حالانکہ قیام قیامت
سخت ترین مصیبت تلخ ترین کربت و زحمت ہی۔

روایت

ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن خطیب منبر سلونی عالم علوم لدنی
یعنے حضرت امیر علیہ السلام نے بعد خطبہ کے ارشاد فرمایا سلونے قبل ان تفقدونی
یعنے پوچھ لو ہمسے جو کچھ چاہو کہ پھر مثل ہمارے نہ پاؤگے اُسوقت صعصعہ بن صوحان نے
عرض کیا کہ خروج دجال بد مآل کب ہوگا حضرت نے فرمایا اُسکے زمان خروج کے
علامات و آثار علی التواتر و التوالی آشکار ہونگے چنانچہ منجملہ علامات کے یہ ہے کہ
لوگ نماز پنجگانہ مین غفلت کرینگے امانت مین خیانت کرینگے کذب مقال کو پاک
وحلال جانینگے سود خوری و رشوت ستانی کو زیبا سمجھین گے عمارات رفیعہ
مکانات بدیعہ بناوینگے متاع دین کو زخارف دنیا کے ساتھ فروخت کرینگے
سفیہان بے شعور کو کام سپرد کرینگے مشورۂ عورات و راے مستورات پر عمل کرینگے
صلۂ ارحام کو قطع کرینگے تحصیل شہوات نفسانی مین منہمک و مشغوف مشتہیات شیطانی
سے مالوف ہونگے قتل بیگناہ و خون ناحق کو آسان سمجھین گے حلم و بُردباری کو
ذلیل وحقیر ظلم و ستمگاری کو باعث فخر و توقیر سمجھین گے اُمرا فساق و فجار حکام
وعمال بدکردار وزرا ستمگار و جفاکار ہونگے رؤسا خائن و غدار قاریان قرآن
بدکار و بدشعار ہونگے شیوع شہادت باطل کو وفور رواج گواہی ناحق کو
ظہور ہوگا زناکاری کو اعلان کذب و زور بے پایان تہمت و بہتان کو طغیان

ہوگا مصحف مجید قرآن حمید کو مثل زیور کے آراستہ مساجد کو نقش ونگار زرین سے پیراستہ
کرینگے منارہاے مسجد کو بلند و استوار کرینگے بدکاران روزگار کو گرامی و بزرگوار
صاحب عز و وقار سمجھین گے جابجا محافل و مجالس مین مجمع و اتفاق کرینگے لیکن عقول
و ارا مین اختلاف و نفاق کرینگے عہود بایستہ پیمانہاے بستہ کو شکستہ کرینگے
تجارت و منفعت مین عورات کی مشارکت کرینگے فساق و فجار صداہاے باطل
بلند کرینگے - اور لوگ اسکو مقبول و پسند کرینگے صداے اکابر نیکوکار کو پست اور
اُنکے عز و قار کو شکست کرینگے بسبب خوف فساق بے ایمان کے تقیہ و کتمان کرینگے
صاحبان کذب کی تصدیق ارباب خیانت کی توثیق کرینگے کنیزان نغمہ پرداز و
رقاصان عربدہ باز کو اپنا دمساز دلنواز بناوینگے اخلاف ارزال و اجلاف کی
تحسین کرینگے اسلاف حمیدہ اوصاف کی نفرین کرینگے عورات پردہ دار اسپان
تیز رفتار پر بے حجاب سوار ہونگی مستورات بدشعار وضع و لباس مردانہ وار اختیار
کرینگی اور مردان نابکار لباس زنانہ اختیار کرینگے گواہان باطل کوشش شہادت
باطلہ اور اپنی غرض و منفعت کے واسطے حلفہاے کاذبہ ادا کرینگے علوم دینیہ سے
کراہت و نفور علوم دنیویہ سے انہماک و غرور کرینگے زخارف دنیا امور قبیح کو امور
عقبےٰ پر ترجیح دینگے مانند گرگان بد اوصاف کے پوست گندیدہ میش کو اپنا غلاف
کرینگے اور دل اُنکے بوے مردار سے متعفن تر اور صبر و حنظل سے تلخ تر ہونگے پس
وقت قیام قیامت قریب تر اور ان نشور محشر بہت نزدیک تر ہوگا - اصبغ بن
بنانہ نے عرض کیا کہ دجال کون ہے حضرت نے فرمایا کہ نام اُسکا صاید بن صید ہے
اشقیا اُسکی تصدیق کرینگے سعدا اُسکی تکفیر و تفسیق کرینگے شہر اصبہان مقام مشہور
یہودیہ سے اُسکا خروج ہوگا چشم راست اُسکی کور چشم چپ اُسکی پیشانی پر مانند
ستارہ کے پُر نور ہوگی درمیان چشم اُسکے ایک پارۂ خون نمایان اور درمیان

دونون چشم کے بخط صافی ھذا کافرؐ آشکار و عیان ہوگا روے دریا پر مثل زمین کے
شتابان اور ایک کوہ دخان اُسکے سامنے اور ایک کوہ دخان پس پشت
اُسکے روان ہوگا جس سے لوگون کو خزانۂ دولت اور ذخیرۂ معیشت کا گمان
ہوگا اور اُس سال خروج لئیم ہوگا جس سال قحط عظیم ہوگا اشتر سفید رنگ پر سوار
ہوکر ہر قدم ایک میل طی کریگا اور زیر قدم اُسکے زمین کشیدہ یعنے بطور طی الارض
پیچیدہ ہوگی اور جس پانی پر گذر کریگا خشک ہوجاویگا اور بآواز بلند ندا کریگا کہ
ای دوستان باوفا ہمارے پاس حاضر ہو کہ ہم خداوند کردگار خالق آفریدگار
تمہارے ہین ہمنے تمکو پیدا کیا اعضا و جوارح کو ہویدا کیا ہی رزق انسانی کو مقرر
امور خلائق کو مقدم کیا ہی حالانکہ وہ دشمن پروردگار کافر نابکار کذاب و غدار
بددین و مکار ہی کیونکہ ایک آنکھ ہی جس سے وہ دیکھتا ہی جسم رکھتا ہی اور منھ سے
غذا کھاتا ہی پانون رکھتا ہے اور انھین سے چلتا ہی لیکن پروردگار حقیقی آفریدگار
تحقیقی ایسے خسائس ردیہ خصائص دنیہ سے منزہ و مبرا ہی نقائص جسم و عوارض
جسمانیہ سے معلا و معرا ہی مگر اُس کافر نافرجام کا کلام کفر التیام سب خاص
و عام سماعت کرینگے اور اولاد حرام و صاحبان کلاہ سبز فام اُسکی اطاعت
و متابعت کرینگے پس بحکم حضرت آفریدگار ایک مقرب درگاہ کردگار رہنماے
روزگار ظاہر و آشکار ہوگا اور وہ اُسکو شمشیر آبدار سے واصل دار البوار
کریگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جسکے حکم کی حضرت عیسیٰؑ اقتدا اور اُنکے پیچھے نماز
جماعت ادا کرینگے بعد اُسکے ابتلاے عظیم و امتحان شدید آشکار ہوگا یعنے
بحکم حق تعالے کوہ صفا سے دابۃ الارض آشکار ہوگا جسکے پاس انگشتری سلیمانؑ
اور عصاے موسیٰؑ ہوگا اُس انگشتری سے ہر ایک مومن کی پیشانی پر نقش کریگا
کہ ھذا مومن حقاً اور کافر کی پیشانی پر نقش کریگا کہ ھذا کافر حقاً پس

مومن دیکہکر کافر سے کہے گا کہ وائے تیرے حال پر ای کافر نابکار اور کافر کہیگا خوشا حال تیرا
اے مومن دیندار کاش ہم بہی تیرے مثل ہوتے کہ سعادت عظیم سے ممتاز بشارت بہشت
نعیم سے سرفراز ہوگئے پس بحکم خداوند کریم دابہ اپنا سر عظیم بلند کریگا کہ سب لوگ
دیکہین گے اور ان وقایع عجیبہ سوانح غریبہ کو اُسوقت شیوع ہوگا کہ جب آفتاب
عالمتاب مغرب سے طلوع کریگا اور اُس ہنگام مین توبہ وانابت مقبول بارگاہ صمدیت
اور کوئی عمل منظور درگاہ احدیت نہوگا دروازہ قبول توبہ و استغفار مسدود و ایمان
لانا بے سود ہوگا۔ بعد اُسکے حضرت نے فرمایا کہ زیادہ اس سے حال نہ پوچہو کہ جناب
رسالتمآبؐ نے فرمایا ہی کہ سوائے اہل بیت کے کسی سے حال ظاہر نہ کرنا نزال کہتا ہی
کہ مین نے صعصعہ سے پوچہا کہ کسکے پیچہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑہین گے صعصعہ نے
کہا کہ وہ فرزند ہین حضرت امام حسین علیہ السلام کے اور امام دوازدہم ہین ائمۂ
کرام سے اور وہ آفتاب عالمتاب ہین جو مغرب سے طلوع اور درمیان رکن و
مقام ابراہیم کے مانند صبح صادق کے سطوع کرینگے اور روے زمین سے ظلمت کفر
وضلالت کو دور اور لوامع ہدایت سے پر نور اور عدل وانصاف سے عالم کو
معمور فرماوینگے

(۱۸) یا اباذر ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ عالم لا ینتفع
بعلمہ ومن طلب علما لیصرف بہ وجوہ الناس الیہ لم یجد ریح الجنۃ

(۱۹) یا اباذر من ابتغی العلم لیخدع بہ الناس لم یجد ریح الجنۃ

(۲۰) یا اباذر اذا سئلت عن علم لا تعلمہ فقل لا علم لی تنج من تبعتہ
ولا تفت الناس بما لا علم لک بہ تنج من عذاب اللہ یوم القیمۃ

(۲۱) یا اباذر یطلع قوم من اہل الجنۃ علی قوم من اہل النار
فیقولون ما ادخلکم النار وقد دخل الجنۃ قوم بفضل تادیبکم

وتعلیمکم فیقولون انّا کنّا نامر بالخیر ولا نفعله۔

یعنے ای ابوذر پروردگار عالم کے نزدیک بدترین بنی آدم زبون ترین اہل عالم روز قیامت وہ شخص ہوگا کہ صاحب علم وبصیرت ہو لیکن علم سے اُسکو کچھ منفعت نہو نہ دوسرے کو منتفع کرے نہ اپنے تئین متمتع کرے اے ابوذر جو شخص تحصیل علوم اسواسطے کرے کہ اُسکی طرف رجوع انام اژدہام خاص وعام ہو تو شمیم بہشت اُسکے مشام تک واصل نہوگی۔ اور جو شخص کہ تحصیل علم اسواسطے کرے کہ اشخاص کثیر کو اپنے دام تزویر مین گرفتار و اسیر کرے تو اُسکو نعمت استشمام جنت حاصل نہوگی۔ اے ابوذر اگر تجھسے کسی امر کا سوال یا کسی علم مین قیل وقال کرین جس سے تو جاہل یا اُس سے واقفیت نہ حاصل ہو تو اُسکی لاعلمی کا اقرار اور اُسکی ناواقفیت کا اظہار کرنا تاکہ مہلکہ عقوبات سے تجھکو مخلصی ونجات ہو اور مسائل شریعت رسالت پناہی اوامر و نواہی اقدس الٰہی مین بدون علم وآگاہی فتوے نہ دینا تاکہ عقوبات الیمہ سے خلاص مثوبات عظیمہ سے اختصاص ہو اے ابوذر بعض اہل بہشت اہل جہنم سے استفسار کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ بہت لوگ بسبب تمہاری تعلیم معالم دینی فیضان معارف یقینی کے اعاظم نعمات سے سرفراز اکارم سعادات سے ممتاز ہوگئے مگر معلوم نہین کہ تم کس سبب سے داخل عذاب نار واصل دار البوار ہوے وہ جواب دینگے کہ ہم غیرون کو اعمال حسنہ کی نصیحت افعال صالحہ کی ہدایت کرتے تھے لیکن خود ادائے طاعات سے اعراض امور خیر سے اغماض کرتے تھے)

روایت

فضائل علم و وجوب تحصیل علم دین

حضرت امام رضا اپنے جد امجد حضرت سید الانبیا سے علیہما التحیۃ والثنا روایت فرماتے ہین کہ طلب کرنا علم دین کا ہر مسلمان پر واجب ولازم ہی لیکن طلب کرنا علم کا محل علم سے واقتباس علم کرنا اہل علم سے منحتم ہی کیونکہ صرف رضاے خداوند

جلیل کے واسطے تعلیم علم دین حسنہ جمیل اور تحصیل علم دین عبادت جلیل اور مذاکرہ علم دین
باعث اجر جزیل ہی اور شغل علم دین رکھنا مثل ثواب تسبیح وتہلیل اور یاد دلانا اسکا مثل
ثواب صدقہ جمیل اور مستحقان علم کو تعلیم کرنا موجب تقرب کردگار جلیل ہی بسبب علم دین کے
اوامر ونواہی شریعت پناہی سے واقفیت ثواب وعقاب حضرت اقدس الٰہی کی
معرفت حاصل ہوتی ہی علم دین مشعل راہ ہدایت ورہبر راہ جنت ہی علم دین انیس
وحشت وجلیس صحبت ہی علم دین ہمراز خلوت وجلوت اور دمساز محبت والفت ہے
علم دین راہنمائے گنجینۂ سرور وبہجت خزینۂ راحت وفرحت ہی بمقابل اعادی
خصام حربۂ انتقام اور بمقابل احباب کرام طغرائے محبت والتیام ہی۔ حضرت
کردگار بروز قیامت اُس جماعت باوقار کا درجۂ اقتدار بلند کریگا جو پیشوائے
مؤمنین مقتدائے اہل یقین رہنمائے دین مبین ہادیان شرع متین ہونگے ملائکہ
مقربین اور قدوسیان وکروبین اُس سے اختلاط اور مجالست وارتباط کرینگے۔
اپنے پروبال برکت اشتمال سے اُسکے بدن کو مس کرکے فیوض قدس سے مالامال کرینگے
درود وسلام حضرت ملک العلام سے اُسکو شادکام کرینگے ہر رطب ویابس سطح غبرا
اور ماہیان دریا ووحشیان صحرا ومرغان ہوا اُسکے واسطے استغفار ودعا کرینگے
وقت نماز کے برکت خدا نازل اور وقت دعا رحمت خدا واصل ہوتی ہی۔ علم دین
باعث زندگانی سورث حیات جاودانی نور دیدۂ دلہائے ظلمانی چراغ شبستان
ایمانی باعث قوتہائے روحانی ہی انسان کو منازل برگزیدگان خاص درجات
عالیہ اولیائے باختصاص تک کامیاب ہی اور محفل نیکوکاران بااخلاص تک باریاب
کرتا ہی ذکر وفکر علوم دین ثواب صیام ایام کے برابر اور مدارسہ ومباحثہ علم دین
ثواب قیام لیل کے ہمسر ہی حصول علم سے طاعات یزدانی عبادات ربانی تک عبور
اور علم حلال وحرام اور صلۂ ارحام تک عبور ہو سکتا ہی علم پیشوائے عمل ہی اور عمل تابع

علم ہی علم دین سعداے نیک انجام کو الہام ہوتا ہی اور شقی بد انجام اُس سے محروم
و ناکام ہوتا ہی پس خوشا حال اس شخص کا جسنے خط اجزل اور قسط الناس اُسکا حاصل
کیا ہو کیونکہ عالم باایمان درمیان جاہلان نادان کے اسطرح سے ہین کہ جیسے زندگان
درمیان مردگان کے ہین۔

روایت

شجرۂ علم دین یعنے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اے اولی الالباب
علوم دینیہ و مشتاقان معارف یقینیہ فضائل علم دین بشکا ثر اور خصائص علم دین
متوافر ہین چنانچہ سرعلم دین تواضع و خاکساری اور چشم علم دین حسد سے بیزاری ہے
گوش علم دین فہم معانی اور زبان علم دین راست بیانی ہی حافظۂ علم دین تفحص حقائق
اور تفتیش دقائق ہی دل علم دین حسن نیت و پاکیزگی طبعیت اور فراست علم دین حقائق
اشیا کی معرفت اور دست علم دین بذل مرحمت و مکرمت ہی پاے علم دین زیارت
علماے کرام اور ہمت علم دین عدم ایلام خاص و عام ہی حکمت علم دین اکتساب ورع
و پرہیزگاری و تقرب پروردگاری ہی مستقر و ماواے علم دین فلاح و سعادات
اُخروی اور نجاح و نجات عقباوی ہی قائد علم دین قبائح سے محفوظ اور محاسن اعمال سے
محظوظ رہنا مرکب علم دین عہود خدا کا وفا اور معاہدات بندگان خدا کا ایفا کرنا
حربۂ علم دین نرمی گفتار اور شمشیر علم استرضاے اہل روزگار ہی کمال علم دین مدارات
دشمنان اور لشکر علم دین صحبت عالمان ہی دولت علم دین اداب جمیلہ اور خزینۂ
علم دین اجتناب اخلاق رزیلہ ہی توشۂ علم دین خلائق پر نیکی و احسان
اور آسایش علم دین خلائق کا صلح و امان سے اطمینان کرنا ہی رہنماے علم دین
ہدایت و ارشاد اور رفیق علم دین محبت اہل صدق و سداد ہی۔

(۲۲) یا اباذر ان حقوق اللہ جل ثناؤہ اعظم من ان یقوم

فضائل علم دین

بہا العباد وان نعم اللہ اکثر من ان تحصیہا العباد ولکن امسوا
تائبین واصبحوا تائبین۔

بیان نعمتہائے الٰہی

حاصل کلام حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہی کہ ای ابوذر حقوق حضرت
خالق دیان تمامی عالمیان پر اسقدر ہے پایان ہین کہ بجا آوری عبادات اور ادای
طاعات محال و دشوار اور احصاے نعمتہاے حضرت ایزد منان اور استقصاے
تفضلات و احسان اُسکا نا سزاوار ہی پس لازم ہی کہ جب صبح ہو تو درگاہ جناب
احدیت مین قصور عبادت سے عجز و معذرت اور عدم اداے شکر نعمتہاے جناب
صمدیت سے توبہ و انابت کر اور جب شام ہو تو درگاہ ربانی مین عجز و ناتوانی کا
اقرار اور بسبب تقصیرات و معاصی کے ندامت و پشیمانی کا اظہار کر واضح ہو
کہ اس وصیت مین جناب رسالت نے تین امور جلیلہ خصائل جمیلہ کی ہدایت فرمائی
ہے اوّل یہ کہ عبادت جناب ایزد غفور مین خودبینی و غرور نہ کرنا چاہیے دوسرے
یہ کہ شکر نعمتہاے جناب احدیت بحسب طاقت و استطاعت بجالانا چاہیے
تیسرے یہ کہ ہرگاہ انسان ضعیف البنیان اداے طاعت و عبادت اور شکریۂ
نعمت سے عاجز ہی تو اُسکو توبہ و انابت کرنا چاہیے۔

روایت

حال عبادت ابلیس

چنانچہ رہنماے ہر برنا و پیر حضرت امیر کل امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ عبرت گزیر
و نصیحت پذیر ہو جاؤ حال بدمآل ابلیس بدخصال سے کہ اُسنے چھ ہزار سال عبادت
خداوند ذوالجلال کی تھی لیکن بسبب کبر و غرور ساعت واحد کے خداوند جلیل نے
اُسکے اعمال طول و طویل کو باطل حبد و جہد جزیل کو مستاصل کر دیا۔

حکایت

لکھا ہی کہ ایک زاہد نے ستر برس طاعت کردگار عبادت پروردگار بقیام لیل

وصیام نہار کی تھی لیکن اُسکو اپنی طاعت و انقیاد پر حسن ظن و اعتماد تھا ایک دن صحراے
بے آب و گیاہ مین اُسکا گذار اور شدت تمازت و تشنگی سے اُسکو اضطرار ہوا اُسوقت
بحکم حضرت ایزد ذوالجلال ایک فرشتۂ باحسن و جمال مع قدح آب زلال نمود
ہوا زاہد نے کہا کہ تجھ سے ایک جرعہ آب زلال کا سوال ہی فرشتے نے کہا کہ بلا قیمت
ملنا محال ہی القصہ زاہد نے بعد انجرار قال و مقال اور طول بحث و جدال ثواب
عبادت ہفتاد سال اُسکو عطا کیا اور ایک جرعۂ آب اُس سے لیکر نوش کر لیا
اُس فرشتے نے کہا کہ جو عبادت کہ قیمت جرعۂ آب ہی اُسپر ناز و غرور کرنا
ناصواب ہی۔

حکایت زاہد

خصلت دوم

واضح ہو کہ شکر نعمتہاے حضرت مفضل منعام تمامی انام پر واجب و لازم اور
کفران نعمت حضرت ذوالجلال والاکرام سے احتراز کرنا فرض و متحتم ہی کیونکہ
عطایا و احسانات جناب احدیت اور نعمتہاے جناب صمدیت بلا نہایت ہین
جنکا حصر و احصا تحدید و استقصا ناممکن ہی چنانچہ اگر چشم عبرت و دیدۂ بصیرت سے
لحاظ کرو تو ہر لقمہ مین نعمتہاے گوناگون حکمتہاے بوقلمون مملو و مشحون ہین پھر
اُسکے تناول مین دست و دہان دندان و زبان و دیگر آلات جسمانی درکار ہوتے ہین
جیسے قوت ہاضمہ و ماسکہ و جاذبہ و دافعہ تغذیہ بدن اور تحلیل ما یتحلل اور تقسیم اخلاط
مین معین و مددگار ہوتے ہین اعماق بدن مین نفوذ غذا کا ہونا ہر رگ و پے
مین سرایت کرنا اخلاط جسمانی کا پیدا ہونا قواے حیوانی و روحانی کا ہویدا
ہونا دلیل قدرت کردگار و برہان حکمت آفریدگار ہی علاوہ اسکے بدو فطرت
انسانی و ابتداے خلقت جسمانی سے صنوف نعمتہاے جسمانی انواع تغیرات
حالات انسانی و قیام و قوام زندگانی و کیفیات زمانی و مکانی و امداد دیگر

شکر نعمتہاے الٰہی واجب ہی

موجودات ارضی واجرام آسمانی مین الوف حکمتہاے ربانی صنوف نعمتہاے یزدانی آشکار ہین کہ جسکے شکریہ سے انسان بطالت شعار مجبور وناچار ہی بس ایسے منعم حقیقی محسن تحقیقی کا شکریہ نعمت لازم ہی جسنے بلاخدمت سابقہ یا استحقاق لاحقہ نعمتہاے گوناگون سے ممتاز احسانہاے ازحد افزون سے سرفراز فرمایا لیکن جسقدر شکر گذاری وجبہ سائی وفرمانبرداری ادا کرے اُسپر اعتماد نہ کرنا چاہیے کہ وہ شکر گذاری لائق درگاہ حضرت باری سزاوار بارگاہ کردگاری ہی۔

روایت

منقول ہی کہ حضرت سیّد الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام یہ مناجات فرماتے تھے الٰھی وعزّتک وجلالک وعظمتک لوانی منذ بدعت فطرتی من اوّل الدّھر عبدتک دوام خلود ربوبیتک بکل شعرۃ فی کلّ طرفۃ علی سرمد الابد بحمد الخلائق وشکرھم اجمعین لکنت مقصرا فی بلوغ اداء شکر خفی نعمۃ من نعمک علی ولوانی کربت معادن حدید الدنیا باسنانی وضربت ارضھا باشفار عینی وبکیت من خشیتک مثل بحور السّموات والارضین وما صدید الکان ذلک قلیلا فی کثیر ما یجب فی حقک علی ولوانک الھی عذبتنی بعد ذالک بعذاب الخلائق اجمعین وعظمت للنار خلقی وجسمی وملات جھنم واطباقھا منی حتے لایکون معذب غیری ولایکون لجھنم حطب سوای لکان ذلک علی قلیلا مما استوجب من عقوبتک حاصل مضمون دلگداز مناجات عبرت طراز یہ ہی کہ ای پروردگار میرے قسم ہی تیرے عظمت وجلال اور عزت وکمال لازوال کی کہ اگر زمانہ ابداع آفرینش اور ابتداے زمان

ترجمہ مناجات حضرت امام زین العابدینؑ

پیدایش سے تا دوام ربوبیت اور بقاے سرمدیت تیری عبادت و بندگی اور
طاعت و سرافگندگی بجالاؤن اسطرح سے کہ ہر چشم زدن مین ہر موے بدن سے
برابر حمد و شکر تمام عالم کے ابدالآباد تیری عبادت کرون تاہم تیری ادنا ترین نعمت
کی شکرگذاری سے تقصیروار اور اداے خفیف ترین عبادت سے عاجز و شرمسار
رہونگا اور اگر تمامی معادن آہنہاے زمین کو تیشۂ دندان سے کندہ و فگار
کرون اور تمامی روے زمین کو نیشہاے مژگان چشم سے شیار کرون اور بسبب
خوف عظمت کردگار کے دیدہاے گریان کو اشکبار اور سرشکہاے خون و
خونناب سے تمام عالم کو مانند دریاہاے زمین و آسمان کے لبریز و سرشار کرون
تاہم اونا ترین حقوق الٰہی خفیف ترین طاعات نامتناہی کے ادا کرنے مین جیسا کہ
سزاوار ہے قاصر و خطاوار رہونگا اور اگر تو ای خداوند بندہ نواز پروردگار
کارساز بعوض اس شکر و بندگی اور عبادت و سرافگندگی کے مجھپر عقاب
بیحساب کرے اور مثل عذاب تمام خلائق کے مجھپر عذاب کرے اور میرے جسم کو
اسقدر عظیم کردے کہ سب طبقات جہنم میرے جسم سے مملو ہو جاوین تاآنکہ کوئی
شخص بجز میرے کوئی معذب نار اور سواے میرے جسم کے کوئی ہیزم سوختنی
نمود در نہ رہے تاہم یہ ادنا عقوبت ہوگی جسکا مین سزاوار ہون انتہے اور جبکہ
حضرات ائمۂ اطہار ہادیان ابرار اخیار درگاہ کردگار مین اسقدر عجز و انکسار
اداے شکر و عبادت مین قصور و خطا کا اقرار فرماتے تھے تو دیگر بندگان
گناہگار سرافگندگان خطاوار کو اپنی عبادت گذاری و شکریہ جناب باری پر
لاف و گزاف کرنا کیونکر سزاوار ہے اور یہی سبب ہے کہ خاصان جناب احدیت
مقربان درگاہ صمدیت بسبب معرفت حقوق الٰہی و نعمات نامتناہی و عظمت
و جلال کبریائی کے ہر عبادت کو قلیل و حقیر ہر طاعت کو ذلیل و بے توقیر سمجھتے تھے

ہر لحظہ اپنے تئین گناہگار خداوند کردگار اور ہر عبادت مین تقصیروار تصور کرتے تھے
اور اسی سبب سے حدیث مین وارد ہی کہ حسنات الابرار سئیات
المقربین یعنے جو امور واسطے بندگان ابرار و نیکوکار کے حسنات ہین وہ
واسطے مقربان حضرت کردگار کے معاصی و سئیات ہین فلہذا جناب رسالتمآب
باوصف عصمت و طہارت ہر روز ستر مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور ہمیشہ زبانِ
صدق ترجمان سے ماعرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک
ارشاد فرماتے تھے۔

حکایت

حکایت عبادت پانصد سالہ

منقول ہی کہ ایک عابد طاعت گذار نے بسبب زہد و عبادت کے کوہ نشینی و زاویہ
گزینی اختیار کی اور لیل و نہار عبادت پروردگار تسبیح و تہلیل آفریدگار مین
زندگانی ناپائدار بسر کی دامن کوہسار مین ایک دریاے شور و ذخار تھا مگر رحمت
پروردگار سے بقدر ایک بالشت کے اُسمین آبشار شیرین و خوشگوار تھا اور
کنارۂ دریاے ذخار ایک درخت انار نمودار تھا جسمین ہر روز ایک انار پیدا
ہوتا تھا اور عابد طاعت گذار ہر روز ایک انار سے روزہ افطار کرتا تھا اور
آب شیرین نوش کرکے شبانروز مشغول عبادت کردگار رہا کرتا تھا بعد
عبادت پانصد سال کے اُس عابد نے درگاہ ایزد معبود مین سربسجود دعا
کی کہ ای پروردگار معبود اسیوقت میری روح بحالتِ سجود قبض فرما اور
بروز قیامت اسیطرح سے سربسجود محشور فرما حضرت مجیب الدعوات نے اُسکی
مناجات کو درجۂ اجابت سے سرفراز اور قبض روح بر فتوح سے ممتاز فرمایا۔
جناب سید المرسلین نے حضرت جبرئیل امینؑ سے سوال کیا کہ پھر روز قیامت کیا ہوگا
حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ روز قیامت روح اُسکی سربسجود محشور ہوگی اور

ملائکہ رحمت اُسکو سامنے بارگاہ معظم پیشگاہ عرش اعظم کے سربسجود حاضر کرینگے
اُسوقت سراپردہ رحمتہاے نامتناہی سرادق بارگاہ اقدس الٰہی سے خطاب
ہوگا کہ بہت اچھا بندہ ہی اُسکو میری رحمت سے داخل بہشت عنبر سرشت کرو
اُسوقت وہ عابد طاعت گذار عرض کریگا کہ بل بعملے یعنی بسبب حسن کردار
وحسن اطوار اور عبادت لیل ونہار کے مستحق ثواب دار القرار ہون اُسوقت حکم
جناب احدیت صادر ہوگا کہ اچھا ہمارے جلائل نعمات کو اُسکی عبادت وطاعات
کے ساتھ وزن کرو چنانچہ جب میزان عدل مین موازنہ ہوگا تو عبادت پانصد سالہ
برابر نعمت ایک چشم کے ہوگی پس ملائکہ رب الارباب اُس سے خطاب کرینگے کہ دوسری
چشم کی عبادت اور تمامی استعداد جوارح اور قواے جسمانی وروحانی اور عمر طولانی
اور پانصد سالہ زندگانی کا شکریہ نعمت بجالاؤ اور جو آب شور مین آب شیرین جاری
فرمایا اور ہر روزہ ایک انار شیرین وخوشگوار پیدا فرمایا اور تیری دعا کو مستجاب فرمایا
اور جو دیگر نعمات وعطیات حضرت خالق کائنات اول عمر سے آخر عمر تک بے نہایات
ہین اُن سب کا شکریہ وعبادت ادا کرو اُسوقت وہ عابد نیکوکار درگاہِ
کردگار مین بعجز وانکسار عرض کریگا کہ مین تیرا بندہ ذلیل وخوار نہایت خطاوار
وگناہگار اپنے قول سے نادم وشرمسار تیری رحمت کا امیدوار ہون پس حق
تعالےٰ فرمائیگا الا انما الاشیاء برحمتی یعنے آگاہ ہو کہ وجود تمام جہان وجہانیان
اور شہود تمامی زمان وزمانیان کا بسبب ہمارے فیوض رحمت ورضوان اور
وفور فضل واحسان کے ہی پس اُسکو داخل بہشت عنبر سرشت کرینگے۔

حکایت وروایت

ایک دن حضرت سلمان فارسی نے حضرت ابوذر غفاری کی مہمانی کی اور دو گردۂ
نان برسم میزبانی پیشکش کیے حضرت ابوذر نے ایک گردۂ نان اُٹھاکر ہر طرف غور سے

دیکھا حضرت سلمانؓ نے استفسار کیا کہ آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہین حضرت ابو ذرؓ نے کہا کہ شاید
کہین نجختہ کہین خام ہو حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ آپ کو بہت حق تعالے مین بہت
جرأت اور نعمت الٰہی کی حقارت فرماتے ہین اس گردہ نان مین آب آسمانی ہے
جسکو ملائکہ ربانی نے حوالۂ ہوا کیا اور ہوا نے تفویض ابر باران کیا اور رعد و برق
آسمانی و ملائکہ کارکنان مشیت ربانی نے اُسکا انتظام کیا تا اینکہ فیضان رحمت بے پایان
اور بارش ابر باران سے زمین کو سیراب اور نباتات و اشجار و ازہار و اثمار کو
سرسبز و شاداب کیا انسان و حیوانات کے ذریعہ سے تخم ریزی و تردد اراضی
و آبپاشی اور درو ہوکر آرد خمیر ہوا اور ہیزم درختان قدرتی اور نمک شورہ زار
شامل ہوکر گردہ نان طیار ہوا پس ہر ایک چیز مین نعمتہاے الٰہی ہو بیہانے نامتناہی
شامل ہی جسکا احصا دشوار اور استقصا مشکل ہی یہ سنکر حضرت ابو ذر نے ندامت کا
اظہار اور اپنے نقص معرفت سے اعتذار اور اپنی جسارت سے استغفار کیا۔

حکایت نرمی حضرت سلمان و حضرت ابوذر

خصلت سوم توبہ

ہرگاہ حقوق حضرت آفریدگار اسقدر بے پایان و بیشمار ہین کہ ادنا ترین حقوق کا
بذریعہ عبادت ادا کرنا دشوار ہی اور نعمتہاے جناب ایزد سبحان اسقدر فراوان
و بے پایان ہین کہ ادنا ترین نعمت و احسان کا اداے شکر ناشستہ ادا رہے
تو بدین جہت حضرت نے فرمایا کہ صبحگاہ بھی توبہ و استغفار کرو اور شبانگاہ بھی توبہ
و استغفار کرو اور بدین جہت اکثر علما نے لکھا ہی کہ وجوب توبہ فوری ہی اسواسطے کہ
مبادا رشتہ عمر کو فوراً انقطاع اور بنیان حیات کو دفعۃً انقلاع ہو جاوے
تو شرف توبہ و انابت سے بھی حرمان ہو اور اپنی غفلت پر بھی نادم و پشیمان ہو
اور زیادہ تر امر حیرت انگیز اور اعجوبہ عبرت آمیز یہ امر ہے کہ شکر بہ نعمتہاے
الٰہی اور ادا بہ حقوق الٰہی خود متعسر اور ہر فرد بشر اُس سے متعذر ہی لیکن انسان

بیان توبہ و وجوب توبہ فوری

ناپاک علاوہ اُسکے ارتکاب معاصی و مناہی مین بیباک اور اشتغال ملاعب و ملاہی مین انہماک اور گناہگاری اور بدکرداری مین بیباک ہی اور سبب یہ ہی کہ بموجب حدیث شریف کے ہر دل مین ایک نقطۂ سفید و نورانی نشان صدق و صفاے روحانی و علامت آثار ایمانی ہی اور جب انسان ارتکاب گناہ کرتا ہی تو اُسمین ایک نقطۂ سیاہ پیدا اور نشان معصیت ہویدا ہوتا ہی پس اگر آب توبہ و استغفار سے پاک کیا تو آئینۂ دل کو انجلا اور اُس نقطۂ سفید مین ضیا و صفا حاصل ہوتی ہی ورنہ ارتکاب گناہان سے ہر مرتبہ ظلمت و سیاہی کو وفور زنگ کدورت کو ظہور ہوتا ہی تا اینکہ وہ نقطۂ نورانی بالکل مکدر و ظلمانی ہوجاتا ہی پس بعد اسکے نہ توفیق توبہ ہوتی ہی نہ قبول توبہ ہوتی ہی اور بدین جہت علماے کرام نے تمثیل گناہ کی سم قاتل سے اور تمثیل توبہ کی تریاق سے دی ہی یعنے جسقدر تاثیر سم قاتل کو اشتداد اور تاخیر علاج مین ازدیاد اور استعمال تریاق مین امتداد ہوگا اُسیقدر قواے جسمانی مین کساد حیات انسانی مین فساد ہوگا اُسطرح سے جسقدر تدارک معصیت مین تاخیر و تساہل اور توبہ و انابت مین تغافل و تکاسل ہوگا اُسیقدر حالات روحانی کو عاطل کیفیات نفسانی کو مضمحل صفاے ایمانی کو باطل کر دیگا فلہذا جسقدر جلد ممکن ہو تدارک سم قاتل بہ تریاق کامل لازم ہی اور تدارک عصیان کردگار بتوبہ و استغفار متحتم ہی ورنہ آخرکار نہ علاج جسمانی ممکن ہوگا نہ علاج روحانی۔

(۲۳) یا اَبا ذر انك فی ممر اللیل والنّهار فی اٰجال منقوصة و اعمال محفوظة والموت یاتی بغتة ومن یزرع خیرا یوشك ان یحصد خیرا ومن یزرع شرا یوشك ان یحصد ندامة ولکلّ زراع مثل ما زرع۔

محصل کلام عبرت انضمام یہ ہی کہ ای ابوذر تو گذرگاہ لیل و نہار اور سراے دنیاے

ناپایدار اور مقام گردش روزگار ہی دار مین فرد گشت ہی جسمین امانۂ خفیفہ آجال قصیر
مہات قلیلہ حیات کیسپرد کی گئی ہی ملائکہ رب العالمین کرام الکاتبین محافظ اعمال
ناظر تمامی احوال ہین ہر نیکی کو نامۂ اعمال مین تحریر ہر بدی کو صحیفۂ افعال مین تسطیر
کیا کرتے ہین انسان خواب غفلت و نادانی مین غافل نشۂ شہوات نفسانی مین مخمور
ولایعقل ہوتا ہی کہ دفعۃً قضاے ناگہانی اساس زندگانی کو منہدم اور بنیاد وجود خاکی کو
فانی و منعدم کر دیتی ہی پس جسنے اپنی حیات مین تخم حسنات بویا ہی وہ عقبا مین ثمرۂ
نجات و سعادات پاتا ہی اور جسنے تخم معاصی و خطیات بویا ہی وہ بعد ممات اپنی
ثمرۂ عقوبات و نکایات پاتا ہی اُسوقت بجز ندامت و پشیمانی اور تاسف و تالم
روحانی کے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ ہر مزارع کو وہی ملتا ہی جو بوتا ہی ع
گندم از گندم بروید جو ز جو ۔

روایت

منقول ہی کہ ایک دن بعض اصحاب و بروایتے عمر بن خطاب نے خدمت بابرکت
جناب رسالت مآب صلعم مین عرض کیا کہ یا حضرت آپ عباے شریف زمین پر بچھا کر
استراحت فرماتے ہین اور جسم مطہر تنویر پر نشان سنگریزہاے زمین نقشہاے
حصیر ہو جاتے ہین اگر اجازت ہو تو عباے مبارک دوتا کرکے بچھا دیجاوے
اس ایذا و تکلیف مین کچھ تخفیف اور جسم شریف کو آسایش خفیف حاصل ہو حضرت
نے فرمایا مالی وللدنیا انما مثلی کمثل راکب سار فی یوم
صایف فاستظل تحت شجرۃ ساعۃ من نہار ثم راح وترکہا
یعنے ہمسے اور دنیا سے کیا کام ہی ہماری مثال اُس سوار تیز رفتار کی ہی کہ جو
ہنگام شدت تمازت آفتاب صحراے پرتب و تاب مین گذر کرے اور ایک
درخت سایہ دار کے سایہ مین دم بھر قرار لیوے اور پھر اُسکو چھوڑ کر چلا جاوے فقط

تمثیل جمیل

حال انسان غافل مدہوش لذتہاے عاجل یہ ہی کہ ایک شخص چاہ عمیق اور
ایک رسن کمزور و دقیق مین آویزان ہی اور سر چاہ دو موش سفید و سیاہ
قطع و برید رسن مین مشغول شدید ہین اور قعر چاہ مین ایک اژدہاے مردم خوار
مہیب و خونخوار با دہان کشادہ اُسکے گرنے کا منتظر اور نگل جانے پر آمادہ ہے
مقابل اُسکے شہد خاک آلود لذت آمود ہی جسپر ہجوم مگس و زنبور نامحدود ہے
وہ شخص اسقدر غافل مخمور و لایعقل ہی کہ زنبور و مگس ہٹانے پر مائل اور تکلیفات
نیش زنبور کا متحمل اور شہد کہانے مین شاغل ہی بس وہ چاہ عمیق دنیاے ظلمت
آثار ہی اور رسن باریک رشتۂ عمر ناپائدار ہی اور موش سیاہ و سفید لیل و نہار ہین
کہ جو دندان ساعات سے قطع و برید عمر مین برسرکار ہین اور اژدہاے خونخوار
قبر پر انتظار ہی جو ہر وقت دہن کشادہ طعمۂ انسانی پر آمادہ ہی اور شہد خاک آلود
لذات خباثت آمود ہی اور ہجوم مگس و زنبور جمع دنیاداران پر غرور مگس نفسان
پر شرور ہین کہ جنکے بغض و عناد اور فتنہ و فساد سے انواع داد و بیداد ہے
مگر با اینہمہ ہمہ تن اکتساب لذات خبیثہ مین مصروف اور تحصیل حلاوات خسیسہ سے
مالوف ہے۔

ہدایت

حضرتؑ نے فرمایا کہ تمہارے اعمال محفوظ ہین یہ اشارہ ہی جانب آیہ وافی ہدایہ کے
انّ علیکم لحافظین کراماً کاتبین یعنے ای بنی آدم تمپر فرشتہاے
رب العالمین کرام الکاتبین موکل ہین جو صحیفۂ اعمال مین تمہارے اقوال و
افعال تحریر کیا کرتے ہین اور سورۂ قٓ مین فرماتا ہی عن الیمین وعن
الشمال قعید ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنے جانب

راست وچپ دو فرشتۂ الٰہی موکل ہین کہ ہر گفتار و کردار کو نامۂ عمل مین تسطیر کیا کرتے
ہین منقول ہی کہ اگر کوئی فعل بد کرتا ہی تو بامید توبہ واستغفار چھ ساعت تک انتظار
کرتے ہین اگر وہ شخص کمبخت و مشئوم شرف توبہ وانابت سے محروم رہتا ہی تو
اُسکے فعل ملئوم وعمل مذموم کو نامۂ عمل مین مرقوم کرتے ہین اور جبکہ ہر لفظ و بیان
و ہر کلمہ زبان کے واسطے ایک فرشتۂ ایزد منان موکل و نگاہبان ہے تو انسانکو
ہر گفتار و کردار سے ہوشیاری در کار اور ہر نیک و بد کی خبرداری سزاوار ہی فقط۔

(۴۴) یا اباذر لا یسبق بطئی بحظہ ولا یدرک حریص مالو یقدر
لہ ومن اعطے خیرا فاللہ اعطاہ ومن وقی شرا فاللہ وقاہ۔

بیان رزق مقسوم

خلاصۂ مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ ای ابوذر جسکا جو رزق ہی وہ مقسوم و مقدر ہی
اور جسقدر حصہ اُسکا ہی وہ معین و مقرر ہی نہ کوئی شخص اسپر سبقت لیجاکر چھین لیگا
اور نہ یہ شخص بسبب فرط حرص و آز بیا کوششہای دور و دراز کے اپنے نصیب سے
زیادہ پاویگا۔ ای ابوذر جو شخص حصول خیر و خوبی سے محظوظ ہو تو یہ سمجھے کہ اُسکا
معطی جناب احدیت ہی اور جو شخص شر و بدی سے محفوظ ہو تو یہ سمجھے کہ اُسکا
محافظ جناب صمدیت ہی۔

تنبیہ نبیہ

بیان معانی رزق

واضح ہو کہ رزق ہر ذیحیات مقسوم ہی جو لوح محفوظ مین معین اور مرقوم ہی ع

انچہ نصیب است بہم میرسد + گر نستانی بستم میرسد

النصیب یصیب ولو کان بین الجبلین لیکن یہ امر لائق بحث ہی کہ مراد
رزق سے کیا ہی اشاعرہ کے نزدیک رزق وہ ہی کہ جس سے ذیحیات منتفع ہوا
خواہ حلال ہو خواہ حرام اور معتزلہ کے نزدیک رزق حلال مراد ہی۔ اور چونکہ
حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ

دزخشا تو ہر ذیحیات مرزوق ہی چنانچہ اگر ذیحیات پیدا ہو کر چند لحظہ مین مرجاوے
تو وہ بھی مرزوق ہی کیونکہ تنفس ہواسے اُسکو انتفاع ہوا ہی اور ہوا بھی داخل رزق
خدا ہی اور اگر کوئی شخص تمام عمر اکل حرام سے بسر کرے تب بھی بسبب انتفاع
آب و ہوا و استعمال دیگر موجودات دنیا کے مرزوق خدا ہی پس جو چیز موجب
سد رمق حیات ہو وہ منجملہ ارزاق و عطیات خالق البریات ہی لیکن مال و دولت
یا ثروت و مکنت رزق کو شامل سد رمق مین داخل نہین ہی چنانچہ اکثر اشخاص صاحب
مال خطیر صاحب دولت کثیر بسبب عوارض حلق کے ایک لقمہ کھانے سے دلگیر اور امراض
خناق و انطباق مری سے ایک جرعۂ آب بھی گلوگیر ہو جاتا ہی بعض اشخاص بسبب
اضمحلال قواے جسمانی یا وفور ضعف و ناتوانی کے بغیر شوربا یا غذاے قلیل کے کوئی
غذاے لذیذ بالفعل نہین کھا سکتے پس رزق وہی ہی جو سد رمق جانی یا قابل اغتذاے
جسمانی یا نافع زندگانی ہو نہ دفینہ سیم و زر یا خزینۂ لعل و گوہر کہ یہ سب ذریعہ حصول
معاش و وسیلۂ انتعاش ہین پس جس رزق کا وعدہ آسمانی اور جو مقدر و مقسوم
انسانی ہی وہ رزق وہی ہی جس سے بقاے جسمانی باعث قیام عمر فانی ہی اب رہا
یہ امر کہ تحصیل وسیلۂ انتعاش اور اکتساب ذریعۂ معاش کسکی طرف سے ہی تو یہ
منحصر افعال عباد پر ہی یعنے اگر بوجہ حلال اور ذریعہ محاسن افعال کے اُسنے حاصل
کیا ہی تو رزق حلال ہی اور اگر ذریعہ حرام اور وسیلۂ مذموم و ملام ہی حاصل
کیا ہی تو رزق حرام ہی چنانچہ جو لوگ ذریعہ غصب و ظلم سے سلطنت و حکومت
یا وسیلہ رقص و غنا سے دولت و ثروت یا شراب فروشی و قمار بازی سے
مال و دولت حاصل کرتے ہین وہ حرام اور قابل مواخذہ یوم القیام اور موجب
عقاب حضرت ملک العلام ہی پس حکومت یزید مردود و سلطنت فرعون و نمرود
و ثروت دیگر جابرہ طغام حشمت فجرۂ لئام و دولت کفرۂ بد انجام منجانب

خالق انام نہین ہی ورنہ قرآن مجید اور شریعت حمیدہ مین نسبت اُسکی ممانعت شدید اور تاکید
وتہدید وارد ہوتی کوئی ظالم ستمگار یا غاصب بدکار یا جابر ناہنجار دنیا وعقبا مین لائق
عقاب خدائے قہار قابل انتقام خداوند جبار ہوتا۔ جناب رب العالمین نے قرآنِ
شریف مین لعنة الله على الظالمين ارشاد فرمایا ہی اور حدیث صحیح ہی کہ عمر بن
قرہ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کیا کہ جناب احدیت نے میری قسمت مین شقاوت
لکھی ہی کہ بذریعہ دف نوازی کے تحصیل معیشت کرتا ہون پس مجھکو نغمہ سازی و دف
نوازی و زمزمہ پردازی کی اجازت بلاکراہت دیجیے حضرت نے فرمایا لا اذن لك
ولا كرامة ولا نعمة اى عدو الله لقد رزقك الله طيبا فاخترت ما حرم
الله عليك من رزقه مكان ما احل الله لك من حلاله اما انك لو قلت
بعد هذه المقالة ضربتك ضربا وجيعا یعنے ای دشمن پروردگار وددود
ہرگز تجھکو اجازت غنا و سرود و فعل خباثت آلودہ دونگا نہ اُسمین کوئی بزرگی و
کرامت یا نعمت و برکت تجھکو ہوگی ای دشمن خدا حق تعالی نے رزق حلال وطیب
مقدر کیا ہی لیکن تونے اپنی شامت اعمال رداءت افعال سے بجائے رزق حلال
کے رزق حرام اختیار کیا ہی آگاہ ہو کہ اگر بعد اسکے پھر کبھی ایسا مقولۂ زشت اور
کلمۂ خباثت سرشت زبان پر لائیگا تو ضرب شدید سے تجھکو تادیب و تعزیر دونگا۔
بہرحال اطلاق رزق حرام و حلال اکثر اوقات باعتبار مکاسب حلال و حرام اور
افعال حسنہ و قبیحہ کے باطلاق خاص یا عام ہوتا ہی مثلاً غلہ اگر بقیمت خرید کیا جائے
تو رزق حلال ہی اگر بسرقہ حاصل کیا جاوے تو رزق حرام ہی اگر روپیہ بوجہ حلال
پایا ہی اور اُس سے خرید کیا ہی تو رزق حلال ہی اور اگر بوجہ حرام پایا ہی اور اُس سے
خرید کیا ہی تو رزق حرام ہی انگور کھانا حلال ہی اُسکا شراب بنانا و پینا حرام ہے
اور علی ہذا القیاس جو اشیا حرام و ناپاک یا جو اشیا حلال و پاک ہین اُنپر اطلاق

روایت و ذکر رزق حرام

رزق حلال ورزق حرام باختلاف مواقع واختلاف اوقات بحسب احکام شرعیہ
باطلاق خاص یا عام کیا جاتا ہی فافہم و تدبر۔

نکتۂ بدیعہ

واضح ہو کہ اِس وصیت سے مستفاد ہوتا ہی کہ انسان کو اکتساب شہوات نفسانی مین حرص
و آز طولانی اور تحصیل زخارف فانی مین طمع نفسانی اور مشاغل شیطانی مین تضییع زندگانی
بیکار ہی اور ہر فرد بشر کو جناب احدیت پر توکل و قناعت اور ہر شدت و محنت پر
تحمل و مصابرت لازم و سزاوار ہی کتاب کافی مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے میرے
دل مین القا کیا ہی کہ کوئی نفس نفوس انسانی سے رہگذاے عالم فانی نہوگا جبتک کہ
اپنے رزق مقدر سے بقدر کامل انتفاع کافی حاصل نہ کر لیگا پس تقوی و پرہیزگاری
خوف جناب باری اور تحمل و بردباری اختیار کرو اور کوشش طول وطویل اور
جد و جہد بلیغ و تعجیل عجیل سے اجتناب کرو بلکہ سعی مناسب اور کوشش لائق بقدر
واجب اختیار کرو اور بسبب تاخیر وسعت یا ضیق معیشت کے ارتکاب معاصی
و مناہی اور اکتساب عقوبات جناب اقدس الٰہی نہ کرو کیونکہ رازق بے منت
خالق بے صنت نے رزق انسانی کو مناسب قوام جسمانی و مصالح زندگانی بوجہ
حلال تقسیم فرمایا ہی لیکن بوجہ حرام تقسیم نہین فرمایا ہی نہ اجازت اکتساب رزق
بوجہ حرام دی ہی پس جائز نہین ہی کہ دائرۂ تقوی و پرہیزگاری اور احاطہ رضاے
باری سے اپنا قدم باہر نکالو لہذا جو شخص تقوی و پرہیزگاری اور تحمل و بردباری
کریگا اُسکو رزق حلال و پاکیزہ ملیگا اور جو شخص پردۂ ناموس شریعت کو دست
معصیت سے دریدہ اور حبل المتین شریعت کو مقراض ضلالت سے بریدہ کریگا تو
وہ رزق حلال سے محروم و ناکام رہیگا اور یوم القیام مورد عقوبات حضرتِ

ملک العلام ہوگا اور محقق طوسی علیہ الرحمہ نے تجرید مین فرمایا ہی کہ اکتساب رزق کبھی
واجب ہی مثلاً انفاق عیال واجب النفقہ اور کبھی مسنون ہوتا ہی مثلاً توسعہ رزق
عیال بوجہ حلال اور کبھی مباح ہوتا ہی مثلاً جمع مال بوجہ حلال آور جناب عموی العلم
العلام سید العلما طاب ثراہ فرماتے ہین کہ کبھی مکروہ ہوتا ہی اور کبھی حلال ہوتا
ہی اور کبھی حرام ہوتا ہی لیکن جسکا اکتساب بوجہ حرام ہی وہ حرام ہی پس حرمت
رزق وقبح رزق جانب حق تعالیٰ منسوب نہین ہی بلکہ اکتساب وتحصیل حرام ہی
جو متعلق افعال انام ہی اور تصریح حلت وحرمت متعلق احکام شریعت اسلام
(۲۵) یا اباذر المتقون سادة والفقهاء قادة ومجالستهم زيادة
ای ابوذرؓ جو لوگ پرہیزگاران ابرار نیکوکاران تقوی شعار ہین وہی سرداران
بزرگوار ہین جنکی فرمانبرداری وخدمتگذاری کرنا سزاوار ہی اور عالمان دین
یعنی فقہاے شرع متین قائد جادۂ ہدایت ورہنماے مسالک شریعت ہین
جنکی تقلید ومتابعت درکار ہی پس مجالست وموانست اُنکی موجب ازدیاد بصیرت
اور ہم نشینی وصحبت اُنکی موجب وفور علم وحکمت اور باعث حصول برکت وسعادت ہی

روایت

منقول ہی کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ای فرزند دلبند
دیدۂ غیرت وچشم بصیرت سے نظر کر کہ جس محفل مین یاد جناب احدیت جس مجلس
مین ذکر حضرت صمدیت ہوتا ہی اُسمین نشست کرنا اختیار کر اسواسطے کہ اگر تجھکو
علم دین حاصل ہی تو اُس علم سے تجھکو نفع کامل حاصل ہوگا اور اگر تو جاہل ہی
تو تجھکو علم دین حاصل ہوگا اور اگر رحمت خدا اُنپر نازل ہوگی تو تجھکو بھی شامل
ہوگی اور اگر تو عالم ہی اور وہ فرقہ جاہل ہی تو علم تیرا بیکار وبیحاصل ہوگا اور
اگر تو جاہل ہی تو تیرے جہل کو طغیان کامل ہوگا اور اگر اُنپر کوئی عذاب نازل

بیان صحبت فقہا واہل تقوے

نصیحت لقمان بابت صحبت علما

ہوگا تو تجھکو بھی داصل ہوگا ۵

یار بد بد تر بود از مار بد مار بد تنہا ہمی بر جان زند	ناتوانی بگریز از یار بد یار بد بر جان و بر ایمان زند

(۲۶) یا اباذر ان المومن یری ذنبه کانه تحت صخرة یخاف ان نقع علیه وان الکافر یری ذنبه کانه ذباب مر علی انفه۔

(۲۷) یا اباذر ان الله تبارک وتعالی اذا اراد بعبد خیرا جعل الذنوب بین عینیه ممثلة والاثم علیه ثقیلا وبیلا واذا اراد بعبد شرا انساه ذنوبه۔

ای ابو ذر حال مومنین دیندار یہ ہی کہ گناہ پروردگار کو مانند کوہسار عظیم المقدار سمجھتے ہین اور ڈرتے ہین کہ اُسکے بار وقوع سے مورد دارالبوار مستوجب عقاب قہار نہو جاوین اور حال فساق وفجار کفار اشرار یہ ہی کہ گناہ عظیم وکبیر کو مانند مگس حقیر یا پشہ صغیر کے سمجھتے ہین کہ اُنکی بینی پر گذر گیا اور اُنکو بسبب خود بینی کے کچھ اثر نہوا ای ابو ذر ہرگاہ جناب باری کو نیکی واحسان منظور ہوتا ہی تو بار عصیان کو بطور وبال فراوان کے اُسکے سامنے ممثل اور بشکل کوہ گران کے اُسکی نظر مین متشکل کرتا ہی اور شقاوت وخذلان منظور ہوتا ہی تو گناہ کو اُسکے خاطر سے فراموش اور غفلت وجہالت سے ہمدوش کرتا ہی۔

(۲۸) یا اباذر لا تنظر الی صغر الخطیئة ولکن انظر الی من عصیت

(۲۹) یا اباذر ان نفس المومن اشد ارتکاضا من الخطیئة من العصفور حین تقذف به فی شرکه۔

(۳۰) یا اباذر من وافق قوله فعله فذالک الذی اصاب حظه ومن خالف قوله فعله فانما یوبخ نفسه

گناہ مومن سے کانپ کر ایسا ٹھٹکتا ہی جیسے ... (marginal handwritten note)

(۳۱) یا اباذر ان الرجل لیحرم رزقه بالذنب یصیبه۔

ای ابوذر کسی گناہ صغیر کی قلت اور کسی خطاے خفیف کی خفت پر نظر نہ کر بلکہ عظمتِ جناب احدیت اور جلالت جناب سرمدیت پہ نظر کر کہ جسکی تونے معصیت اور جسکے حکم کی تونے مخالفت کی ہی ای ابوذر نفس مومن و دیندار کو ارتکاب معاصی سے اسقدر اضطراب و اضطرار اور تشتت و انتشار ہوتا ہی کہ گنجشک وحشی کو بھی اس مقدار اضطرار نہین ہوتا جو دام بلا مین اسیر و گرفتار اور قفس ظلم صیاد مین محبوس و ناچار ہوتی ہی ای ابوذر جسکا قول حق کے مطابق اور فعل اُسکے قول کے موافق ہوتا ہی اُسکو سعادت عاجل سے حظ کامل حاصل ہوتا ہی اور جسکے قول و فعل مین اختلاف اور صدق و صواب کے خلاف ہوتا ہی تو وہ شخص خود نفرین و الزام کے لائق اور خود نفس اُسکا ذم و ملام کے قابل ہوتا ہے ای ابوذر اکثر اوقات و اغلب حالات انسان کو بسبب ارتکاب معاصی اور ایقاع مناہی کے رزق سے حرمان اور وسعت روزی سے خسران و نقصان ہو جاتا ہی۔

گناہ کی خفت پر نظر نہ کرے بلکہ جسکا گناہ کیا اسپر نظر کرے

ہدایت

واضح ہو کہ اگر بنظر دل آگاہ حقیقت گناہ پر نگاہ کیجاوے تو ہر چند جرم صغیر اور گناہ حقیر اور خطاے بے توقیر ہی لیکن نفس الامر مین وہ گناہ عظیم ہی کیونکہ باعث خطرہ جسیم اور منجر بعقوبت الیم اور اندیشۂ نار جحیم اور باعث ناراضی خداوند کریم اور خوشنودی شیطان رجیم ہی رفتہ رفتہ گناہان صغیرہ کی عادت ارتکاب معاصی کی جرأت ہوتی ہی شیطان سے موانست قواے شہوانیہ کو قوت دل مین قساوت و ظلمت پیدا ہوتی ہی ساحت قدس جناب احدیت سے مباعدت رضاے جناب سرمدیت سے مخالفت ہویدا ہوتی ہی اور بتدریج ارتکاب

نتائج گناہان صغیرہ

محرمات عظیمہ اور اشتغال بنیات جسیمہ کو سہل و آسان تصور کرتا ہی علاوہ بران اصرار گناہان صغیرہ حکم گناہان کبیرہ مین داخل اور اصرار گناہان کبیرہ حکم کفر کو شامل ہی۔

روایت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دل کے واسطے کوئی امر گناہ سے زیادہ تر دردناک و خطرناک نہین ہی اور کوئی خوف یاد مرگ سے زیادہ تر ہولناک و ہیبت ناک نہین ہی احوال گذشتگان ملک عدم واسطے عبرت کے کافی ہی اور حال موت و فنائے عالم واسطے وعظ و نصیحت کے وافی ہی۔

روایت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو گناہ موجب تغیر نعمت ہی وہ بغی و تکبر و فساد ہی اور جو گناہ موجب ندامت دنیا و آخرت ہی وہ قتل ناحق عباد ہی اور جو گناہ موجب نزول عذاب قہاری ہی وہ ظلم و ستمگاری ہی اور جو گناہ موجب رسوائی و مذلت باعث ننگ ناموس شریعت ہی وہ شرابخواری ہے اور جو گناہ مانع رزق و معیشت ہی وہ زناکاری ہی اور جو گناہ موجب زوال عمر و صحت ہی وہ قطع صلہ ارحام قرابت داری ہی اور جو گناہ باعث عدم قبول دعا و تکدر نفس باصفا ہی وہ ناراضی والدین اور اُنکی نافرمانبرداری ہی۔

(۲۳) یا اباذر دع مالست منہ فی شئ ولا تنطق فیما لا یعنیک واخزن لسانک کما تخزن ورقک۔

اے ابوذر اُس بات سے پرہیز کر جو نفع دین و دنیا سے خالی ہو اور اُس کلام سے گریز کر جو علم و حکمت سے عاری ہو اور اپنی زبان کو اسطرح شور و شر سے محفوظ و مصئون رکھ جسطرح سے متاع سیم و زر اور سرمایۂ لعل و گہر مخزون رکھتے ہین۔

حال گناہ و خوف مرگ

روایت تفصیل نتائج گناہان

بیان حفظ لسان

در بیان سکوت ونظر وکلام

روایت

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام خوبیہاے عالم تین چیزین فراہم ہین نظر کرنا اور سکوت کرنا اور کلام کرنا پس جو نظر کہ عبرت دنیاے ناپائدار سے معرا ہو وہ بیکار ہی اور جو خاموشی کہ تفکر صنائع حضرت کردگار سے مبرا ہو وہ غفلت دل آزار ہی اور جو کلام ذکر خداوندگار سے خالی ہو وہ بیہودہ وناسزاوار ہے پس خوشا حال اُس شخص کا کہ نظر دوربین اُسکی سُرمہ چشم عبرت واعتبار اور کحل دیدہ اولی الابصار ہو اور خاموشی ونشین اُسکی ہمہ تن تفکر ذات کردگار معرفت قدرت پروردگار ہو اور کلام صدق آئین اُسکا سبحہ ذکر خالق کائنات وظیفہ اوراد خالق البریات ہو خوشا حال اُس شخص کا کہ ہمیشہ اپنی خطا پر گریان واشکبار اور اپنے گناہ پر نادم وشرمسار رہے اُسکے فتنہ وشر سے خلائق کو امان اور اُسکے مفاسد سے عالم کو اطمینان رہے

ہدایت

فوائد خاموشی

واضح ہو کہ خاموشی وحفظ لسان اختیار کرنا ایک حصار امن وامان اور حصن حصین عافیت واطمینان اور اُسکے واسطے ایک نقیب شوکت وشان ہے چنانچہ فوائد ظاہری اُسکے یہ ہین (۱) سکوت وصموت ایک عبادت ہے بے رنج وعناکی (۲) ایک زینت رعنا ہی بے تکلفات زیور گران بہاکے (۳) ایک ہیبت ہی بے حکومت سلطانی کے (۴) ایک حصار ہی بے حراست ونگاہبانی کے (۵) ایک محافظ عذر خواہی وشرمساری ہی (۶) ایک پردہ پوشش عیوب وبدکاری ہی (۷) ایک وسیلہ اطمینان ہی کہ کرام الکاتبین کو تحریر کی زحمت سے اور انسان کو عقوبت سے محفوظ رکھتا ہی قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ القاف ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید

فائدہ

حدیث شریف مین وارد ہی کہ لسان ابن آدم یشرف کل یوم علی جوارحہ فیقول کیف اصبحتم فیقولون بخیر ان ترکتنا یعنے ہر روز زبان متوجہ اعضا و جوارح انسان ہوکر استفسار کرتی ہی کہ تمنے کیونکر صبح کی وہ کہتے ہین کہ خیر و خوبی کے ساتھ صبح ہوئی بشرطیکہ تو ہمکو خیریت کے ساتھ چھوڑدے اور تیرے آسیب و گزند سے کوئی مضرت و آفت نہ پہونچے یہ کلام جوارح کا بیجا نہین ہی کیونکہ فی الواقع زبان انسان ایک توسن سرکش و بے لگام ناعاقبت اندیش و نافرجام غافل از نتائج آغاز و انجام ہی کہ جسکو کلمات تفرقہ اندازی فقرات فتنہ پردازی سے کچھ پرواہ نہین غیبت مومنان بدگوئی مسلمانان سے پناہ نہین افشاے راز احباب دلنواز سخن چینی و تمامی اصحاب دمساز اتہام و بہتان بے گناہان سے کچھ احتراز نہین ہزارون احباب مین بسبب سخن سازی کے تفرقہ و عداوت رنج و خصومت پیدا کرتی ہی ہزارون مقام پر بسبب دروغ بے فروغ کے مفسدہ قتل و غارت ہویدا کرتی ہی اقوال زور و باطل نے ہزارہا مومنین کو گمراہ اور سخنان بیہودہ و لاطائل سے ہزارون گھر کو تباہ کردیتی ہی حلال کو حرام اور حسنات کو معاصی و آثام اور کبھی بقصور کو لائق انتقام اور کبھی مجرم کو لائق احسان و انعام اور کبھی بیخطا کو مورد ملام و مستوجب فحش و دشنام کرتی ہی طبیعت ملامت سرشت کے واسطے ایک آلہ زبردست ہی اور توسن طبع سرکش کے واسطے ایک لجام درشت ہی پس اُسکو قبضۂ اقتدار مین رکھنا ایک کار مردانہ ہی اور اپنے دست اختیار مین رکھنا ایک ہمت جوانانہ ہی اور پنجہ قدرت مین تھامنا ایک شیوہ فرزانہ ہی اور سکوت و صموت کرنا واسطے اسرار باطنی کے ایک قفل خزانہ ہی لیکن جنکے

مضار درازی زبان و بیان

نفوس قدسیہ زیور صلاح وسداد سے آراستہ اور طبایع زاکیہ جواہر فلاح ورشاد سے
پیراستہ ہیں اُنکے واسطے زبان صدق بیان وحی ترجمان ایک مفتاح روضۂ
رضوان ایک کلید غرفات جنان ایک شمع فروزان علم وعرفان ایک لمعہ ضیاے
ایمان وایقان ہی اور لسان حق بیان اُنکی ید بیضاے ہدایت ونجات تازیانہ
تادیب عقوبات سرمایۂ حسنات وخیرات اصطرلاب فلک سعادات گلدستۂ
حدیقۂ برکات وحسنات عنوان صحیفۂ اذکار ومناجات سبحہ اوراد وعبادات
ہے اس سبب سے عباد کو تمامی عباد پر فضل عظیم اور علما کو بسبب ترویج علوم کے
عباد پر شرف جسیم اور انبیا واوصیا کو علما پر بسبب ہدایت وارشاد کے
شرف عمیم عنایت ہوا ہی مشہور ہے کہ انچہ در دیگ است بچمچہ مے آید انچہ در دل است
بزبان مے آید پس فضل وشرف حضرت سید المرسلین وائمہ طاہرین ؑ اُنکے
خطب ومواعظ ونصایح واحادیث وادعیہ ومناجات سے ظاہر ہے سہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

من لم يجعل الله له نوراً فما له من نور۔
(۳۳) یا ابا ذر ان الله جل ثناؤه ليدخل قوم الجنة فيعطيهم
حتى يملوا وفوقهم قوم في الدرجات العلى فاذا نظروا اليهم
عرفوهم فيقولون ربنا اخواننا كنا معهم في الدنيا فلم فضلتهم علينا
فيقال هيهات هيهات انهم كانوا يجوعون حين تشبعون
ويظمئون حين تروون ويقومون حين تنامون ويشخصون
حين تخفضون۔

ذکر درجات غربا صلحا عبادت گذار

اے ابو ذر خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے ایک گروہ کو داخل بہشت عنبر سرشت
کریگا اور نعمتہاے گوناگون سے مالا مال اور لذتہاے از حد افزون سے

خوش حال کریگا مگر جب نظر کرینگے تو ایک قوم کو درجات عالیہ مین اپنے
مرتبہ سے اعلے تر اور سعادات نامتناہیہ مین اپنے درجہ سے ادنی تر پاوینگے بس عرض کرینگے
کہ بارالٰہا یہ لوگ ہمارے برادران ایمانی ہم صحبت دنیاے فانی شغل ہمارے مشغول
طاعات ربانی تھے کیا انکو کس وجہ سے رتبۂ اعلے درجہ اسنے ہمسے افضل واولے عنایت
ہوا اُسوقت خطاب ہوگا ہیہات ہیہات کہان تمہارا مرتبہ کہان انکا مرتبہ
حال انکا یہ تھا کہ جب تم کھانے سے سیر ہوتے تھے تو یہ لوگ گرسنہ رہتے تھے اور تم
آب شیرین سے سیراب ہوتے تھے تو یہ لوگ تشنہ رہتے تھے تم شب کو بالین استراحت پر
آرام کرتے تھے اور یہ عبادت الٰہی مین قیام کرتے تھے تم اپنے گھرون مین استراحت
کرتے تھے اور یہ راہ خدا مین مہاجرت کرتے تھے اِسوجہ سے انکو مرتبۂ اعلے
درجۂ قصوٰے دیا گیا۔

(۴۳) یا اباذر جعل اللہ تعالی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ وحبب الے
الصلوٰۃ کما حبب الی الجایع الطعام والی الظمآن الماء وان الجایع
اذا اکل شبع وان الظمآن اذا شرب روی وانا لا اشبع من
الصلوٰۃ۔

ذکر شوق و شغف نماز

اے ابوذر خداوند بے نیاز نے نماز کو میرے واسطے نور دیدہ راز و نیاز تسکین بخش
سوز و گداز قرار دیا ہی اور نماز میری محبوب جانی اور مطلوب زندگانی اور
مرغوب جاودانی ہی جسطرح سے گرسنہ حصول طعام کا طالب و خواستگار رہے
اُسیطرح سے میرا دل نماز کا مشتاق و طلبگار رہے اور جسطرح سے تشنہ آب مشتاق
آب خوش گوار رہے اُسیطرح سے میرا دل بھی واسطے نماز کے مضطرب و بیقرار رہے
لیکن گرسنہ تناول طعام سے شکم سیر ہو جاتا ہی مگر مین نماز سے دل سیر نہین ہوتا
اور تشنہ کام آب شیرین سے سیراب ہو جاتا ہے لیکن مین نماز سے سیراب

نہین ہوتا ہون۔

روایت وحکایت

کتاب امالی طوسی علیہ الرحمہ مین منقول ہی کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام شبانروز اسقدر مشغول عبادات ربانی محو مناجات سبحانی رہا کرتے تھے کہ کثرت عبادات وطول مناجات وریاضات دیکھکر بعض مخدرات سرادق عظمت ومعظمات اہل بیت طہارت بفرط رافت وعطوفت اور وفور شفقت ورحمت پاس جابر بن عبداللہ انصاری مصاحب خاص جناب رسول باری کے تشریف لے گئین اور التماس کیا کہ ای یار وفادار رسول کردگار ہم اہل بیت اطہار کے تمہپر حقوق بیشمار ہین اور آپ جانتے ہین کہ حضرت علی بن الحسین بقیہ آل عبا نشان جناب سید الشہدا ہیثم وچراغ خاندان رسول خداؐ ہین انکا یہ حال ہے کہ بسبب کثرت طاعات وعبادات ربانی کے تمام پیشانی نورانی مجروح وخون آلودہ اور جسم زار وجان نزار کاہیدہ وفرسودہ ہوگئی ہے آپ جاکر واسطے قصر عبادت کے سفارش اور واسطے تخفیف ریاضت کے گذارش کیجیے چنانچہ جابر موصوف الشان حاضر آستان ہدایت نشان ہوے دیکھا کہ وہ حضرت محراب عبادت مین نشستہ با جسم خستہ وجان گسستہ عبادت الٰہی مین دل بستہ ہین حضرت نے اُٹھکر تعظیم کی اور پہلوے مبارک مین جگہ دی جابر نے عرض کیا کہ ما علمت انّ اللہ تعالے انما خلق الجنۃ لکم ولمن احبکم وخلق النّار لمن ابغضکم وعاداکم فما ھذا الجھد الّذی کلفتہ نفسک یعنے کیا آپ نہین جانتے ہین کہ خداوند کریم نے بہشت نعیم کو واسطے آپ اہل بیت طاہرین اور آپکے دوستان بالیقین کے پیدا کیا ہی اور نار جحیم و دار عذاب الیم کو واسطے آپکے دشمنان بیدین کے پیدا کیا ہی پس آپنے کسواسطے

کثرت عبادت حضرت امام زین العابدین ع

جد وجہد فراوان اور اسقدر تکلیف جسم وجان اختیار فرمائی ہی حضرت نے فرمایا کیا تمکو نہین معلوم ہے
کہ ہمارے جدامجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین حضرت ایزد منان نے فرمایا تھا
کہ غفر اللہ لک من ذنبک ما تقدم وما تاخر اور باوصف اسکے ہمارے
والدین فدا ہون اُنپر کہ بسبب کثرت عبادات ربانی شدت طاعات یزدانی کے
قدم مبارک متورم ہوجاتے تھے چنانچہ اصحاب حضرت رسالت آپؐ نے ہرگاہ بشدت
اشتغال طاعات وکثرت عبادات ومناجات دیکھی تو واسطے تخفیف عبادات
کے گذارش کی حضرت نے فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً جابر انصاری رضؓ نے
عرض کیا کہ آپکے وسیلہ سے استجابت دعوات دفع بلیات وقضاے حاجات ہوتی ہی
اور آپکے طفیل سے باران رحمت نازل ایمان وعرفان جناب احدیت حاصل ہوتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ ای جابر ہم ہمیشہ اپنے جدامجد حضرت سید المرسلینؐ کی تاسی کرتے ہین
اور طاعات الٰہی مین قدم بقدم اپنے جدامجد حضرت امیر المومنینؑ کی پیروی کرتے ہین
آخر کار جابر ونیدار مایوس وناچار باچشم اشکبار واپس آئے۔

(۳۵) یا ابا ذر ان اللہ بعث عیسی بن مریم بالرھبانیۃ وبُعِثتُ بالحنفیۃ
السمحۃ وحبب الی النساء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔
ای ابوذر حق سبحانہ تعالی نے عیسی بن مریم کو واسطے طریقہ رہبانیت وترک معاشرت
ولذت اور زہد وعزلت کے مبعوث کیا تھا اور مجھکو واسطے اجراے عمدہ ترین شریعت
اور اولے ترین دین وملت کے مبعوث کیا ہی جسمین سہولت عبادات واستقامت
احکامات ومعاشرت مخلوقات بوجہ احسن ہی چنانچہ تکلیفات شرعیہ مین نہ
شدت شقت ہی نہ اعوجاج وزحمت ہی معاشرت نسوان ومحبت زنان بیجے
روا ہی استعمال خوشبو ہاے روح پرور غالیہ ہاے مشک وعنبر بھی زیبا ہی عمدہ عمدہ
طریقہ عبادات ومناجات اور قیام جمعہ وجماعات اور اشتغال اذکار ودعوات

ذکر رہبانیت ومحبت زنان

اور سہل ترین طرق معاملات و معابدات اور احکام متوسط طہارات و نجاسات اور طریقہ تہذیب اخلاق و عادات و تزکیہ نفوس و مکارم صفات اور احکام قصاص و دیات و حدود و تعزیرات تجویز فرمایا ہی کہ نہ جسمین تفریط ہی نہ افراط ہی بلکہ ایسی شریعت متوسطہ ہی کہ ہر متوسط المزاج اُسکا متحمل اور ہر بالغ و عاقل اُسکا متکفل ہو سکتا ہی اور باوصفیکہ میرے واسطے الفت و استیناس نسوان جائز کیا ہی لیکن میرے دل کے واسطے باعث فرح و سرور اور میری چشم کے واسطے باعث ضیا و نور نماز کو فرمایا ہی۔

اشارۃ فیہا بشارۃ

واضح ہو کہ معاشرت زنان و مؤالفت نسوان بوجہ حلال عقلاً و نقلاً ممدوح اور سلفاً و خلفاً غیر مذموم و غیر مقبوح ہی عقلاً اسوجہ سے کہ جناب ربانی نے طبع انسانی کو بسبب قوائے جسمانی واسطے توالد و تناسل انسانی کے خواہش نفسانی پر مجبول فرمایا ہی اسواسطے کہ اگر محبت زنان و رغبت نسوان نہوتی تو توالد و تناسل بنی آدم کو انقطاع اور بقائے نوع بشری کو انقلاع ہو جاتا اور اگر باوصف خواہش نفسانی اور صحت قوائے جسمانی کے ترک معاشرت نسوانی ممنوع کیجاتی تو باعث امراض جسمانی موجب اسقام روحانی ہوتا پس مؤانست نسوان و مؤالفت زنان عقلاً لازم و طباً و حکمۃً فرض و متحتم ہے

اب واضح ہو کہ تعدد ازدواج مین مصلحت عقلی و حکمت عملی یہ ہی کہ بعض عورات عاقرہ ہوتی ہین جنسے امید اولاد نہین ہوتی بعض عورات دائم المرض ہوتی ہین جنسے لذت معاشرت و امید نسل دونون منقطع ہو جاتی ہی اور بعض اشخاص ملاد بعیدہ مین بسبب مسافرت یا تجارت یا کسب معیشت کے سکونت کرتے ہین اور بسبب عدم استطاعت یا دیگر موانع کے اپنی عورات کو ہمراہ نہین رکھ سکتے یا بعض عورات بسبب خبث طینت کے شوہر سے نفاق یا خشونت مزاج کے شوہر سے شقاق رکھتی ہین یا کسی مرد کو بسبب قوت مزید اور غلبہ شبق شدید کے ایک عورت پر قناعت دشوار ہو

دلائل عقلیہ در باب نکاح

ذکر تعدد ازدواج

یا اُسکی عورت خائن و بدکار ہی یا غیر منتظم و بیکار ہی جسکے سبب سے دوسری عورت کرنے پر مجبور
و ناچار ہی علیٰ ہذا القیاس بہت سے منافع و مضار عقلی بحسب حالات و اطوار و اوقات روزگار
بیشمار ہین کہ جنکا احصا دشوار ہی فلہذا شریعت اسلام مین ایک نکاح واجب اور تعدد
ازواج کو بشرط عدل و انصاف و دیگر وجوہ شرعیہ کے جائز فرمایا ہی پس اگر جواز نہوتا
تو بجز زناکاری اور فسق و بدکرداری کے کوئی چارہ کار نہوتا چنانچہ مشاہدہ ہی کہ جو لوگ ازرُوے
ممانعت مذہبی کے تعدد ازواج سے مجبور اور بسبب مباعدت اوطان و طول مسافت
و اشتداد زمان کے اپنی عورات سے مہجور ہین وہ لوگ ہمیشہ مشغول زناکاری و مصروف
لواطہ و حرامکاری رہا کرتے ہین توالد و تناسل بھی منقطع ہوتا ہی اور سرمایہ معاش بھی ضایع
ہوتا ہی بسبب اختلاط نطفہ کے توارث مین فتور ہوتا ہی اور بسبب ارتباط محارم کے
انواع فساد کو ظہور ہوتا ہی پس حکمت عاقلانہ و مصلحت فرزانہ جو بقاے نسل و حفظ خاندان
و انضباط دودمان اور انتظام مصارف خانہ و جمع مال و خزانہ و حفظ عزت و آبروے وار
و لحاظ صلہ رحم و قرابت داری بذریعہ انعقاد جائز کے ہوسکتی ہی وہ زناکاری و حرامکاری
مین نہین ہوسکتی اور جبکہ ایک طریقہ مجوزہ سے زوجۂ ثانیہ کے مانند زوجۂ اولی کے پابندی
ہوگئی تو مرد بھی پابند ہی اور وہ عورت بھی پابند ہی جو اُسکو دیا جاوے وہ اپنا مال ہی
جو اُسکا مولود ہی وہ اپنا فرزند ہی ہر جا و بیجا سے اُسکی فہمایش ہر امر نیک و بد مین
اُسکی سرزنش ہوسکتی ہی فلہذا شارع علیہ السلام نے ہر عورت و مرد کو ایک طریقہ
قویم سے مقید و محدود اور ابواب آوارگی اور مفاسد کو مسدود فرمایا نہ اسقدر
مقید فرمایا کہ اگر زوجہ مغرب مین ہی اور شوہر مشرق مین ہی تو دونون کو بجز زناکاری
کے کوئی چارہ کار نہو اور نہ اسقدر مطلق العنان فرمایا کہ بے عقد شرعی و طریقہ جائز
کے ہر مرد و عورت ملوث ہوسکے اب رہی یہ بات کہ عورت ناراض ہو یا مرد
ملتفت نہو یا عدل نہ کرسکے یا بسبب دیگر وجوہ نامرضیہ کے نفاق و شقاق ہو تو اُسکے

مانع حرامکاری

وجہ جواز طلاق

ضرورت تجویز حرامکاری

واسطے طلاق اور قید عقد سے اطلاق تجویز فرمایا تاکہ نزاع باہمی سے مرد و عورت دلتنگ
اور شنائع افعال و قبائح اعمال سے مبتلاے مکارہ عار و ننگ نہوں اور عورت بمقصو
ہو تو بفائدہ اسیر رنج والم مبتلاے کربت و غم نرہے یا بسبب بداطواری و بدکرداری
نسوان کے نوبت بہتک ناموس یا قتل نفوس یا اضرار جسمانی و ایلام روحانی نہو نچے
جو عقلاً ملوم اور شرعاً مذموم ہی اور اگر باوصف ان طریقہ ہاے نامرضیہ کے بھی ارتکاب
زناکاری اور بدکرداری کرین تو اُنکے واسطے احکام حدود و تعزیرات صادر فرمائے
پس جو طرق نکاح و طلاق شریعت اسلام مین تجویز ہوے ہین وہ سراسر حکمت آمیز
مصلحت انگیز ہین جسکے ادراک سے عقل عقلاً فکر کملا قاصر اور ذہن علما و حکما خاسر ہے
علاوہ اُسکے جو جو ضروریات مصالح خانہ داری و انتظام دنیا داری و منافع تعیش
روحانی اور فوائد آسائش جسمانی و حفظ ناموس خاندانی و بقاے نسل انسانی
ایک عورت مین ہین درصورت ناقابلیت اُسکی وہی منافع بعینہ دوسری یا تیسری عورت
مین ہین پس اگر ایک عورت جائز ہی تو نظر بمصالح مذکورہ تعداد ازدواج بھی جائز ہے
اور اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ازدواج نہین ہی تو نہ ایک عورت کی حاجت ہی
نہ دوسری کی ضرورت ہی پس وجوب بھی بمصالح ہی اور جواز بھی بمصالح ہی اور جو کہ
زناکاری مین ایک صورت مطلق العنانی طرفین کی ہی اور مضار عدیدہ و نتائج
ناپسندیدہ متصور ہین بدین جہت ایک طریقہ معاہدہ بشرائط و حدود و قیود کے
معین و محدود اور طرفین کو تعیین حقوق جانبین سے پابند قیود فرمایا اور جن
عورات کا انعقاد نظر بمصالح عباد و رضاے رب العباد قابل صلاح و سداد
تھا اُنکو حلال کیا اور جنسے ازدواج کرنا باعث فساد معاش یا معاد یا منافی
مصالح عباد تھا اُنکو حرام کیا اور چونکہ اکثر اوقات مشاہدہ حسن و جمال زنان
گلعذار مشافہہ طلعت حسینان لالہ رخسار مہیج قواے شہوانی محرک رغبتہاے نفسانی

ضرورت پردہ و نقاب

سعین اغواے شیطانی ہوتا ہی فلہذا حکم جناب احدیت صادر ہوا کہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم یعنے اے محمدؐ تم حکم دو مومنون کو کہ اپنی چشم کو مشاہدۂ نامحرمان شرعی اور زنان اجنبی سے محبوس اور تمامی فروج جسمانی اور اعضاے شہوانی کو ممنوعات ربانی و محرمات قرانی سے محروس رکھین کیونکہ یہ امر واسطے طہارت باطنی و نظافت نفسانی کے بہتر اور واسطے صفاے طینت انسانی اور رضاے روحانی کے اولیٰ تر ہے وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین من زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علے جیوبھن ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن یعنے اے محمدؐ حکم دو عورات مومنات کو کہ اپنی چشم کو نگاہ عربدہ باز و نظارہ عشوہ پرداز و کرشمۂ چشم فسون ساز سے محافظت اور اپنی فروج جسمانی یعنے چشم و گوش و اعضاے نہانی کی نگاہ و آواز اغیار اور ملامت نامحرمان عیار سے حراست کرین زیب و زینت باطنی کو نظر بازان دنی سے مخفی اور زیور و آرائش بدنی کو نگاہ نامحرمان اجنبی سے مستور و مخفی کرین مقنع و نقاب سے سر و گردن کا چاک گریبان تک حجاب اور بازیب و خلخال پا کی آواز سنانے سے اجتناب کرین کیونکہ یہ سب امور باعث میلان خاطر اغیار نامحرم اور سلسلہ جنبان شہوات اہل عالم ہین اور جو کہ سماعت آواز دلنواز بھی مانند نگاہ فسون ساز رخنہ انداز طبع عشاق اور کمند ولولۂ اشتیاق اور ترانۂ جوش مستانگی و وفاق اور افسانۂ دیوانگی و فراق ہوتی ہی لہذا سماعت آواز نامحرم بھی شریعت حضرت سید الانام مین ممنوع و حرام ہوگی اور زنان اجنبیہ کو بموجب ضرورت شرعیہ پانچ کلمہ سے زیادہ اجازت کلام نہین دی گئی ~~

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد

ذکر تعدد ازدواج انبیاے سابقین از توریت

پس اگر مصالح احکام شرعیہ متروک و مطروح یا مجروح و مقدوح سمجھے جاوین تو صرف بناے عقل ناقص پر زن و مادر اور خواہر و دختر مین کوئی مابہ الفرق باقی نہین رہتا ہی کیونکہ اعضاے جسمانیہ اور صور نوعیہ و ترکیبات بدنیہ مین زن و مادر و دختر و خواہر سب برابر ہین اور پھر ایک عورت سے انعقاد کی کیا ضرورت ہی بلا تکلف بحسب شہوت نفسانی و خواہش شیطانی ہر عورت مرغوب سے زناکاری اور مراودت و بدکاری جائز سمجھی جاوے پس وہی محذورات خبیثہ مکروہات خبیثہ مدارج فضیحہ نتائج قبیحہ لازم ہونگی یہ چند وجوہ عقلیہ باجمال و اختصار نگارش کئے گئے اب چند وجوہ نقلیہ گذارش ارباب دانش و بینش ہین پس واضح ہو کہ کتب آسمانی و صحف ربانی سے امتناع تعدد ازدواج ثابت نہین ہی بلکہ جواز و اباحت تعدد ازدواج ثابت ہی چنانچہ توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین عورتین تھین اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار عورتین دو منکوحہ جو باہم خواہر زن حقیقی تھین اور دو لونڈیان حرمین تھین اور حضرت موسی علیہ السلام کی ایک منکوحہ اور ایک حبشیہ حرم تھی اور اجازت تھی کہ اسیرون مین جس عورت پر رغبت ہو اسکو خدمت مین لاوین چنانچہ کتاب استثنا باب ۲۱ ورس ۱۱ لغایۃ ۱۳ حکم ہی کہ اسیرون مین جس خوبصورت عورت کو جی چاہے اسکو اپنے گھر مین لا کر سر منڈوا اور ناخن کٹوا اور اسیری کا لباس اُتروا تا کہ ایک مہینہ بھر کامل اپنے مان باپ کے سوگ مین بیٹھے پھر اُسکے ساتھ خلوت کر کہ تو اُسکا شوہر اور وہ تیری جورو ہے اور کتاب اخبار ایام باب ۲۲ ورس ۹ مین حق تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم تجھکو ایک فرزند دینگے کہ وہ صاحب راحت ہوگا اور ہم اسکو سب دشمنون سے راحت بخشینگے نام اُسکا

سلیمان ہوگا ہم اُسکے عہد مین بنی اسرائیل کو سلامتی و آرام بخشینگے اور وہ ہمارا گھر بناویگا وہ ہمارا بیٹا ہوگا اور ہم اُسکے باپ ہونگے آپ ملاحظہ ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدانے اپنا بیٹا کہا تھا اُنکی سات سو بیبیان اور تین سو حرمین تھین جیسا کہ کتاب اول سلاطین باب ۱۱ درس ۳ مین مرقوم ہی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیان تھین اور بعد اسکے زن اوریا کے عاشق ہوے تھے علےٰ ہذا القیاس تعدد ازواج اکثر انبیا کے عہد مین جائز رکھا گیا ہی اور کہین بالتصریح ممنوع نہین کیا گیا ہان البتہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے ایک عورت سے بھی ازدواج نہین فرمایا اسکا سبب یہی ہے کہ وہ مبعوث برہبانیت ہوے تھے پس اقوال انبیا سے اغراض و اغماض یا افعال انبیا پر تشنیع و اعتراض کرنا کفر و الحاد ہی اور بتصریح کتب سماوی کفر و الحاد کا جواب جہاد ہی چنانچہ ہرگاہ بنی اسرائیل نے باوصف ہدایت و ارشاد کے بت پرستی و گوسالہ پرستی مین اشتداد اور تعمیل احکام الٰہی اور متابعت اوامر شریعت پناہی مین کفر و الحاد کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم قتل و جہاد دیا کیونکہ باوصف ارشاد و ہدایت کے اصرار جہالت و انہماک ضلالت اس لائق ہی کہ تادیب و تعزیر دیجاوے اور وہ طبقہ زمین اس قابل ہی کہ نجاست کفر سے تزکیہ و تطہیر کیجاوے علاوہ اسکے اگر کوئی کافر مطرود یا مرتد مردود معاذ اللہ نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہے کہ ولود و شہود انکا بغیر باپ کے ناممکن الوجود ہی جیسا گمان فاسد فرقۂ یہود ہی یا یہ گمان باطل کرے کہ اُنکو بسبب ناقابلیت و عدم جوبیت کے عورات کی ضرورت نہ تھی معاذ اللہ اسقدر عیاش تھے کہ بحیلہ تعلیم سلیے عورات کو ہمراہ رکھتے تھے اور بوجہ ازدواج کی کچھ حاجت نہ تھی تو اس

ذکر جہاد از توریت

توریت کتاب خروج باب ۳۲ و باب ۳۲ و کتاب عدد باب ۳۱ و کتاب استثنا باب ۷ و باب ۲۰ مین مذکور ہی کہ عہد حضرت موسی علیہ السلام مین کفر و بت پرستی کی سزا قتل و نہب و غارت تجویز ہوئی تھی اور اکثر قتل اطفال و زنان و مال بھی ہوا کیا گیا تھا

قول باطل اور اس کفر کامل کا کیا جواب ہو سکتا ہی اعاذنا اللہ وسائر العباد عن سوء الاعتقاد وطغیان الکفر والالحاد وثوران الحقد واللداد۔

(۳۶) یا اباذر ایما رجل تطوع فی کل یوم ولیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ سوی المکتوبۃ کان لہ حقا واجبا بیت فی الجنۃ۔

(۳۷) یا اباذر انک ما دمت فی الصلوٰۃ فانک تقرع باب الملک الجبار ومن تکثر قرع باب الملک یفتح لہ۔

(۳۸) یا اباذر ما من مؤمن یقوم مصلیا الا تناثر علیہ البر ما بینہ وبین العرش ووکل بہ ملک ینادی یا ابن آدم لو تعلم ما لک فی الصلوٰۃ ومن تناجی ما انفتلت۔

اے ابوذر جو شخص تطوع ورغبت وخلوص نیت وحسن ارادت شبانہ روز میں ۱۲ رکعت نماز علاوہ نمازہاے فریضہ کے ادا کرے تو وہ ضرور بہشت عنبر سرشت میں جاگزین اور ایوان خلد برین میں مکین ہوگا اے ابوذر جبتک تو نماز خالق بے نیاز میں مصروف اور راز ونیاز خالق کارساز سے مالوف رہتا ہی اُسوقت تک گویا در دولت بادشاہ عالی وقار پروردگار قہار وجبار پر حاضر ہوکر زنجیر درگاہ رفعت اور حلقۂ بارگاہ عظمت کو ہلاتا ہی اور یہ امر بدیہی ضروری ہی کہ جو شخص دروازۂ قصر سلطانی کے بکثرت مقارعت اور آستان ایوان جہانبانی کے باصرار واستمرار ملازمت کریگا اُسکے واسطے بالضرور ایک دن دروازۂ احسان ومرحمت کشادہ اور فیضان برکت وسعادت اُسپر زیادہ ہوگا اے ابوذر جو مومن کہ نماز ایزد معبود میں مشغول قیام وقعود ومصروف رکوع وسجود ہوتا ہی اُسپر عرش عظیم سے رحمت خداوند کریم نازل اور مغفرت

مدح نماز اور انواع نماز

پروردگار رحیم واصل ہوتی ہی اور ایک فرشتہ رب الارباب اُس سے خطاب کرتا ہی کہ ای فرزند آدم اگر تو لذت اسرار نماز سے واقف اور حلاوت راز و نیاز خدای کارساز سے عارف ہو جاوے تو کبھی جانب نماز سے مباعدت اور شغل نماز سے مفارقت نہ کرے۔

در عبادت در سحر

(۳۹) یا اباذر طوبی لاصحاب الالویۃ یوم القیامۃ یحملونھا فیسبقون الناس الا ذھو السابقون الی المساجد بالاسحار وغیر الاسحار۔

(۴۰) یا اباذر الصلوۃ عماد الدین واللسان اکبر والصدقۃ تمحو الخطیئۃ اللسان اکبر۔

ای ابوذر خوشا حال ارباب اخیار اصحاب ابرار کہ بروز قیامت حامل علمہای زرین نگار فرازندہ رایات ضیابار ہونگے اور سب لوگون سے مقدم داخل قصرہای جنان واصل روضہ ہای رضوان ہونگے یہ وہ لوگ ہین کہ سب سے پیشتر باوقات اسحار و اوقات مختلفہ لیل و نہار داخل مساجد ہو کر مصروف اوراد و اذکار مشغول مناجات و استغفار رہا کرتے ہین آی اباذر نماز خالق بے نیاز ستون دین مبین رکن رکین شرع متین ہی اور جو اذکار و عقاید زبان سے جاری ہوتے ہین وہ بزرگتر ہین اور صدقات و خیرات ماحی سئیات و موجب دفع بلیات و قضاے حاجات و ترقی سعادات ہین لیکن ذکر خداوند داور و امر بالمعروف و نہی عن المنکر جو زبان سے جاری ہوتا ہے اُسکے فوائد عظیم تر ہین۔

(۴۱) یا اباذر الدرجۃ فی الجنۃ فوق الدرجۃ کما بین السماء والارض وان العبد لیرفع بصرہٗ فیلمع لہ نور یکاد یخطف

در فضیلت درجات مومن

بصره فیفزع لذلك فیقولُ ما هذا فیقالُ هذا نور اخیك فیقولُ اخی فلان كنا نعمل جمیعا فی الدنیا وقد فضل علی هكذا فیقال له انه كان افضل منك عملاً ثم یجعل فی قلبه الرضا حتی یرضی۔

ای ابوذر درجات بہشت عنبر سرشت ایک دوسرے سے بلند تر اور مثل بلندی آسمان کے زمین سے رفیع تر ہیں چنانچہ بعض بندگان مومن جانب اعلیٰ نظر کرینگے تو ایک طرف جلوۂ عظیم نظر آویگا پس متوحش ہوکر استفسار کرینگے فرشتگان الٰہی جواب دینگے کہ فلان مومن دیندار کا جلوۂ انوار ضیا بار ہی وہ بندۂ مومن کہیگا یہ برادر مومن ہمارے ساتھ دنیا میں عبادت کردگار اور مثل ہمارے طاعت پروردگار کیا کرتا تھا پس کس وجہ سے اسکے مرتبے کو مجھسے رفعت اور میرے درجات سے اسکو افضلیت ہوگئی اسوقت خطاب ہوگا کہ تیرے اعمال سے اسکے اعمال بہتر اور تیری طاعات سے اسکی طاعات بیشتر تھی لیکن چونکہ جناب احدیت کو از روے وفور رحمت اس مومن کی بھی تسکین خاطر منظور ہوگی تو اسکے قلب پر ضیا کو تسلیم و رضا سے معمور اور لمعۂ صدق و صفا سے پر نور کردیگا جس سے اسکو ابتہاج موفور انبساط نامحصور حاصل رہیگا۔

(۲۷) یا اباذر ان الدنیا سجن المؤمن وجنة الكافر وما اصبح فیها مؤمن الا حزینا وكیف لا تحزن وقد اوعده الله جل ثناؤه انه وارد جهنم ولم یعده انه صادر عنها ولیلقین امراضا ومصیبات وامورا یغیظه ولیظلمن فلا ینتصر یبتغی ثوابا من الله تعالی فما یزال فیها حزینا حتی یفارقها فاذا فارقها افضی الی الراحة والكرامة۔

(۲۸) یا اباذر ما عبد الله عز وجل علی مثل طول الحزن۔

[illegible]

ہی ابوذر دنیاے غدار اور یہ دار ناپائدار واسطے مومن دیندار کے ایک زندان
دل آزار قیدخانۂ ظلمت آثار ہی جس سے افسردہ وغمناک رہا کرتا ہی اور محبس آلام
واضرار خارستان آزار دلفگار ہی کہ جس سے ہر وقت دلریش وسینہ چاک رہا کرتا
ہے لیکن واسطے کفار اشرار فساق وفجار ملحدان بدکردار کے گویا بہشت فرحت فزا
گلستان دلکشا ہی جسمین ہر وقت شادان وشادمان ہین یا بوستان عشرت خیز
چمنستان نزہت انگیز ہی جسمین خوشحال وفرحان ہین یا صحن ایوان زرنگار فضا
قصر مرصع کار ہی جسمین بناز وتبختر خرام کرتے ہین یا بارگاہ رفیع الشان بیتگاہ
راحت نشان ہی جسمین بخواب نوشین وغفلت شیرین آرام کرتے ہین اور
حال مومن دیندار یہ ہی کہ جب صبح ضیا بار نمودار ہوتا ہی تو بسبب انواع آلام
وہموم اور مکروہات وغموم کے محزون ومغموم متالم ومہموم اُٹھتا ہی اور حزن
وملال اُسکا بجا ہی اسواسطے خداوند حمید نے تہدید وتوعید فرمائی ہی کہ ہر شخص وارد
دار البوار ہوگا اور یہ وعدہ نہین فرمایا ہی کہ جہنم سے رستگار ہوگا مگر متقی وپرہیزگار
متورع وابرار بالضرور رستگار ہوگا اور یہ اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ کے جسمین
حق تعالی نے فرمایا ہی وان منکم الا واردھا کان علے ربک حتما مقضیا
ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا پس مومن کو کیونکر یقین
ہوسکتا ہی کہ ہم منجملہ ابرار واخیار اور اصحاب تقوی شعار ہین بدین وجہ وہ
ہمیشہ غمناک وغمگین رنجور وحزین رہا کرتا ہی علاوہ اسکے انواع رنج وملال
صنوف کلال ووبال الوف تشتت وبلبال وفور زحمت ونکال ہجوم اختلال
احوال مین مبتلا رہا کرتا ہی جس سے دل پژمردہ خاطر افسردہ زندگی سے آزردہ
غم وغصہ سے گلو فشردہ رہتا ہی اُسکی مظلومی مین کوئی مددگاری رنج ومصیبت
کوئی غمخواری نہین کرتا ہی پس ہمیشہ دنیا مین مصائب روزگار سے دلفگار امراض

وآزارے خستہ وزار تعاقب لیل ونہارے اسیر ادبار کاہش اغیار سے بر اضطراب
واضطرار رہا کرتا ہی لیکن ہر حال مین امیدوار اجر وثواب طلبگار خوشنودی رب
الارباب رہتا ہی بدینوجہ ہر گاہ اس دار فنا سے نعمت اور سراے بیوفا سے رحلت
کریگا تو انتہاے عظیم کرامتہاے جسیم نعمتہاے فخیم سرنتاے بہشت نعیم تقرب درگاہ
خداوند کریم پاویگا۔ ابوذر کوئی عبادت خدا کے نزدیک طول حزن ومصیبت سے
خوشتر اور صبر رنج ومحنت سے بہتر نہین ہی۔

روایت

روایت وصف دار دنیا

روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے حال ووصف دنیا دریافت کیا
حضرت نے فرمایا ما اصف لک من دار من صح فیہا امن ومن سقم
فیہا ندم ومن افتقر فیہا حزن ومن استغنی فیہا فتن فی حلالہا
حساب وفی حرامہا عقاب۔ یعنے کیا وصف بیان کرون اس دار
ناپائدار سراے عبرت آثار کا جسمین انسان صحت وعافیت پاتا ہی تو مرنے سے
غافل ہوکر بکمال اطمینان واسطے ہمیشہ کے موت سے امن وامان تصور کرتا ہی اور
اگر بیمار وسقیم مبتلاے درد الیم ہوتا ہی تو نادم وپشیمان ہوکر افسوس کرتا ہی کہ
مفت ایام صحت کو برباد اور اوقات عزیز کو نقصان وکساد کیا اور اگر فقیر
ونادار ہوتا ہی تو شبانروز فکر وپریشانی مین اندوہناک ہر وقت نشتر غم سے
سینہ چاک رہتا ہی اور اگر مال ودولت حاصل ہوتا ہی تو بادۂ کبر وغرور سے
مدہوش فتنہ وشرور سے بدمست طغیان سو فور سے باجوش وخروش ملاعب
وملاہی سے ہم آغوش ہوجاتا ہی اس دار عاجل مین ہر طرح سے قیام مشکل ہی
کیونکہ حلال دنیا مین حساب ہوگا اور حرام دنیا مین عذاب ہوگا پھر ایسے
مقام کا کیا حال بیان کیا جاوے۔

روایت

منقول ہی کہ شہریار کشور دنیا و دین تاجدار علم و یقین حضرت امیر المومنین امام المتقین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہی یا دنیا یا دنیا الیک عنی ابی تعرضت ام الی تشوقت لاحان حینک ھیھات غری غیری لاحاجة لی فیک قد طلقتک ثلثا لارجعة فیھا فعیشک حقیر وخطرک یسیر واملک قصیر اٰہ من قلة الزاد وطول الطریق وبعد السفر یعنے اے دنیاے غدار عجوزۂ مکار پیرہ زالی مردار شوہر کش خونخوار میرے پاس سے دور ہو خواہ تو مزاحمت و غمازی سے چاہے کہ کمند مکر و فریب مین مجھکو اسیر اد بار کرے خواہ مشتاقانہ عشوہ پردازی و کرشمہ سازی سے چاہے کہ دام محبت و الفت مین مجھکو گرفتار کرے لیکن کسیطرح سے وقت وصال و ہم آغوشی اور موقع ہمکناری و ہمدوشی مجھکو نصیب نہوگا ہر طرح سے ہمارا اور تیرا وفاق و وصال ناممکن و محال ہی بس میرے پاس سے دور ہو اور اس دام مکر و تزویر مین جاکر غیرون کو اسیر کر مجھکو تیری مواصلت کی کوئی حاجت اور کسیطرح سے رغبت صحبت یا موانست نہین ہے اور ہر گاہ مین نے تجھکو تین مرتبہ طلاق دیا ہی تو ہمیشہ کے واسطے تجھسے افتراق ہوگیا ہی میری آنکھون مین عیش و عشرت تیرا ذلیل و حقیر اور قدر و منزلت تیری قلیل و یسیر اور آرزوے مواصلت تیری کوتاہ و قصیر ہی آہ آہ کسقدر زاد راہ قلیل اور راہ عدم دراز و طویل اور زمان مسافرت و رحیل کسقدر بعید و غویل ہے۔

روایة فیھا درایة

منقول ہی کہ قاضی شریح نے ایک مکان خرید کیا اسّی دینار سُرخ زر ثمن ادا کیا اور قبالۂ مکان بگواہی گواہان سجل کیا۔ یہ خبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو

پہونچی حضرت نے قنبر کو بھیجکر قاضی شریح کو طلب فرمایا جب قاضی شریح باریاب
خدمت فلک جناب ہوا تو حضرت نے خطاب کیا کہ ای شریح تونے کوئی مکان
باداے زر ثمن خرید کیا ہی اور قبالہ مکان بشہادت شہود مسجل و مکمل کیا ہو اُسنے
عرض کیا کہ ہان حضرت نے فرمایا یا شریح اتق اللہ سیاتیک من لاینظر
فی کتابک ولایسئل عن بینتک حتے یخرجک من دارک شاخصا
ویسلمک الی قبرک خالصا یعنے ای شریح براہ تقوی و پرہیزگاری کے
خوف خداوند باری کر کیونکہ عنقریب وہ شخص آویگا جو قبالۂ مکان پر لحاظ
نہ کریگا نہ گواہان دستاویز سے کچھ دریافت کریگا تیری روح کو قالب فانی
اور جسم کو خانۂ خاکی سے نکال دیگا تو آنکھ کھولے دیکھتا رہجائیگا تا اینکہ تجھکو
چند پارچۂ کفن مین مکفون کر کے تنہا قبر تنگ و تاریک مین مدفون کرینگے
اُسوقت تیرے پاس نہ دولت وجاہ ہوگی نہ کوئی عمارت ہمراہ ہوگی فانظر
بلیناک ان لاتکون اشتریت هذه الدار من غیر مالکها ووزنت
مالا من غیر حله فاذا انت قد خسرت الدارین جمیعا الدنیا
والاخرة پس خوف کر کہ مبادا بائع مکان اصل مالک مکان واقعی نہو یا زر ثمن
حلال بوجہ شرعی نہو کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو معاہدۂ بیع سراسر باطل اور خسران
دنیا وعقبا تجھکو حاصل ہوگا- بعد اسکے فرمایا کہ ای شریح اگر وقت خرید مکان
کے ہمارے پاس حاضر ہوتا تو ہم تجھکو ایسی دستاویز لکھا دیتے جسکے دیکھنے سے
وہ مکان بقیمت دو درم سیاہ بھی خرید نہ کرتا- شریح نے عرض کیا کہ ای مولاے
مومنان آپ کیا تحریر فرماتے حضرت نے یہ مضمون ہدایت مشحون ارشاد فرمایا

قبالہ مکان

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما اشتری عبد ذلیل من میت ازعج

بالرحیل اشترے منہ دارًا فی دار الغرور من جانب الفانین
الی عسکر الھالکین یعنے اس دار ناپائدار سراے بے اعتبار کو خرید کیا ہی
اس بندۂ ذلیل وخوار نے اُس بایع بیدار سے جسکی عمر فانی کا دنیا سے انقطاع
اور اساس زندگانی کا اس دار فانی سے انقلاع کیا گیا ہی اور یہ سراے
ناپائدار واقع ہی شہر غدار دنیاے مکار مین مسافت رقبۂ اراضی اور وسعت صحن
مکان خرید کردۂ قاضی یہ ہی کہ جانب اہل فنا و زوال سے اُسکی ابتدا اور
لشکرگاہ اہل انتقال وارتحال تک اُسکی انتہا ہی وتجمع ہذہ الدار
حدودًا اربعۃ فالحد الاول منہا ینتھے الی دواعی الافات
والحد الثانی منہا ینتھے الی دواعی العاھات والحد الثالث
منہا ینتھے الی دواعی المصیبات والحد الرابع منہا ینتھے الی الھوے
المردی والشیطان المغوی وفیہ یشرع باب ہذہ الدار
اور یہ مکان ناچیز و نابود حدود اربعہ ذیل سے محیط ومحدود ہی حد اول دواعی
آفات وبلیات سے ملحق ہی حد دوم دواعی امراض وشدائد کربات سے
ملصق ہی حد سوم الوف آلام وہموم صنوف مصائب وغموم کو شامل ہی
حد چہارم ہوا وہوس نفسانی ومکائد اغواے شیطانی سے متواصل ہی اور
اسی طرف دروازۂ آمد ورفت شہوات نفسانی اور مدخل ومخرج تعینات
زندگانی مفتوح ہوا ہی اشترے ہذا المفتون بالامل من ہذا
المزعج بالاجل جمیع ہذہ الدار بالخروج من عز القنوع والدخول
فی ذل الطلب خرید کیا ہی اس مکان کو اس مفتون آمال وامانی مجنون
لیلاے حرص نفسانی نے اُس وارفتہ دور وزہ زندگانی دل تفتہ قضاے
عمر فانی سے عوض اس زرِ ثمن کے جسکے سبب سے دائرۂ قناعت وادب سے

خارج اور احاطۂ منزلت خواہش وطلب مین داخل ہوگیا فما ادرک ھذا
المشتری من درک فعلے مثلے اجسام الملوک وسالب نفوس
الجبابرہ مثل کسرے وقیصر وتبع وحمیر ومن جمع المال الی المال
فاکثر وبنی فشید ونجد فزخرف وادخر بزعمہ للولد اشخاصھم
جمیعا الی موقف العرض لفصل القضاء قد خسر ھنالک المبطلو
ن
ضمان درک بایع ومشتری یہ ہی کہ اگر احیاناً کوئی دعویدار پیدا ہو اس امر کا کہ بایع نے
بلا استحقاق فروخت کیا اور مشتری نے بغیر حق کے مول لیا تو فیصلہ اسکا پیشگاہ
قاضی یوم القیام مین ہوگا جسنے اجسام سلاطین وحکام اجساد وعظام ملوک
عظام اعضا وجوارح بادشاہان والا مقام کو زیر زمین وحشت ناک کے
تودۂ خاک کردیا اور بڑے بڑے گردن کشان بنی آدم جابران عالم مانند
قیصر روم وتبع وحمیر حاکمان ملک یمن وکسرے بادشاہ اقلیم عجم کو ایک دم
مین ہلاک کردیا جن لوگون نے سیم وزر کا خزینہ اور لعل وگوہر کا دفینہ اور
مال وحشمت کا گنجینہ فراہم کیا ہی اور عمارات رفیعہ کو نقش ونگار بوقلمون سے
مرصع اور مکانات بدیعہ کو فروش زرنگار آلات طلا کار گوناگون سے مرقع
کیا ہی اس امید پر کہ یہ سب اثاث جاہ وحشمت اُنکی اولاد وذریت کے بکار آمد
ہوگا یہ سب لوگ ایک دن عرصۂ محشر مین جمع کیے جاوینگے اور بایع ومشتری
اور دعویدار واسطے فیصلۂ حقوق کے روبروے حضرت عادل قہار حاضر کیے
جائینگے اُسدن جو شخص باطل پر ہوگا اُسکو خسران عاقبت اور نقصان آخرت
حاصل ہوگا شھد علے ذلک العقل ان اخرج من اسر الھوے
ونظر بعین الزوال لاھل الدنیا وسمع منادی الزھد ینادی
فے عرصاتھا ما ابین الحق لذی عینین ان الرحیل احد الیومین

فتزودوا من صالح الاعمال وقربوا الامال بالاجال گواہ صادق اور شاہد واثق اسکا عقل متین اور راے رزین ہی جبکہ قید ہوا و ہوس سے آزاد ہوکر بنگاہ عبرت حال دنیاے خراب آباد پر نظر کرے اور بگوش ہوش صداے منادی زہد و تقوی کو سماعت کرے جسکی نداے عبرت انتما یہ ہی کہ سامنے اولوالالبا کے امر حق ظاہر و آشکار ہی بدرستیکہ دو دن سے ایک دن موت آنے کا دار و مدار ہے یعنے آج مرنا یا کل مرنا ہر فرد بشر کو لازم و سزاوار ہی جبتک کہ یہ عمر ناپایدار اس دار بمدار مین برقرار ہی ہر صبح و شام ہر روز موت کا انتظار ہی پس محاسن افعال و محامد اعمال سے زاد راہ لیلو اور امید ہاے دور و دراز کو خوف آجال سے قطع کردو۔

(۴۴) یا اباذر من اوتی من العلم مالا یبکیہ فحقیق ان یکون اوتی علم مالا ینفعہ لان اللہ تعالی نعت العلما فقال ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیھم یخرون للاذقان سجدا و یقولون سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا و یخرون للاذقان یبکون و یزیدھم خشوعا

(۴۵) یا اباذر من استطاع ان یبکی فلیبک و من لم یستطع فلیشعر قلبہ الحزن و لیتباک ان القلب القاسی بعید من اللہ تعالی و لکن لا یشعرون۔

علم دین مین خضوع و خشوع سے بکا

ای ابوذر جو شخص باوصف علم و عرفان جناب باری کے اُسکے خوف سے گریہ و زاری نہین کرتا گویا اُسکو علم نافع عرفان صانع نہین ہی کیونکہ حق تعالی نے عالمان بر حق کی تعریف عارفان حق کی توصیف اسطرح فرمائی ہی کہ جن لوگون کو قبل نزول قرآن کے علم کتب سماوی دین و ایمان سے آگاہی یا اطلاع بشارت رسالت پناہی حاصل ہی وہ بمجرد سماعت آیات آسمانی اور تلاوت کلام ربانی کے سربسجود گرتے ہین اور

کہتے ہین کہ پاک و پاکیزہ ہی ہمارا پرور دگار اور تمامی عیوب ذاتی و نقائص صفاتی سے برکنار ہی اور جو وعدہ اُسنے ظہور نبوت و بعثت اور اجراے شریعت کا فرمایا تھا وہ پورا ہوا اور جب سر بسجود گرتے ہین یا سماعت قرآن کرتے ہین تو خوف کردگاری سے گریہ وزاری اور تضرع و اشکباری کرتے ہین ای ابو ذر اگر گریہ وزاری ممکن ہو تو گریہ و اشکباری کر اور اگر نہو سکے با قلب حزین و طبع غمگین گریہ وزاری کی صورت بنا کیونکہ قلب قساوت سمور درگاہ احدیت سے مہجور رحمت الٰہی سے دور ہوتا ہی لیکن سنگدلان جاہل اس شرف کامل سے غافل ہین۔

(۴۶) یا ابا ذر یقول اللہ تعالیٰ لا اجمع علے عبد خوفین ولا اجمع له امنین فاذا امننے فی الدنیا اخفته یوم القیامة واذا خافنے فی الدنیا امنته یوم القیامة۔

ای ابو ذر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ بندہ کے واسطے نہ دو خوف جمع کرتا ہون نہ دو امن مجتمع کرتا ہون چنانچہ اگر وہ دنیا مین میرے خوف سے ایمن میرے عقاب سے مطمئن ہی تو اُسکو عقبیٰ مین خائف و ترسان کرونگا اور اگر وہ دنیا مین میرے خوف سے ترسان و لرزان ہی تو اُسکو عقبیٰ مین مستوجب امن و امان مستحق رحمت و غفران کرونگا۔

(۴۷) یا ابا ذر لو ان رجلا کان له کعمل سبعین نبیا لاحتقره وخشے انه لا یخلص شر یوم القیامة۔

(۴۸) یا ابا ذر ان العبد لیعرض علیه ذنوبه یوم القیامة فیقول اما انی کنت مشفقا فیغفر له۔

ای ابو ذر اگر کوئی شخص مثل سفتاد پیغمبران برگزیدہ رسولان خدا رسیدہ کے اعمال و طاعات بجالاوے تاہم اُسکو حقیر اور حقوق الٰہی کے سامنے بے توقیر سمجھے

جو دنیا مین امان مین ہوا اسکو خوف عقبیٰ ہوگا اور وہ ان ہے

کثرت اعمال پر اعتماد نہ کرے گناہ سے ہو خائف رہے

اور ہمیشہ خائف وترسان رہے کہ شرور یوم نشور سے اُسکو رستگاری اور رحمت و مغفرت جناب باری سے کامگاری نصیب ہوگی آی ابوذر روز قیامت گناہان بندۂ گناہگار عاصی بندۂ خطا وار پیش ہونگے پس وہ نادم و شرمسار ہوکر کہیگا کہ مین ہمیشہ گناہان سے خائف وترسان اور اسیدن کے واسطے لرزان و ہراسان رہتا تھا آخرکار وہی وقت اضطرار پیش ہوا پس بدینوجہ قلزم رحمت موجزن ہوگا اور داخل مغفرت جناب ایزد ذوالمنن ہوگا۔

(۴۹) یا اباذر ان الرجل لیعمل الحسنة فیتکل علیها ویعمل المحقرات حتے یاتی الله یوم القیامة وهو علیه غضبان وان الرجل لیعمل السیئة فیخوف منها فیاتی الله امنا یوم القیامة۔

ای ابوذر کبھی انسان اعمال حسنہ افعال صالحہ کرتا ہی اور اُسپر اعتماد تمام اور وثوق تام کرتا ہی اور بدینوجہ ارتکاب گناہان خفیف کو سہل و آسان سمجھتا ہی پس خداوند پاک بروز قیامت اُسپر غضبناک ہوگا اور کبھی انسان گناہ کرتا ہی مگر اُس سے خائف وترسان ہوتا ہی پس بروز قیامت اُسکو عذاب الٰہی سے امن و امان اور عقوبت اُخروی سے اطمینان حاصل ہوگا۔

(۵۰) یا اباذر ان العبد لیذنب ذنبا فیدخل به الجنة فقلت فکیف ذلك بابی انت وامی یا رسول الله قال یکون ذلك الذنب نصب عینیه تائبا منه فارا الی الله تعالی حتے یدخل الجنة یا اباذر ان اول شیء یرفع من هذه الامة الانابة والخشوع حتے لا تکاد تری خاشعا۔

ای ابوذر بندۂ مومن کبھی گناہ کرتا ہی اور بسبب اُسکے داخل بہشت عنبر سرشت ہوتا ہی ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مان باپ میرے تمپر اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ گناہ کرتا ہی لیکن اُسکے ارتکاب سے منفعل و شرمندہ ہوگا و حضرت آفرینندہ

خائف و سر افگندہ ہوتا ہی پس خالق جہان آفرین بسبب اسکے داخل خلد برین فرماتا ہی ای ابوذر سب اعمال جمیلہ سے بیشتر اور افعال جلیلہ سے مقدم تر عمل توبہ و شرمساری رجوع بجناب باری و خوف و خشیت تمہاری جانب آسمان بلند ہوتا ہی تا اینکہ عمل انابت و خشوع صاحب تذلل و خضوع دنیا مین دیکھے گا یہ کہ آسمان برپا ہوگا۔

(۵۱) یا اباذر الکیس من اذاب نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ وھواھا وتمنی اللہ عز وجل الامانی۔

صاحب فراست مومن طاعت گذار ہی اور عاجز جو بیوقوف گناہگار ہی

ای ابوذر صاحب عقل و کیاست اہل فہم و فراست وہ شخص ہی کہ شغل ہای جسمانی طاعات یزدانی مین اپنے جسم کو گداختہ و ژولیدہ اور تحصیل رضاے ربانی مین اپنی جان و دل کو فرسودہ و کاہیدہ کرتا ہی اور واسطے عواقب امور عقبی کے حسنات و طاعات بجالاتا ہی اور اہل عجز و ناتوانی صاحب سفاہت و نادانی وہ شخص ہے کہ جو متابعت ہوا و ہوس نفسانی اطاعت اوامر شیطانی کرتا ہی اور پھر آرزوے خوشنودی ربانی تمناے بہشت جاودانی کرتا ہی حق تعالی فرماتا ہی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی یعنے جو شخص کہ بسبب خوف ربانی کے ہوا و ہوس نفسانی سے گریز زخارف شہوانی و مکائد شیطانی سے پرہیز کریگا جنت ماوا مین اسکا مقام فردوس اعلے مین اُسکا قیام ہوگا۔

(۵۲) یا اباذر والذی نفس محمد بیدہ لو ان الدنیا کانت تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ او ذباب ما سقے الکافر منھا شربۃ من ماء۔

(۵۳) یا اباذر الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیھا الا ما ابتغے بہ وجہ اللہ وما من شیٔ ابغض الی اللہ تعالی من الدنیا خلقھا ثم اعرض عنھا فلا ینظر الیھا حتی یقوم الساعۃ وما من شیٔ احب الی اللہ

مذمت دنیا و زخارف دنیا

عزوجل من ایمان به وترك ما امر به ان یترك۔

ای ابوذر قسم ہی اُس خداوند باعظمت وجلالت کی کہ جان محمدؐ اُسکے قبضۂ قدرت مین ہی کہ اگر عز ووقار دنیاے ناپائدار برابر پرگس ہمقدار وپشہ بیوقار کے ہوتا تو کوئی کافر ایک جرعۂ آب سے بھی سیراب ایک جام سے بھی کامیاب نہوتا لیکن ای ابوذر یہ دنیاے دون اور زخارف دنیاے مفتون اور جو لذائذ نفسانی اسمین مخزون ومشحون ہین سب رحمت خدا سے مطرود وملعون اور عقوبت خدا سے نامصئون وغیر مامون ہین مگر اُسیقدر کہ جسکے ذریعہ سے رضاے الٰہی مطلوب اور جسقدر خدا کے نزدیک محبوب ومرغوب ہو ای ابوذر کوئی شئی خدا کے نزدیک مکروہ ومذموم اور مبغوض وملوم دنیاے مشوم سے زیادہ نہین ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اُسکو پیدا اور اُسکی جانب سے اعراض کیا اور تا روز قیامت اُسپر نظر عاطفت نگاہ مرحمت نہ فرماویگا بلکہ خدا کے نزدیک سب سے محبوب تر متاع ایمان سرمایۂ عرفان وایقان ہی اور پسندیدہ ومرغوب تر تعمیل احکام اور اجتناب معاصی وآثام اور ترک مناہی وازلام ہی۔

(۵۴) یا اباذر ان الله تبارك اوحی الی اخی عیسے یا عیسے لاتحب الدنیا فانی لست احبھا واحب الاخرة فانما ھی دار البقا۔

(۵۵) یا اباذر ان جبرئیل اتانی بخزائن الدنیا علے بغلة شھباء فقال لی یا محمد ھذه خزائن الدنیا ولاینقصك من حظك عند ربك فقلت یا حبیبی جبرئیل لاحاجت لی فیھا اذا شبعت شکرت ربی واذا جعت سالته۔

پیش کرنی خزائن دنیا

ای ابوذر حق تعالی نے وحی فرمائی ہمارے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ ای عیسیٰ دنیاے دنی کو محبوب نہ رکھنا کہ وہ ہمکو مگر وہ نامرغوب ہی اور طالب عقبیٰ رہنا

کہ وہ دار جاودانی اور مقام تقرب یزدانی و تعیشات روحانی ہی ای ابوذر میرے
پاس جبرئیل امین بحکم رب العالمین استر اشہب پر خزائن روے زمین لیکر آئے
اور کہا کہ خزینہ ہاے مال و دولت دفینہ ہاے متاع و ثروت حاضر ہی اور
بسبب اسکے آپکے مرتبہ و رفعت مین انخفاض عزت و عظمت مین انحطاط و
انتقاص نہوگا مین نے کہا ای جبرئیل مجھکو مال و متاع دنیا کی کچھ ضرورت
خزائن سیم و زر دفائن لعل و گوہر کی کچھ حاجت نہین ہی بلکہ مجھکو اسیقدر مطلوب
اور جان و دل سے مرغوب ہی کہ جسوقت حق سبحانہ تعالی اپنے فضل و کرم سے
مجھکو شکم سیر کرے اسوقت اسکے حمد مین تر زبان اور اسکے شکر سے رطب اللسان
رہون اور جسوقت گرسنہ ہون اسوقت اسکی درگاہ احدیت بارگاہ
صمدیت مین طلب کرون اس سے بہتر کوئی نعمت اور اس سے خوشتر
کوئی دولت نہین ہی۔

نیکی عقبا علم دین و ترک دنیا مین ہی

(۵۶) یا اباذر اراد اللہ عز و جل بعبد خیرًا فقہہ فی الدین
و زہدہ فی الدنیا و بصرہ بعیوب نفسہ۔
ای ابوذر جب خداے عز و جل کو منظور ہوتا ہی کہ کسی بندہ کے ساتھ نیکی فرماے
تو اسکو معالم دینیہ معارف یقینیہ کا عارف معائب نفسانیہ سے واقف کرتا ہی
لذائذ دنیاے فانی شہوات نفسانی سے اسکو کارہ و متنفر اسکے عیوب اور
معاصی پر مستبصر کر دیتا ہی۔

ترک دنیا سے حکمت الٰہی حاصل ہوتی ہی

(۵۷) یا اباذر ما زہد عبد فی الدنیا الا انبت اللہ الحکمۃ فی
قلبہ و انطق بہا لسانہ و بصرہ عیوب الدنیا وداءہا ودواءہا
واخرجہ منہا سالمًا الی دار السلام۔
ای ابوذر جو شخص لذات دنیہ شہوات ردیہ تعیشات دنیویہ ہوا و ہوس نفسیہ کو ترک

کرکے زہد و قناعت اور فقر و سکنت اختیار کرتا ہی حق تعالیٰ اُسکے گنجینۂ دل کو
زواہر انوار علم و حکمت سے مشحون اور جواہر اسرار معرفت اُسمین مکنون و مخزون
فرماتا ہی زبان فصیح ترجمان کو قلزم علم و حکمت سے موجزن اور دیدۂ بصیرت کو
سرمۂ ادراک ذمائم ملاذ دنیویہ معائب حظاظ نفسیہ اور امراض شہوات ردیہ
اور معالجات صافیہ و مداوات شافیہ سے روشن کردیتا ہی پس وہ صحیح و سالم
رحلت کرکے بآرام تمام جاگزین دار السلام ہوتا ہی۔

(۵۸) یا اباذر اذا رایت اخاك قد زهد فی الدنیا فاستمع منه
فانه یلقی الیك الحکمة فقلت یا رسول الله من ازهد فی النّاس
قال من لم ینس المقابر والبلی وترك فضل زینة الدنیا واثر
ما یبقی علی ما یفنی ولم یعد غدا من ایامه وعد نفسه فی الموتی
ای ابوذر اگر کوئی برادر مومن تارک الدنیا تجھکو نظر آوے تو اُسکے قول کو دل سے
منظور و مقبول اور اُسکی اطاعت کو اپنا دستور و معمول کر کیونکہ وہ تجھکو بہرہ اندوز
حکمت و ارشاد مالا مال صدق و سداد کردیگا حضرت ابوذر نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ کون شخص زاہد تر اور ترک دنیا مین بہتر سمجھا جاوے حضرت نے ارشاد فرمایا
جو شخص نزول ممات قبور اموات سے اندوہناک وحشت گورستان عبرت
گذشتگان بوسیدگی ابدان سے سینہ چاک رہتا ہی اور زیب و زینت فضول عیش
و عشرت نامعقول کو ترک کرکے لذتہاے فانی سے فرار اور نعمتہاے جاودانی کو
اختیار کرتا ہی اور روز فردا کو اپنی عمر ناپائدار مین شمار نہین کرتا ہی اپنے تئین
گذشتگان عالم اور خفتگان خواب عدم سے برکنار نہین سمجھتا ہی۔

(۵۹) یا اباذر ان الله تبارك وتعالی لم یوح الیّ ان اجمع المال
ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربك وکن من الساجدین واعبد

رہابات حتےٰ یاتیات الیقین۔

اے ابوذر مجھپر کوئی ہدایت ربانی نازل اور کوئی وحی آسمانی واصل نہین ہوئی اس حکم سے کہ متاع مال و دولت اور سامان عیش و راحت حاصل کر بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھکو اس حکم فیض شیم سے مامور اور میرے دل کو اس ہدایت و ارشاد سے معمور فرمایا ہی کہ تسبیح و تہلیل پروردگار حمد و شکر آفریدگار بجالایا کر نماز کردگاری اور طاعت گذاری و شب بیداری اور جبہ سائی و خاکساری مین مصروف رہا کرتا اینکہ تجھپر پیام اجل بالیقین نازل اور تو بجوار رحمت الٰہی واصل ہو۔

ذکر تواضع و خاکساری حضرتؐ

(۶۰) یا اباذر انی البس الغلیظ واجلس علے الارض والعق اصابعے وارکب الحمار بغیر سرج واردف خلفے فمن رغب عن سنتے فلیس منے۔

اے ابوذر مین جامۂ کہنہ و دیرینہ و لباس درشت و پارینہ پہنتا ہون اور فرش خاک پر بے تکلف فرحناک بیٹھتا ہون اور چونکہ نعمت خدا کو عزیز و محبوب اور رزق خدا کو دل و جان سے مطبوع و مرغوب رکھتا ہون تو بعد انفراغ طعام کے ہاتھ چاٹ لیتا ہون تاکہ شست و شو مین تضئیع نعمت الٰہی اور میری جانب سے کوئی بے التفاتی و بے پرواہی نہو اور براہ عجز و انکسار بلا لحاظ عار و شنار پشت برہنہ استر و حمار پر سوار ہو جاتا ہون بلکہ دوسرے شخص کو بھی پس پشت اپنے ردیف وار سوار کر لیتا ہون تاکہ شائبۂ خود بینی و خود ستائی لوث نخوت و خود نمائی غبار غرور و خود آرائی میرے دامن عفت و کمال سراپردۂ قدس و جلال تک نہ پہونچے بس تذلل و انکسار اور تواضع و افتقار میرا افتخار اور زہد و قناعت و غربت و مسکنت میرا شعار و دثار ہے پس جو شخص میری سنت سے کراہت و عدول اور میری طریقت سے نفرت و نکول کرے وہ میری

مال و شرف دوستی کی برائی دین مین

اُمت سے نہین ہے۔

(۶۱) یا اباذر حب المال والشرف اذهب لدین الرجل من ذئبین ضارئین فی زربة الغنم فاغارا فیها حتے اصبحا فماذا ابقیا منها۔

اے ابو ذر محبت مال و دولت اور خواہش جاہ و ثروت دین و دیانت انسان کو معدوم و مفقود اور شرف ایمان و امان کو نیست و نابود کر دیتی ہی جسطرح دو گرگ گرسنہ و درندہ اور دو خونخوار موذی و گزندہ تمام شب گلہ گوسفند مین داخل ہوکر صبح تک ہلاک و مستاصل کر دیتے ہین بس نہ ان دونون کے دندان ستم سے صبح تک کچھ باقی رہتا ہی اور نہ ان دونون کے چنگال تظلم سے کچھ باقی رہتا ہی۔

حکایة فیها عبرة و درایة

حکایت رفیق حضرت عیسیٰ

حدیث مین ہی کہ حب الدنیا راس کل خطیئة یعنے محبت دنیائے زشت انجام منبع جملہ معاصی و آثام منہل خبائث و ازلام ہی چنانچہ حکایت ہی کہ شخص بدسیر رفاقت عیسی علی نبینا و علیہ السلام مین ہمسفر تھا اثنائے راہ مین حضرت نے دو گردہ نان کمر سے نکالکر ایک گردہ نوش فرمایا اور دوسرا گردہ نان بنا بر امتحان اُسی مقام پر چھوڑکر واسطے پانی کے لب دریا تشریف لیگئے جب وہان سے مراجعت فرمائی تو وہ نان پس ماندہ موجود نہ پائی حضرت نے اُس رفیق ناتوفیق سے استفسار فرمایا کہ وہ گردہ نان کیا ہوا اُسنے کہا کہ معلوم نہین حضرت نے سکوت فرمایا اور وہانسے مع رفیق کے تشریف لیچلے ایک صحرا مین دو بچہ آہو نمودار ہوے حضرت نے ایک کو طلب فرماکر ذبح کیا اور چند پارچہ گوشت کا کباب بریان فرماکر مع رفیق کے تناول فرمایا بعد اُسکے حضرت نے فرمایا قم باذن اللہ وہ بچہ آہو زندہ ہوکر چلا گیا حضرت نے فرمایا کہ راست راست بے کم و کاست بیان کر کہ وہ گردہ نان کیا ہوا اُسنے کہا معلوم نہین حضرت اُسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوے درمیان راہ ایک دریا

حائل ہوا حضرت نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سطح دریا سے اسطرح عبور کیا جسطرح سطح زمین
خشک سے مرور کرتے ہین بعد اُسکے حضرت نے پھر استفسار فرمایا کہ وہ گردۂ نان
کسنے لیا اُسنے کہا معلوم نہین بعد اُسکے حضرت نے ایک ریگستان مین جاکر ایک تودۂ
خاک جمع فرماکر ارشاد کیا کن ذہبا باذن اللہ وہ تودۂ خاک بالکل طلاے خالص
و پاک ہو گیا حضرت نے اُسکے تین حصہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ ایک حصہ میرا ہی اور
ایک حصہ تیرا ہی ایک اُسکا ہی جسنے گردۂ نان لیا ہی اُسوقت اُس سیہ بخت وسیہ دلکو
محبت دنیاے عاجل مین تاب صبر و تحمل نہ رہی اور بولا کہ وہ گردۂ نان مین نے
لیا ہی حضرت نے وہ سب طلاے خوش عیار اُس تیرہ بخت زیانکار کے حوالہ کیا
اور اپنی رفاقت کیمیا موہبت و سعادت خدمت بابرکت سے اُسکو جدا کیا اتفاقاً
ایک مقام پر وہ بدنصیب و بدگہر اُس طلاے خالص کو دیکھ دیکھکر خوشنود و شادان
اور اُسکی آب و تاب دلفریب سے فرحان و شادمان ہو رہا تھا کہ اُس مقام مین ناگاہ
دو مسافرون کا ورود ہوا اور دونون یہ طلاے کثیر مال خطیر دیکھکر اُسکے قتل کی
تدبیر مین دست بقبضۂ شمشیر ہوے اُس شخص نے جب اُن دونون کا یہ عنوان اور
اپنے قتل کا سامان دیکھا یہ التجا کی کہ اس مال کی تین حصہ پر قسمت کرو دو حصہ
تم قبول کرو اور ایک حصہ مجھکو عنایت کرو دونون مسافرون نے یہ امر منظور کیا
اور اُسکے قتل سے درگذر کیا لیکن باہمی یہ قرار پایا کہ اُن دونون سے ایک مسافر
جاکر شہر سے کچھ طعام خرید لاوے دوسرا مسافر اُسکی حفاظت فرماوے چنانچہ
ایک مسافر بازار گیا اور اُس بدبخت و شوم نے طعام کو سم قاتل و زہر ہلاہل سے
مسموم کیا اور یہان ان دونون مین یہ مشورہ ہوا کہ جب وہ مسافر کھانا لیکر
حاضر ہو تو اُسکو ہم دونون قتل کرین اور یہ مال باہم تقسیم کرکے ایک ایک حصہ
تسلیم کرین چنانچہ جب وہ طعام مسموم لایا تو اُن دونون جفاکار نے اُس بدبخت

تیرہ آثار کو کشتۂ شمشیر آبدار کیا اور جب یہ طعام مسموم دونون نے کھایا تو ان کمبختون نے بھی ملک عدم کا راستہ لیا چنانچہ وہ تینون حصہ طلائے خوش عیار اور تینون لاشہائے کشتگان دنیائے خونخوار بحالت زار اُس دشتِ وحشت زار مین اُفتادہ تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حوارئین کو ہمراہ لیکر تشریف لائے اور اس حال بد مآل دنیائے غدار سے آگاہ و خبردار فرماکر ارشاد فرمایا کہ ھذہ الدنیا فاحذروھا یعنے اس دنیائے غدار شوہر کش خونخوار سے حذر کرنا لازم و سزاوار ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

(۶۶) قال قلت یا رسول اللہ الخائفون الخاضعون المتواضعون الذاکرون اللہ کثیرا ھم یسبقون الناس الی الجنۃ فقال لا ولکن فقراء المسلمین فانھم یتخطون رقاب الناس فیقول لھم خزنۃ الجنۃ کما انتم حتے تحاسبوا فیقولون بما نحاسب فواللہ ما ملکنا فنجور و نعدل ولا افیض علینا فنقبض و نبسط ولکنا عبدنا ربنا حتے دعانا فاجبنا۔ ابوذر نے عرض کیا کہ یا حضرت جو لوگ خوف پروردگار اور خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت کردگار کرتے ہین اور شبانروز اوراد و اذکار جناب باری اور بندگان خدا سے تواضع و خاکساری کیا کرتے ہین وہی لوگ سب سے پیشتر داخل بہشت ہونگے حضرت نے فرمایا نہین بلکہ وہ لوگ فقرائے مسلمین غربائے مومنین ہین کہ تہیدستی و ناداری مین بھی عبادت جناب باری کرتے ہین پس یہ لوگ سب سے پیشتر گردنہائے مردم پر قدم رکھکر داخل بہشت ہونگے خازنان جنان خدام رضوان کہینگے کہ توقف کرو تاکہ تمھارے ثواب و عقاب اور اعمال نیک و بد کا حساب ہوجاوے پس وہ لوگ جواب دینگے کہ ہمکو کوئی حکومت و سلطنت ملی تھی کہ ہمنے ستمگستری یا عدل پروری کی نہ کچھ دولت و ثروت تھی کہ راہ خدا مین ہمنے بخل و خست کی یا امور خیر مین امساک و خست کی یا امور قبیحہ و خبیثہ پر جسارت یا مصارف

در فضیلت فقرا مومنین

شنیعہ و خسیسہ مین وسعت یا اسراف ماکولات و ملبوسات مین مبادرت کی
بلکہ ہمیشہ ہمیشہ حالت فقر و پریشانی تہیدستی و بے سامانی مین بھی عبادت ربانی
طاعات یزدانی ادا کی تا اینکہ داعی اجل نے پیام رحلت دیا اور ہمیشہ خوشی سے
لبیک اجابت کہا۔

(۶۳) یا اباذر ان الدنیا مشغلة للقلوب والابدان وان اللہ تبارک
وتعالی سائلنا عما نعمنا فی حلالہ فکیف بما نعمنا فی حرامہ۔

(۶۴) یا اباذر انی قد دعوت اللہ جل ثناؤہ ان یجعل رزق من یحبنی
الکفاف وان یعطی من یبغضنی کثرت المال والولد۔

ای ابوذر اشتغال دنیای باطل و لہای انسانی کو شاغل ابدان فانی کو عاطل یاد
الٰہی سے غافل مناہی و ملاہی پر مائل کرتے ہین ای ابوذر جناب رب الارباب
مال دنیا کا ذرہ ذرہ حساب لیگا پس مال حرام کا کیا حال ہوگا بجز اسکے کہ بحساب
عقاب و عذاب و نکال ہوگا اسیواسطے مین نے دعا کی ہی جناب رب العزت سے
کہ ہمارے دوستان باوفا احباب باولا کو اسقدر رزق عطا کرے جو بسر اوقات کو
کافی سد رمق کو وافی ہو اور ہمارے اعادی خصام دشمنان لئام بیدینان نافرجام
کو کثرت اولاد و مال حرام ترقیات جاہ و احتشام سے شاد کام کرے اور
ایک حدیث ہی کہ فی حلالہا حساب وفی حرامہا عقاب یعنے مال حلال مین
حساب ہی اور مال حرام مین عقاب و عذاب ہی۔

روایت

منقول ہی کہ ایک شب ماہ منیر دین مبین حشم و چراغ شرع متین یعنے حضرت
امیرالمومنین علیہ السلام حساب بیت المال مسلمین مین مشغول تھے بعض اصحاب
واسطے مشاورت بیعت کے حاضر خدمت باسعادت ہوے حضرت نے چراغ

مذمت دنیا و نعمتہای دنیا

ذکر زہد حضرت امیر

روشن کو خاموش کر دیا بیٹے عرض کیا اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ مین
حساب مسلمین لکھتا تھا اور بیت المال کے فتیلہ و روغن سے چراغ روشن تھا بس
اگر وہ فتیلہ و روغن اپنی ملاقات مین صرف کرتا تو اسکا جواب و حساب حضرت
رب الارباب کو کیا دیتا اور یہ بھی منقول ہی کہ حضرت ام کلثوم خاتون جنان
شب ضربت واسطے افطار حضرت امیر مومنان کے ایک کاسۂ شیر و قدرے
نمک کو بعدہ اور دو گردۂ نان حاضر لائین حضرت نے فرمایا ای فرزند دلبند کیا
تمکو گوارا ہی کہ روز حساب واسطے سوال و جواب کے دیر تک پیشگاہ حضرت
رب الارباب مین کھڑا رہون بس کاسۂ شیر اُٹھا دیا اور نان جو و نمک سے
افطار فرمایا فاعتبروا یا اولی الالباب۔

(۶۵) یا اباذر طوبی للزاهدین فی الدنیا والراغبین فی الاخرۃ
الذین اتخذوا ارض اللہ بساطًا و ترابها فراشًا و ماءها طیبًا
واتخذوا کتاب اللہ شعارًا و دعاءہ دثارًا یقرضون الدنیا قرضًا۔

(۶۶) یا اباذر حرث الاخرۃ العمل الصالح و حرث الدنیا المال
والبنون۔

ای ابوذر خوشا حال تارکان دنیاے ناپائدار زاہدان عبرت شعار طالبان دار
القرار راغبان رضاے کردگار آرزمندان نیکی آخرت خواہشمندان حسن عاقبت کا
کہ جنھون نے زمین خدا وند رب العالمین کو بساط کامرانی و خاک زمین کو فرش
شادمانی تصور کیا ہی اور پانی کو بجاے خوشبو کے باعث فرحت روحانی زوال
بدبوہاے جسمانی قرار دیا ہی اور صرف فرش خاک اور آب پاک کو باعث حظ
زندگانی خیال کیا ہی تلاوت قرآن مجید قرأت فرقان حمید کو جامۂ آسائش اور
دعا و مناجات کو لباس آرائش سمجھا ہی سلسلۂ محبت دنیا کو مقراض زہد و

قناعت سے پارہ پارہ اور موانست دنیا سے بعزلت گزینی وخلوت نشینی کنارہ کیا ہے
دنیا کو بطور قرض غیرون کو دیا ہی اور اُسکا عوض عقبی مین لیا ہی ای ابوذر زراعت عقبی امور
خیرات ومبرات اور افعال حسنات وطاعات وعبادات ہی اور زراعت دنیا
دولت ومال حشمت واجلال عیال واطفال ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی من کان یرید
ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ یعنے جو شخص کہ ثواب دنیا چاہتا ہے
تو خدا کے پاس ثواب دنیا وآخرت دونون ہین اور فرماتا ہی من کان یرید
حرث الاخرۃ نزوله فی حرثہ ومن یرید حرث الدنیا نوتہ منھا
وماله فی الاخرۃ من نصیب یعنے جس شخص کو زراعت عقبا مطلوب ہی ہم اُسکے
واسطے ثوابہاے فراوان اجرہاے بے پایان مقسوم کرتے ہین اور جس شخص کو زراعت
دنیا مرغوب ہی اُسکو صرف دنیا دیتے ہین اور ثواب عقبا سے اُسکو بے نصیب ومحروم
کرتے ہین۔

(۶۷) یا اباذر ان ربی اخبرنی فقال وعزتی وجلالی ما ادرک
العابدون درک البکاء عندی وانی لابنی لھم فی الرفیق الاعلی
قصرا لا یشارکھم فیه احد۔

ای ابوذر پروردگار نے مجھکو آگاہ وخبردار کیا ہی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عزت وجلال اور
عظمت وکمال کی کہ عابدون نے جو لذت گریہ وزاری مین پائی ہی وہ کسی عبادت
وطاعت گذاری مین نہین پائی ہم اُنکے واسطے بہشت برین مین قصر زرین بنا کرینگے
جہان مقربان جوار رب العالمین جاگزین اعلے علیین ہونگے اُنکے درجۂ جمیل مرتبۂ
جلیل کا کوئی سہیم وعدیل نہوگا۔

(۶۸) قال قلت یا رسول اللہ ای المومنین اکیس قال اکثرھم للموت
ذکرا واحسنھم له استعدادا۔

مدح گریہ وزاری

مدح ذکر موت

ابوذر نے عرض کیا کہ یا حضرت مومنین مین صاحب کیاست و فراست زیادہ ترکون ہے
حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ذکر موت کرتا ہی اور سامان موت کا عمدہ مہیا رکھے۔

(۶۹) یا اباذر اذا دخل النور القلب انفسخ القلب واستوسع۔

(۷۰) قلت فما علامۃ ذلک بابی انت وامی یارسول اللہ قال الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل نزولہ۔

ای ابوذر جسوقت نور عرفان لمعۂ ایمان داخل قلب ہوتا ہی تو قلب مومن وسیع و نورانی مہبط تجلیات ربانی ہوجاتا ہی ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مادر و پدر میرے یارسول اللہ اسکی علامت کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ دار جاودانی سے رغبت کرنا دار فانی سے نفرت کرنا اور نزول قضا اور حلول موت و فنا کا منتظر رہنا سامان دار آخرت اور اسباب زاد آخرت مہیا کرنا نشان قلب نورانی علامت تجلیات یزدانی ہے۔

تنبیہ نبیہ

منقول ہی کہ ایک شخص نے خدمت حضرت ابوذر غفاری مین عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ ہم موت سے متنفر و گریزان ہمیشہ خائف و ترسان رہا کرتے ہین حضرت ابوذر نے فرمایا کہ عمرتم الدنیا وخربتم الاخرۃ فتکرھون ان تنقلوا من عمران الی خراب یعنے تمنے زیب و زینت دنیوی عیش و عشرت ظاہری سے سراے دنیاے فانی کو آباد کیا اور دار باقی و مقام جاودانی کو ویران و برباد کیا پھر کیونکر گوارا ہو کہ عمران و گلستان چھوڑکر خانۂ ویران کیطرف جاؤ۔ عرض کیا کہ پھر بنگام جناب الہٰ مین ہمارا جانا کیونکر ہوگا فرمایا کہ حال قدوم نیکوکار متقی و پرہیزگار مثل مسافر تارک الدیار کے ہی جو بعد مدت دراز محبوب وفادار تک واصل اور

مرد مرحومانہ

سبب خوف موت

دیدار فرحت آثار ملاقات دلدار غمگسار سے اُسکو سرور و استبشار حاصل ہوتا ہی اور حال
قدوم گناہگار مثل غلام گریختہ و بدکار بندۂ مجرم و خطا وار کے ہی جو سلاسل مذلت و فضیحت
مین گرفتار ہو کر آقا کے سامنے خائف و شرمسار حاضر ہوتا ہی راوی نے عرض کیا کہ پھر
ہمارا مآل اور نتیجہ احوال بپیش خداوند ذو الجلال کیا ہوگا فرمایا کہ قرآن مجید اور فرقان
حمید سے دریافت کرلو حق تعالے فرماتا ہی انّ الابرار لفی نعیمٍ و انّ الفجّار لفی
جحیمٍ یعنے نیکوکار داخل بہشت نعیم ہونگے اور بدکار داخل نار جحیم ہونگے راوی نے
کہا کہ پھر رحمت خدا کہان ہی حضرت ابوذر نے فرمایا انّ رحمۃ اللہ قریبٌ من المحسنین
اور کتاب خصال مین منقول ہی کہ ایک شخص نے خدمت امام بحق ناطق حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ کیا سبب ہی کہ ہمکو موت و قضا مکروہ و ناگوار
اور قضائے نہایت خوف و فرار ہوتا ہی حضرت نے فرمایا تو مالدار ہی اُسنے کہا کہ ہان حضرت نے
فرمایا کہ کچھ سامان عاقبت اور زاد راہ آخرت بھیجدیا ہی اُسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا
فمن ثمّ لا تحبّ الموت بس یہی سبب ہی کہ موت سے گریزان اور سفر آخرت سے
ترسان رہتا ہی واضح ہو کہ خوف ممات و اندیشۂ زوال حیات اکثر اوقات
و اغلب حالات بسبب اشتغال ملاہی و منہیات و ارتکاب معاصی و سیئات
و انغماس تلذذات و تعیشات و انہماک رذائل افعال و خبائث صفات زیادہ تر
ہوتا ہی چنانچہ وجوہ مذکورہ مع دیگر وجوہ مخاوف و اہوال نزول قضا و حلول
آجال اور اندیشۂ فنائے ارواح و دغدغۂ انعدام اشباح وغیرہ اقل الانام نے
بتفصیل تمام و توضیح تام کتاب بشارات غیبیہ معاودات لاریبیہ مطبوعہ سنہ ۱۲۹۶
ہجری مین بیان کیے ہین من شآء فلیرجع الیہ۔

(۱۷) یا اباذر اتق اللہ ولا ترى الناس انک تخشے اللہ فیکرموک
وقلبک فاجرٌ۔

اے ابو ذر خوف جناب باری اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کر اور زنہار ایسا نہ کر کہ
لوگون کے دکھانے کے واسطے اظہار کر کہ ہم خوف خدا کرتے ہین دل تو تیرا گناہگار
اور ریاکار ہو اور ظاہر مین اپنی عزت بڑھانے کے واسطے تقوی و تقدس کا اظہار ہو

تنبیہ بنیہ۔

واضح ہو کہ ریا و سمعت ایک صفت ذمیمہ شرک خفی ہی جسطرح بت پرستی صفت لئیمہ
شرک جلی ہی اسمین انسان کے واسطے عبادت کیجاتی ہی اُسمین اصنام کے واسطے عبادت
کیجاتی ہی حق تعالی فرماتا ہی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحا و لا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا یعنے جو شخص امیدوار لقاے رحمت کردگار خواستگار جوار قدرت
پروردگار ملاقات خاصان آفریدگار ہو اُسکو چاہیے کہ خالصًا لوجہ اللہ عبادت کرے
کسیکی شراکت نہ کرے حدیث مین وارد ہوا ہی کہ من صلے صلوۃ یرائی بہا الناس
فقد اشرک یعنے جو شخص نماز پڑھے لوگون کے دکھانے کے واسطے تو اُسنے شرک خفی کیا ہے
پس جسطرح سے شراب ظاہر مین با آب و تاب ہی اور باطن مین بے آب اسیطرح
عبادت ریا و سمعت ظاہر مین خوشنما و پر صواب ہی اور باطن مین بے ثواب چنانچہ
مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کل ریاء شرک
فمن عمل للناس کان ثوابہ علے الناس و من عمل اللہ کان ثوابہ علے اللہ
یعنے ہر ریا شرک خفی ہی پس جو شخص انسان کے واسطے عبادت کرتا ہی اُسکا ثواب انسان پر
ہے اور جو شخص خدا کے واسطے عبادت کرتا ہی اُسکا ثواب خالق حنان پر ہی جناب
رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہی کہ روز قیامت اہل ریا سے خطاب ہوگا کہ اذہبوا
الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا ہل تجدون عندہم
ثواب اعمالکم یعنے جاؤ تم اُنھین لوگون کے پاس جنکے دکھانے کے واسطے
عبادت کرتے تھے پس دیکھو جا کر کہ اُنسے ثواب اعمال کیا ملتا ہی اور اہل ریا کی

شان مین حق تعالی فرماتا ہی اولئك الذین لیس لهو فی الاخرة الا النار وحبط ما صنعوا فیها وبطل ما كانوا یعملون یعنے اہل ریا کے واسطے کوئی ثواب آخرت بجز آتش سوزان قیامت اور خسران عاقبت نہین ہی اور اعمال وطاعات اُنکے درجۂ قبول سے ہابط وحابط اور حصول اجر وثواب سے عاطل وساقط ہین۔

(ح ۲) یا اباذر لیكن لك فی كل شیٔ نیة حتے فی النوم والاكل۔

ای ابوذر ہر فعل مین نیت ثواب اور ہر شئ مین رضاے رب الارباب ملحوظ ومکنون رکھنا چاہیے تا آنکہ آب وطعام سے غرض اصلی یہ تھی کہ واسطے عبادت ملک العلام کے قوت وطاقت بخشے اور خواب وآرام سے مطلوب قلبی یہ ہی کہ واسطے عبادت خالق انام کے آسائش وراحت بخشے۔

(ح ۳) یا اباذر لیعظم جلال الله فی صدرك فلا تذكره كما یذكره الجاهل عند الكلب اللهم اخزه وعند الخنزیر اللهم اخزه۔

ای ابوذر عظمت وجلال قہاری جبروت وکمال جباری سطوت وجمال جناب باری سینۂ صفا گنجینہ مین ملحوظ رکھنا اور ذکر اقدس جناب باری آداب وتعظیم اور باعزاز وتکریم کرنا نہ مانند جاہلان ناشناس غافلان خدا ناشناس کے کہ سگ ناپاک کو دیکھا تو کہنے لگے کہ خداوندا اسکو ذلیل وخوار کر اور خوک زشت ناک کو دیکھا تو کہنے لگے کہ خداوندا اسکو ذلیل وخوار کر بس یہ قول فضول ومہمل بے حاصل اور ذکر خداے عز وجل مقام نامناسب مین کرنا محض لاطائل ہی اُسکے نزدیک ذکر خداوند عالم دل ایک مشغلہ بیحاصل اور شغل فضول شاغل اور فعل باطل وعاطل ہی

(ح ۴) یا اباذر ان لله ملائكة قیاما من خیفته ما رفعوا رؤسهم حتے ینفخ فی الصور النفخة الاخرة فیقولون جمیعا سبحانك وبحمدك ما عبدناك كما ینبغی لك ان نعبد ولو كان لرجل عمل سبعین نبیا

لا ستقل عملہ من شدۃ ما یرے یومئذٍ ولو انّ دلوا صبّ من
غسلین فے مطلع الشمس نغلت منہ جماجم فی مغربہا ولو زفرت
جہنم زفرۃ لم یبق ملک مقرب ولا نبیٌ مرسل الاخر جاثیا لرکبتہ
یقول رب نفسی حتے یلنسی ابراھیم اسحاق علیہما السلام یقول یا ربّ
انا خلیلک ابراھیم فلا تنسنے ۔

یعنے ای ابو ذر ایک جماعت ملائکہ جلیل مشغول تسبیح و تہلیل مصروف عبادت حضرت
رب جلیل ہین کہ روز پیدائش اور وقت وجود آفرینش سے ابتک بکمال تضرع
وخضوع عبادت حضرت ربانی مین آمادہ و شبانروز با خلاص و خشوع طاعت
جناب سبحانی مین ایستادہ ہین خوف کوکبۂ جبروت و جلال خشیت و دبدبہ کمال
حضرت ذوالجلال سے ابتک سر نہین اٹھایا ہرگاہ حضرت اسرافیل بحکم خداوند
جلیل صور پھونکینگے تو نفخۂ اولی مین وہ فرشتگان باری سر تسلیم و خاکساری اٹھاکر
بالحاح و زاری جناب باری مین عرض کرینگے کہ خداوندا ہم تجھکو تمامی عیوب ذات
و نقائص صفات سے پاک و پاکیزہ جانتے ہین اور تمامی نعمات کا شکر و حمد ادا
کرتے ہین اور بزبان عجز و انکسار اعتراف و اقرار کرتے ہین کہ جس عبادت
و بندگی طاعت و سرافگندگی کا تو سزاوار ہے اسکی بجا آوری سے ہم بندگان
گناہگار سراپا تقصیر وار سراسر نادم و شرمسار تیرے عفو و رحمت کے امیدوار
تیری مغفرت کے طلبگار تیری بخشش کے خواستگار ہین پس وہ روز ایسا ہولناک
ہوگا کہ اگر کسی شخص نے نیکو انبیاے اصفیا صاحبان ولایت و اصطفا کے برابر
اعمال کیے ہونگے تو وہ بھی اپنے اعمال کو بسبب شدائد احوال اور مخاوف
و اہوال کے خفیف و حقیر نہایت حقیر و بے توقیر سمجھے گا اور اگر آب غسلین
یعنے چرک و ریم اہل جہنم جو دیگہاے آتشین مین جوش کھاتا ہے اسکا ایک دلو

ذکر عبادت ملٰئکہ کرام و خوف یوم القیام

جانب مشرق ڈالا جاوے تو اہل مغرب کے مغز ہاے سر بسبب فرط حرارت کے جوش کہا جاوین اور اگر ایک صداے خروش جہنم بلند ہو تو جملہ ملائکہ مقربین انبیاے مرسلین زانو کے بھل گر پڑین اُس روز ہر ایک کی زبان پر نفسی نفسی کا شور ہوگا تا آنکہ حضرت ابراہیم خلیل اپنے فرزند جلیل حضرت اسحٰق کو فراموش کرینگے اور عرض کرینگے کہ ای خداوند جلیل مین تیرا بندہ ابراہیم خلیل ہون مجھکو اپنی رحمت سے فراموش نہ کر

صفت حوریان بہشت

(٧٥) لوان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت من سماء الدنيا فی ليلة ظلماء لاضاءت لها الارض افضل مما يضيء بالقمر ليلة البدر ولوجد ريح نشرها جميع اهل الارض ولوان ثوبا من ثياب اهل الجنة نشر اليوم فی الدنيا لصعق من ينظر اليه وما حملته ابصارهم۔

ای ابوذر اگر ایک حور عدیم المثال اپنا چہرۂ باحسن وجمال اور نور طلعت باکمال آسمان اول سے دکھا دے تو اُسکے حسن ضیا بار سے شب تیرہ و تار مانند شب مہتاب روشن و پر انوار ہو جاوے اور اُسکی بوے مشکین و شمیم زلف عنبرین و نکہت جسم نازنین سے تمام روے زمین معطر و مشکبار ہو جاوے اور اگر ایک حلۂ زرنگار جامۂ فاخرہ مرصع کار بہشت عنبر سرشت کا اہل دنیا کو دکھایا جاوے تو کوئی آب مشاہدۂ آب و تاب نہ لاوے اور اُسکے لمعان نور و ضیا سے غش کھا کر بیہوش ہو جاوے۔

خاموشی و عبرت تین مقام پر

(٧٦) یا اباذر احفظ صوتك عند الجنائز وعند القتال وعند القرآن

(٧٧) یا اباذر اذا اتبعت جنازة فليكن عملك فيها التفكر والخشوع واعلم انك لاحق به۔

ای ابوذر تین مقام مین بجز ذکر خالق انام کے کلمہ و کلام نہ چاہیے اوّل وقت مشایعت جنازہ مردگان دوم وقت جہاد دشمنان سوم ہنگام تلاوت قرآن

ای ابوذر اگر کسی جنازہ کی مشایعت کرنا تو تین امر کی مواظبت کرنا پہلے فناے دنیاے ناپائدار اور انقضاے عمر بیدار پر حسرت اور بے ثباتی روزگار بے اعتبار عبرت کرنا دوسرے تواضع و خشوع اور فروتنی و خضوع کے ساتھ جانا تیسرے یہ سمجھنا کہ ہم بھی عنقریب اموات سے ملحق و کنار قبر سے ملصق ہونے والے ہین۔

(۷۸) یا اباذر اعلم ان فیکم خلقین الضحک من غیر عجب والکسل من غیر سہو۔

ای ابوذر تم لوگون مین دو خصلت مذمومہ دو عادت مذمومہ لائق پرہیز قابل گریز ہین (۱) عبث عبث خندہ زن ہونا اور ناحق قہقہہ لگانا یعنے مومن کو جب موت پیش نظر ہی تو وہ خوشحال کیونکر ہوگا اور جب اپنے گناہون پر نادم ہی تو وہ متبسم کیونکر ہوگا اور جب عظمت الٰہی کا متذکر ہی تو پھر متکبر کیونکر ہوگا اور جب عبرت دنیا مین متفکر ہی تو اسکو انبساط خاطر کیونکر ہوگا کیونکہ خصلت خندہ زنی و عادت قہقہہ زنی اکثر بسبب استیلاے جہالت و بطالت یا تسلط کبر و نخوت یا طغیان استغنا و غفلت کے ہوتی ہی (۲) خصلت مذمومہ یہ ہی کہ اداے عبادات و طاعات مین عمداً تکاسل اور اکتساب خیرات و مبرات مین تغافل اور بجا آوری واجبات و مسنونات مین تکاہل کرنا چنانچہ یہ سجیہ مرضیہ ثمیمہ ردیہ اکثر اوقات موجب فوت اوقات و تاسف حالات و فقدان امور خیرات و ندامت مافات ہی کبھی پیام موت نازل ہو جاتا ہی کبھی کوئی امر مانع و حائل ہو جاتا ہی جس سے توبت اداے خیرات بجا آوری عبادات نہین آتی ہی اور انکی وجہ سے متاسف و متاثر و متلہف و متحسر رہجاتا ہی۔

(۷۹) یا اباذر رکعتان مقتصدان فی تفکر خیر من قیام لیلۃ والقلب ساہ

ای ابوذر دو رکعت نماز متوسط المقدار جسمین نہ طول ممل ہو نہ اختصار مخل ہو اخلاص

یا اباذر اعلم ان فیکم خلقین الضحک من غیر عجب والکسل من غیر سہو
دو عادت ہیں خندہ و کسل

دو رکعت نماز متوسط بہتر ہی

وحضور قلب کے ساتھ بجالانا بہتر ہی اُس شب بیداری اور طاعت گذاری سے جس مین
طبیع ساہی قلب لاہی خیالات واہی ہو۔

(۸۰) یا اباذر الحق ثقیل مر والباطل خفیف حلو ورب شہوۃ ساعۃ
تورث حزنا طویلا۔

ای ابوذر امر حق لوگون پر گرانبار اور ہر ایک کے خاطر کو تلخ وناگوار ہوتا ہی اور امر
باطل سہل وخوشگوار معلوم ہوتا ہی اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ انسان ایک ساعت
کے واسطے حظ نفسانی سے محظوظ لذات فانی سے متلذذ و مسرور ہوتا ہی مگر اُسکے سبب سے
ہمیشہ کے واسطے مصائب طولانی عقوبات ربانی آلام روحانی عذاب جاودانی
مین ماثور ومحصور ہوجاتا ہی۔

(۸۱) یا اباذر لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یری الناس فی جنب اللہ
امثال الاباعر ثم یرجع الی نفسہ فیکون ہو احقر حاقر لہا۔

ای ابوذر مسالم دینیہ مین صاحب بصیرت معارف یقینیہ مین صاحب خبرت اُسوقت تک
کامل نہین ہوسکتا جبتک کہ مقابل عظمت وجلال کردگاری قدرت وکمال پروردگار
کے لوگون کو مانند شتران بے مہار کے نہ شمار کرے کیونکہ اُنکو مثل بہایم ووحوش کے
قبول طاعات وعبادات عطاے حسنات ومثوبات مین کچھ اختیار یا خلق ورزق
ذیحیات موت وحیات مخلوقات پر کچھ اقتدار نہین اور ہرگاہ خداوند کردگار خالق
آفریدگار قادر ومختار قہار وجبار رحیم وغفار ہی تو لوگون کا کسی شخص کی عبادت کو دیکھکر
رضامند ہونا یا نہونا بیکار ہی اور پھر جب تونے لوگون کو سبکسار تصور کیا تو پھر بعد
اُسکے اپنے تئین سب سے بدتر وسبکسار سب سے زیادہ تر ذلیل وخوار حقیر وگناہگار
تصور کرنا چاہیے۔

(۸۲) یا اباذر لا تصیب حقیقۃ الایمان حتی تری الناس کلہم حمقی فی

دینھو عقلاًفی دنیاھو۔

ای ابوذر حقیقت ایمان سے بہرہ اندوز اصلیت عرفان سے دل افروز نہو گا جبتک کہ تمامی اہل دنیا اور صاحبان نفس وہوا کو یہ نہ سمجھے گا کہ یہ لوگ امور دین مین احمق و بیوقوف اور امور دنیا مین حکیم و فیلسوف شہوات و لذات مین بعقل و تدبیر موصوف ہین پس اُنکی رضامندی تیری عبادات یا تحصیل سعادات یا اکتساب مثوبات مین بے سود اور اُنکی عقل و تدبیر تیری نجات اور مخاوف حیات و ممات اور رفع عقوبات وحفظ ہلکات و درکات کے واسطے نابہبود ہی۔

(۸۳) یا اباذر حاسب نفسک قبل ان تحاسب فھو اھون لحسابک غدا وزن نفسک قبل ان توزن وتجھز للعرض الاکبر یوم تعرض لا تخفی علی اللہ منک خافیۃ۔

ای ابوذر قبل اسکے کہ روز قیامت تیرے اعمال صالحہ و افعال قبیحہ کا حساب کیا جاوے تو خود اپنے اوقات زندگانی اور حالات عمر فانی اور اعضا و جوارح جسمانی و مال و متاع فانی کا حساب کر کہ کس کس چیز مین صرف کیا اور کس کس کام مین لایا اور ہر روز اپنے نفس سے محاسبہ کر کہ کسقدر حسنات اور کسقدر سیئات تجھ سے صادر ہوے اور جبکہ تو نیکی کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا ہی اور بسبب نیکی کے داخل بہشت نعیم ہوگا اور بدی کے واسطے پیدا نہین ہوا اور بسبب بدی کے داخل نار جحیم ہوگا تو ہر وقت اپنے نفس عزیز کے ساتھ مقابلہ اور مجادلہ و مقاتلہ کر تا کہ خواہی نخواہی طرف نیکی کے رجوع کری یہ کہ مثل اسپ شریر سرکش کے بے لگام چھوڑ دیا جاوے اور چاہہاے ضلالت و مغاک ہاے غوایت مین گرا کر ہلاک کرے پس تو اپنے نفس دنی اور طبع ردی کی نیکی و بدی کو وزن کر اور عیب و صواب افعال و احوال اور نقص و کمال اعمال و افعال کو میزان عدل مین سنجیدہ کر کیونکہ بعد اسکے ایکدن تیرے اعمال و افعال خداوند ذوالجلال کے

اہل دنیا امور دنیا مین عاقل اور امور دین مین احمق ہین

اپنے نفس کا اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے

سامنے میزان عدل مین وزن کیے جاوینگے اور واسطے روز قیامت کے حیا داآمادہ
رہ کہ اُس روز تیرے اعمال و افعال پیشگاہ حضرت ذوالجلال مین عرض کیئے جاوینگے
جسکے سامنے کوئی راز نہان و عیان مخفی و پنہان نہین رہ سکے گا۔

(۸۴) یا اباذر استحی من الله فانی والذی نفسی بیدہ لاظل حین اذھب
الی الغایط متقنعاً بثوبے استحی من الملکین الذین معی۔

ای ابوذر خدا سے شرم و حیا کر کہ وہ ہر حال سے آگاہ و خبیر ہر امر کا ناظر و بصیر ہے
اور ہر گاہ وہ تیرے عیوب ظاہریہ سے خبردار نقائص باطنیہ اُسپر آشکار ہین تو
ارتکاب مناہی اشتغال ملاہی مین شرم و حجاب اختیار کر چنانچہ قسم بجناب احدیت
کہ میری جان اُسکے قبضۂ قدرت مین ہی کہ مین جسوقت بیت الخلا جاتا ہون توبسبب
شرم و حجاب دونون فرشتون کے مقنع و نقاب سے سر و رو کو چھپا لیتا ہون پس اگر
عیوب ظاہریہ کثافات بدنیہ مین شرم و حجاب سزاوار ہی تو عیوب باطنیہ کثافات
قلبیہ خباثات طبعیہ سے شرم و حجاب بطریق اولی درکار ہی۔

(۸۵) یا اباذر اتحب ان تدخل الجنۃ قلت نعم فداك ابی و اُمی
قال فاقصر من الامل واجعل الموت نصب عینك واستحی من الله
حق الحیاء قال قلت یا رسول الله کلنا نستحی من الله قال لیس کذلك
الحیاء ولکن الحیاء ان لاینسے المقابر والبلے والجوف وما وعی والراس
وما حوی ومن اراد کرامۃ الاخرۃ فلیدع زینۃ الدنیا فاذا کنت
کذلك اصبت ولایۃ الله۔

ای ابوذر تیری خواہش ہی کہ تو داخل جنان شرف اندوز ریاض رضوان ہووے
ابوذر نے عرض کی کہ ہان فدا ہون پدر و مادر میرے آپ پر حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواہش ہے
تو آرزوہاے دور و دراز حرص و آز دنیاے فتنہ پرداز عیش و عشرت نفس شعبدہ باز سے

احتراز کر اور ہر وقت خوف نزول موت و قضا امید حلول فوت و فنا کو پیش نظر مکنون
خاطر رکھ اور حضرت رب العلا سے جو حق حیا ہی ویسا ہی حیا کر ابو ذر نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ ہم سب خدا سے حیا کرتے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہین ہی بلکہ
آفریدگار سے جو حیا کرنا سزاوار ہی وہ یہ ہی کہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک دن قبر مین جانا ہی
اور جسم کو بوسیدہ و خاک ہو جاتا ہی اور اعضاے جسمانی کو منہیات ربانی اور حواس
ظاہری و باطنی کو ممنوعات ایمانی و محرمات قرآنی سے باز رکھنا چاہیے یعنے شکم کو خبائث
طعام و فروج کو امور حرام اور دل کو ارادات لئام اور نفس کو شہوات نافرجام
اور چشم کو نظر حرام اور گوش کو استماع فحش و دشنام اور زبان کو کلام عقوبت انجام سے
محفوظ رکھنا چاہیے اور جس شخص کو شرف کرامت اُخرویہ اور کمال سعادات عقبا و
تقرب درگاہ الٰہیہ مطلوب ہو اُسکو لازم ہی کہ زخارف لذات دنیویہ زیب و زینت
دار فانیہ شہوات ردیہ نفسانیہ کو ترک کرے اُسوقت شرف ولایت الٰہی سے سرفراز
اور کمال و سعادت نامتناہی سے ممتاز ہوگا۔

(۸۶) یا اباذر یکفی من الدعاء مع البر ما یکفی فی الطعام من الملح۔

ای ابو ذر دعاے حصول مرادات سوال انجاح حاجات درگاہ حضرت مجیب الدعوات
بارگاہ قاضی الحاجات مین بقدر ضرورت ساتھ تقوی و طہارت کے اُسیقدر کافی ہی کہ
جسقدر نمک واسطے طعام کے وافی ہی نہ یہ کہ مثل جہال واہی ساتھ بے پرواہی و قلب
ساہی و طبع لاہی کے ملاعب و ملاہی محارم و مناہی کے واسطے بلا ضرورت داعی دعا
کرے کہ ایسی دعاے نامعقول درگاہ خداوندی مین مستجاب و مقبول نہین ہوتی۔

(۸۷) یا اباذر مثل الذی یدعو بغیر عمل کمثل الذی یرمی بغیر وتر۔

ای ابو ذر جو شخص کہ بغیر اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کے دعا کرتا ہی مانند اُس شخص کے ہی
کہ کمان بے زہ سے تیر لگاتا ہی نہ اسکی دعا کو شرف اجابت حاصل ہوتا ہی اور نہ اُسکا

تیر نشانہ تک واصل ہوتا ہی۔

(۸۸) یا اباذر ان اللہ یصلح بصلاح العبد ولدہ وولد ولدہ ویحفظ فی دویرتہ والدد ورحولہ ما دام فیھم۔

ای ابوذر بسبب تقوی و پرہیزگاری اور صلاح و نیکوکاری کے جناب باری اُسکی اولاد و خاندان اور اہل جوار و ہمسایگان کو آفات و بلیات سے محفوظ او صلاح حال و فلاح مآل و انجاح آمال سے محظوظ فرماتا ہی۔

(۸۹) یا اباذر ان ربک عزّ وجل یباھی الملائکۃ بثلاثۃ نفر رجل فی ارض قفر فیؤذن ثم یقوم ثم یصلی فیقول ربک للملائکۃ انظروا الی عبدی یصلی ولا یراہ احد غیری فینزل سبعین الف ملک یصلون وراہ ویستغفرون لہ الی الغد من ذلک الیوم ورجل قام من اللیل فصلی وحدہ فسجد ونام وھو ساجد فیقول اللہ تعالی انظروا الی عبدی روحہ عندی وجسدہ ساجد ورجل فی زحف فیفر اصحابہ ویثبت وھو یقاتل حتی یقتل۔

ای ابوذر خالق کردگار پروردگار عزیز و بزرگوار ملائکہ سموات سے واسطے تین شخص کے مباہات کرتا ہی (۱) ایک وہ شخص کہ جو تنہا دشت صحرا مین خالصًا لوجہ اللہ اذان و اقامت کے ساتھ نماز و عبادت کرتا ہی پس حق تعالی ملائکہ سے فرماتا ہی کہ دیکھو یہ بندہ نیکوکار صرف واسطے ہماری رضا کے عبادت گذار ہی سوائے ہمارے نہ کوئی دیکھتا ہی نہ کوئی خبردار ہی پس حق تعالی ستر ہزار ملائکہ کو بھیجتا ہی کہ اُسکے پیچھے نماز اور صبح تک اُسکے واسطے استغفار کرتے ہین (۲) دوسرے وہ شخص کہ جو شب بیداری و عبادت جناب باری و طاعت گذاری مین اُسکو بحالت سجود سو جاتا ہی پس حق تعالی فرماتا ہی دیکھو ہمارے بندہ با اخلاص عابد با اختصاص کو

نیکوکاری خاندان و ہمسایہ مین برکت ہوتی ہی

خدا تین شخصون سے مباہات فرماتا ہی

کہ روح اُسکی جانب عالم بالا متصاعد ہی اور جسد اُسکا فرش خاک پر ساجد ہی (۳) تیسرے
وہ شخص کہ جو جہاد خدا مین مشغول کارزار ہوتا ہی اور رفقا اُسکے رو بفرار ہو جاتے ہین
لیکن وہ تن تنہا مصروف جنگ و پیکار ہو کر جان نثار راہ پروردگار ہو جاتا ہی۔

(۹۰) یا اباذر ما من رجل یجعل جبہتہ فی بقعۃ من بقاع الارض الا شہدت لہ بہا یوم القیامۃ وما من منزل نزلہ قوم الا واضح ذلک المنزل یصلے علیہم او یلعنہم۔

ای ابوذر جو شخص جس بقعہ زمین پر عبادت معبود مین سر بسجود ہوگا وہ زمین روز قیامت پیشگاہ جناب احدیت مین اُسکی عبادت کی شہادت دیگی اور جس منزل پر قیام اور جس زمین پر مقام کریگا بعد طلوع صبح کے وہ مقام اُسکے واسطے دعاے خیر کے ساتھ تحسین و آفرین کریگی یا بد دعا کے ساتھ لعن و نفرین کریگی یعنے جیسے اعمال اُسپر کریگا ویسا اُسکے حق مین دعا کریگی۔

(۹۱) یا اباذر ما من صباح ولا رواح الا و بقاع الارض ینادی بعضہا بعضا یا جارتی ہل مر بک ذاکر للہ او عبد وضع جبہتہ علیک ساجدا للہ فمن قائلۃ لا ومن قائلۃ نعم فاذا قالت نعم اہتزت وابتہجت وتری ان لہا الفضل علی جارتہا۔

ای ابوذر ہر صبح و شام بمرور لیالی و ایام قطعات و بقعات زمین باہم دگر ندا کرتے ہین کہ ای ہمسایہ تجھپر کوئی شخص ایسا گذرا ہی کہ جسنے تجھپر کچھ ذکر پروردگار یا سجدہ خالق کردگار کیا ہی بعض کہتے ہین کہ نہین اور بعض کہتے ہین کہ ہان پس جو کہتے ہین کہ ہان تو وہ اپنے فضل و شرف پر افتخار اور بسبب حصول برکت عبادت کے ابتہاج و اہتزاز کا اظہار کرتے ہین۔

(۹۲) یا اباذر ان اللہ جل ثناؤہ لما خلق الارض وخلق ما فیہا من الشجر

مقام سجود روز قیامت گواہی دیگا

مقام عبادت و ذکر بقعہ پر فخر کرتا ہی

برکت اشجار بسبب کلمۂ کفر کے جاتی رہی

لویکن فی الارض شجرة یاتیها بنوادم الا اصالوا بها منفعة فلو تزل الارض والشجر کذلک حتے تکلم فجرة بنی ادم بالکلمة العظیمة قولهم اتخذ الله ولدا فلما قالوا اقشعرت الارض وذهبت منفعة الاشجار۔
ای ابوذر حق سبحانہ تعالیٰ نے جب زمین و درختان کو پیدا کیا تو اشجار و ازہار مین فواکہ واثمار اور منافع بیشمار ہویدا کیا لیکن جس زمانہ سے کہ بنی آدم نے یہ کلام عقوبت انجام مقابل نازیبا و نافرجام نسبت خالق انام کے زبان سے جاری کیا کہ خدا و ندخیر وشر خالق جن وبشر بھی مثل انسان کے صاحب پسر ہی تو اُس زمانہ سے برکت اشجار منفعت اثمار جاتی رہی قال الله تعالیٰ یکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هذا ان دعوا للرحمن ولدا۔

موت مومن پر زمین روتی ہے

(٩٣) یا اباذر ان الارض لتبکی علی المؤمن اذا مات اربعین صباحا۔
ای ابوذر مومن دیندار طاعت گذار کا یہ وقار ہی کہ جب فوت ہوجاتا ہی تو روے زمین اُسکے انقطاع برکت وعبادت بیشمار سے چالیس دن تک بچشم اشکبار زار زار روتی ہے۔

روایت

صفات مومن

حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا کہ صفات مومن کیا ہین حضرت نے فرمایا ٢٠ ہین ١ اداے نماز وعبادت مین مبادرت کرتے ہین ٢ اداے زکوة مین مسارعت کرتے ہین ٣ مساکین کا اطعام کرتے ہین ٤ یتامی پر شفقت واکرام کرتے ہین ٥ جامۂ کہنہ اپنا پاک وطاہر رکھتے ہین ٦ بلباس مردانہ عبادت کرتے ہین ٧ کلام اُنکا صدق وراستی سے مجلا ہوتا ہی ٨ کذب وزور سے مبرا ہوتا ہی ٩ عہد وپیمان مین صاحب مروت ووفا ہوتے ہین ١٠ امانت مین صدق و دیانت کرتے ہین ١١ خلوص دل سے عبادت کرتے ہین

۱۲ واسطے حقوق مردم کے سعی و کوشش کرتے ہین ۱۳ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین ۱۴ دن کو صاحب صیام ہوتے ہین ۱۵ شب کو صاحب قیام ہوتے ہین ۱۶ اہل ہمسایہ کو کوئی آزار نہین دیتے ہین ۱۷ ہمنشین صحبت کا کوئی اضرار نہین چاہتے ہین ۱۸ سلامت روی کے ساتھ راہ چلتے ہین ۱۹ اگر کسی گھر مین جاتے ہین تو بیوہ گان کی دستگیری کے واسطے جاتے ہین ۲۰ مشایعت جنازہ کے واسطے جاتے ہین۔

روایت

منقول ہی کہ ایک شب حضرت امیر علیہ السلام مسجد سے جانب صحراے نجف اشرف تشریف لیچلے اثناے راہ مین دیکھا کہ کچھ لوگ پس پشت حضرت کے ہمراہ ہین حضرت نے فرمایا کہ تم کون ہو عرض کیا کہ ہم شیعہ و غلام آپکے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم مین کچھ علامات شیعیان اور آثار مومنان نہین ہین عرض کیا کہ علامات مومنان و شیعیان کیا ہین حضرت نے فرمایا کہ بسبب شب بیداری کے رخسارے اُنکے زرد ہین اور بسبب گریہ وزاری کے آنکھین اُنکی پر آشوب و پر درد ہین بسبب کثرت نماز کے پشت و کمر خم ہی بسبب کثرت روزہ کے پشت سے پوست شکم ملصق و منضم ہی کثرت دعا و مناجات سے خشک زبان ہین اُنکے سیماے آثار خشوع و خضوع نمایان ہین اور بعض روایت مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین عاشق جناب باری ہون اور عاشق ہمیشہ جویاے رضاے محبوب ہوتا ہی پس اگر تم میرے محبوب کو رضا مند رکھوگے اور طاعت گذاری و فرمانبرداری سے اُسکو خورسند رکھوگے تو مین بھی تمسے راضی رہونگا اور اگر اُسکی اطاعت سے بیزار رہوگے تو مین بھی تمسے برکنار رہونگا۔

روایت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ای جابر جعفی کیا اسیقدر کافی ہی کہ دعوے تشیع اور محبت اہل بیت کرتے ہین واللہ شیعہ وہی ہین کہ جو اطاعت جناب باری

روایت صفات شیعہ

روایت صفات شیعہ

تقوے و پرہیزگاری کرتے ہین ای جابر ہمیشہ سے شناخت شیعیان یہی ہی کہ تواضع
و خاکساری ذکر خداوندباری روزہ و نماز و پرہیزگاری کرتے ہین تکفل احوال ہمسائگان
اعانت غربا و تمہید ستمان تعہد حال یتیمان تفقد احوال خستہ دلان کیا کرتے ہین صدق
و راستی سے کلام اور تلاوت قرآن مدام کیا کرتے ہین دوسرون کے حق مین کلام
نیک انجام کہتے ہین اور اپنے خویش و بیگانہ مین امانت دار ہر نیک و بد کے غمخوار و
مددگار ہوتے ہین جابر نے عرض کیا کہ یہ صفات کریمہ اور فضائل جسیمہ اکثر ابنائے
زمان مین نہین پائے جاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فی الواقع درست ہی کہ ایسے
لوگ کمتر ہین مگر اس خیال سے تو راہ قویم و صراط مستقیم سے درگذر نہ کرنا کیونکہ جو شخص
کہے کہ ہم دوستان علیؑ اور محبان نبی عربی سے ہین لیکن سنت نبوی شریعت مصطفوی
و سیرت مرتضوی سے برکنار ہی تو دعوے محبت و پیروی بیکار ہی پس خوف خداوند
باری اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کرنا کہ مثوبات عقبادی اور نعمات الٰہی سے
کامیاب ہو اسواسطے کہ ہمسے اور تمامی مخلوقات سے کوئی خویشی و قرابت ساتھ
جناب رب العزت کے نہین ہی بلکہ محبوب خدا وہی ہی جو مخالفت الٰہی سے مبرا
ارتکاب مناہی سے معرا تقوی و عبادت سے محلا طہارت و تورع سے مجلا رہے
واللہ کہ تقرب خدا بجز عبادت و اتقا کے حاصل نہین ہوتا اور ہمارے پاس کوئی
برأت نامہ آتش جہنم کا تمہارے واسطے نہین ہی اور نہ کوئی شخص درگاہ جناب
صمدیت مین کوئی دلیل و حجت پیش کر سکتا ہی بلکہ جو مطیع خدا ہی وہ ہمارا شیعہ و دوست
باوفا ہی اور جو معصیت خدا کرتا ہی وہ دشمن اہل بیت و دشمن خدا ہی ہماری
ولایت اور محبت و شفاعت اسیوقت نتیجہ دکھاتی ہی کہ نیکوکاری و پرہیزگاری
اختیار کرے۔

(۴۹) یا اباذر اذا کان العبد فی ارض قفر فتوضأ وتیمم فاذن

واقام وصلے امر اللّٰہ عز وجل الملئکۃ فصفوا خلفہ صفاً لایری طرفاہ یرکعون برکوعہ ویسجدون بسجودہ ویؤمنون علے دعائہ یا اباذر من اقام ولم یوذن لم یصل معہ الا ملکان اللذین معہ۔

ای ابوذر جسوقت بندۂ مومن تنہا بیابان مین با وضو یا تیمم کے اذان و اقامت کے ساتھ نماز خالق بے نیاز ادا کرتا ہی تو حسب الحکم خالق انام ملائکہ کرام پس پشت اسکے صف باندھکر نماز ادا کرتے ہین اور اُس صف طولانی کی ابتدا و انتہا نظر نہین آتی وہ ملائکہ اُسکے ساتھ رکوع و سجود کرتے ہین اور اُسکے دعا پر آمین کہتے ہین ای ابوذر جو شخص کہ اقامت کہے اور اذان نہ کہے تو اُسکے ساتھ وہی دو فرشتے نماز پڑھتے ہین کہ جو اُسکے ساتھ نامۂ اعمال لکھا کرتے ہین۔

(٩٥) یا اباذر ما من شاب یدع للّٰہ الدنیا ولھوھا واھرم شبابہ فی طاعۃ اللّٰہ الا اعطاہ اللّٰہ اجر اثنین وسبعین صدیقاً۔

ای ابوذر جو جوان صالح و پرہیزگار واسطے خوشنودی پروردگار کے لذات دنیاے ناپائدار اور ہوا و ہوس نفس غدار کو ترک کرے گا اور طاعت ربانی مین اپنے ایام جوانی اور شباب زندگانی کو فنا کریگا تو حق سبحانہ تعالیٰ اُسکو برابر بہتر صدیق کے ثواب عطا کریگا۔

(٩٦) یا اباذر الذاکر فے الغافلین کالمقاتل فی الفارین۔

ای ابوذر ذاکر پروردگار درمیان ارباب غفلت شعار کے ایسا ہی کہ جیسا مجاہد جان نثار قاتل کفار درمیان اصحاب فرار او فارین بدشعار کے ہوتا ہی یعنے جسطرح سے مجاہد دیندار صاحب فضائل بے شمار ہی اسیطرح سے ذاکر آفریدگار صاحب درجات عظیم المقدار ہی۔

(٩٧) یا اباذر الجلیس الصالح خیر من الوحدۃ والوحدۃ خیر من

السکوت والسکوت خیر من املاء الشر۔

ای ابوذر ہمنشین نیکوکار اور مصاحب تقوی شعار بہتر ہی تنہائی بیکار سے اور وحدت وخلوت ساتھ اشتغال عبادات واذکار کے بہتر ہی خاموشی بیکار سے اور سکوت وصموت بہتر ہی اقوال باطل ونا سزاوار اور مفسدہ پردازی اشرار سے۔

(۹۸) یا اباذر لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی ولا تاکل طعام الفاسقین۔

ای ابوذر نہ مصاحب وہمنشین بنانا اپنا مگر مومن دیندار کو اور نہ کھانا کھلانا اپنا مگر متقی وپرہیزگار کو اور نہ تناول کرنا طعام فساق وفجار کو۔

(۹۹) یا اباذر اطعم طعامک من تحبہ فی اللہ وکل طعام من یحبک فی اللہ۔

ای ابوذر اپنا طعام اُس شخص کو کھلانا کہ جس سے تو محبت ایمانی واسطے رضاے ربانی کے رکھتا ہو اور تو اُس شخص کا طعام کھانا کہ جو تجھ سے محبت روحانی واسطے خوشنودی یزدانی کے رکھتا ہو نہ وہ شخص کہ جو اغراض نفسانی دنیاے فانی کے واسطے محبت جسمانی رکھتا ہو۔

(۱۰۰) یا اباذر ان اللہ عزوجل عند لسان کل قائل فلیتق اللہ امرء ولیعلم ما یقول۔

(۱۰۱) یا اباذر اترک فضول الکلام وحسبک من الکلام ما تبلغ بہ حاجتک۔

(۱۰۲) یا اباذر کفے بالمرء کذبا ان تحدث بکل ما یسمع۔

(۱۰۳) یا اباذر ما من شی احق بطول السجن من اللسان۔

ای ابوذر حضرت آفریدگار زبان وبیان ہر صاحب گفتار سے آگاہ وخبردار

ہمنشین صالح بہتر ہی خلوت سے وسکوت بہتر ہی کلام بد سے

فاسق کے ساتھ نہ صحبت کرے نہ اوسکا کھانا کھاوے

مومن کو کھلاوے اور فاسق کو نہیں

کلام بقدر حاجت کرے

پس ہر آدمی کو خوف خدا کا خیال مکنون خاطر اور اپنے قول نیک و بد کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیے ای آبوذر کلمات فضول و واہیات اور لغو و خرافات سے گریز اور جو کلام کہ مقدار حاجت اور قدر ضرورت سے زائد ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے ای ابوذر واسطے آدمی کے اسیقدر کذب و دروغ کافی ہی کہ جسقدر سنا ہی اُسیقدر منقول کرے اور اپنی طرف سے کلمات فضول اور فقرات نامعقول اور کلمات مجہول منضم و شمول نہ کرے ای ابوذر کوئی شئی زبان سے زیادہ تر قابل حبس و زندان اور لائق قید فراوان نہین ہی۔

(۱۰۴) یا اباذر ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم واکرام حملۃ القران العاملین بہ واکرام السلطان المقسط۔

ای ابوذر مسلم کہن سال صاحب ریش سفید بال کی تعظیم کرنا اور حاملان قرآن ملک العلام اور عاملان احکام حلال و حرام کی تکریم کرنا اور بادشاہان عدالت گستر سلاطین نصفت پرور کی تبجیل و تفخیم کرنا منجملہ آداب اجلال حضرت ذوالجلال و مراسم تعظیم حضرت ذوالکمال ہی۔

تعظیم بزرگان و حاملان قرآن و بادشاہان عادل لازم ہی

ہدایت

واضح ہو کہ بادشاہان عدالت شعار حاکمان دیندار امراے پرہیزگار تابعان احکام کردگار پیروان شریعت رسول مختار کی تعظیم و تکریم سزاوار ہی کیونکہ وہ حافظان مذہب و ملت پشت پناہ رعیت بساط آرایان شریعت چمن پیرایان عدالت و نصفت ہین نظم و نسق جہانداری رتق و فتق شہریاری اُنکی راے معدلت پیراے پر منحصر و منوط ہی دادرسی مظلومان شکستہ بال تفقد احوال و تکفل غرباے پریشان حال اُنکی نظر عاطفت اثر سے مربوط ہی پس ایسے حکام والامقام مشید ارکان شریعت خیر الانام مین جو سزاوار تبجیل و اکرام اور لائق

مدح و شکر تمام ہین لیکن حکام جبار ضلالت شعار سلاطین فساق و فجار امیران بد اطوار
و بد کردار مورد غضب خداوند قہار لائق عقوبت خالق جبار ہین اُنکی طاعت گذاری
سے احتراز لازم اور اُنکی مددگاری سے اجتناب متحتم ہی قال رسول اللہ من علق
سوطا بین یدی سلطان جایر جعل اللہ ذلک السوط یوم القیامۃ
ثعبانا من نار طوله سبعین ذراعا یسلط اللہ علیہ فی نار جھنم
وبئس المصیر یعنے جناب رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا ہی کہ جو شخص بادشاہ
جابر و جابر کے سامنے اپنی کمر مین تازیانہ لٹکاے تاکہ اُسکا فرمان بجالاے تو حق سبحانہ
تعالی روز قیامت اُس تازیانہ کو بہیئت مہیب سیدل اور بشکل اژدہاے آتشین ستر گز
اور ستر ہاتھ طول فرماکر اُسپر مسلط فرمائیگا اور آتش جحیم مین اُسپر عذاب عظیم عقاب
الیم کریگا اور کتاب ارشاد القلوب مین جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہی کہ
روز قیامت منادی ندا فرمائیگا کہ کہان ہین ظالمان ستمگار اور اُنکے اعوان و انصار
اور خدمتگاران فرمانبردار تاانیکہ جن لوگون نے اُنکے قلم و دوات درست
فرماے یا اُنکے واسطے کوئی چیز بنائی ہی وہ سب حاضر حضور حاکم یوم النشور
کیے جاوینگے فیجمعون فے تابوت من حدید ثم یرمی بہ فی نار جھنم یعنی
اُن سبکو صندوق آہنی مین محبوس اور تابوت آتشین مین محروس کرکے نار سوزان
جحیم آتش فروزان الیم مین ڈالدینگے۔

(۱۰۵) یا ابا ذر لا یزال العبد یزداد من اللہ بعدا ما سیٔ خلقہ۔
اے ابوذر جسقدر خلق بد سو فور ہوتا ہی اُسیقدر وہ شخص لائق کراہیت و نفور اور
خلائق مین مذموم و مقہور رحمت خدا سے دور و مہجور ہوتا ہی اور صاحب خلق حسن
عزیز دلہاے خلائق محبوب خالق رازق مثوبات عقبادی کے لائق فضائل کریمہ
سے فائق ہوتا ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ خداوند عالم کے نزدیک کوئی چیز خوش خلقی

مذمت بدخلقی

محبوب تر و بدخلقی سے مغضوب تر نہین ہی۔

ثواب تقریر سلیم

(۱۰۶) یا اباذر الکلمة الطیبة صدقة وکل خطوة تخطوها الی الصلوٰة صدقة۔

ای ابوذر ایک کلمہ پاکیزہ و نیک زبان سے جاری کرنا جسمین رضاے کردگار یا نفع مومن دیندار ہو صدقہ زبان ہی اور ہر قدم اُٹھانا واسطے اداے نماز کے صدقہ ہر گام اور مستوجب ثواب بے پایان ہی۔

ثواب عمارت مساجد

(۱۰۷) یا اباذر من اجاب داعی اللہ واحسن عمارة مساجد اللہ کان ثوابہ من اللہ الجنة۔

ای ابوذر جو شخص نداے جانفزا صداے داعی طاعت خدا یعنے موذن نماز خدا سماعت کرے اور لبیک اجابت وقبول دعوت مین مسارعت کرے اور مساجد جناب احدیت اور خانہاے عبادت کو بحسن نیت معمور و آباد کرے تو حضرت رب العزت اسکو ثواب بہشت عنبر سرشت عطا کرتا ہی۔

صفت آبادی مساجد

(۱۰۸) فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ کیف نعمر مساجد اللہ قال لا ترفع فیها الاصوات ولا یخاض فیها بالباطل ولا یشتری فیها ولا یباع واترك اللغو ما دمت فیها فان لم تفعل فلا تلومن یوم القیامة الا نفسك۔

ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مان باپ تمپر یا رسول اللہ کیونکر مساجد کو معمور کرین حضرت نے فرمایا کہ مساجد مین بجز ذکر خدا کے صدا بلند نہ کرو شور و غوغا نہ کرو کلمات فضول و سخنان باطل گفتگوے لاطائل سے پرہیز کرو خرید و فروخت اشیا اور سخنان لغو و بیجا سے احتراز کرو اگر اسطرح نہ کروگے تو روز قیامت نادم و شرمگین ہوگے اپنے نفس پر خود ملامت و نفرین کروگے۔

(۱۰۹) یا اباذر ان اللہ یعطیک ما دمت جالسًا فی المسجد بکل نفس تتنفس فیہ درجۃ فی الجنۃ وتصلی علیک الملئکۃ وتکتب لک بکل نفس تنفست فیہ عشر حسنات وتمحی عنک عشر سیئات۔

ای ابوذر جبتک تیرا مسجد مین قیام رہیگا اور تو ذکر خالق انام کریگا ہر نفس مقابل ہر تنفس کے جنت مین ایک درجہ بلند مرتبہ ارجمند ملیگا فرشتگان جناب احدیت تجھپر درود و رحمت بھیجینگے عوض ہر نفس کے دس حسنات مسطور اور دس سیئات مغفور ہونگے۔

(۱۱۰) یا اباذر اتعلم فی ای شیٔ انزلت ھذہ الآیۃ اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون قلت لا فداک ابی وامی قال فی انتظار الصلوۃ خلف الصلوۃ۔

ای ابوذر تجھکو معلوم ہی کہ شان نزول آیۂ کریمۂ اصبروا وصابروا ورابطوا کیا ہی جسکا حاصل مضمون یہ ہی کہ ای گروہ مومنان مشقت طاعات ریاضت عبادات مصائب وآفات محاربہ دشمنان مجادلۂ نفس ومجاہدۂ شیطان پر صبر وشکیبائی معاصی سے پرہیز وپارسائی اختیار کرو تاکہ روز قیامت رستگار ہو ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مان باپ تمپر یا رسول اللہؐ مجھکو معلوم نہین کسواسطے یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت نے فرمایا کہ واسطے انتظار نماز کے نازل ہوئی ہی یعنے جو شخص بعد ایک نماز کے دوسری نماز کے وقت تک انتظار کرے اور مشغول تعقیبات وادعیہ ومناجات رہے تا اینکہ دوسری نماز بجماعت ادا کرے تو اسنے گویا جہاد نفس زیانکار اور مقاتلہ شیطان سکار کیا ہی اور رابطہ خوشنودی کردگار سلسلہ رضائے پروردگار حاصل کیا ہی۔

(۱۱۱) یا اباذر اسباغ الوضوء فی المکارہ من الکفارات وکثرۃ الاختلاف

الی المساجد فذلکم الرباط۔

ای ابوذر وضوے کامل بشرائط وآداب اوقات مکروہہ اور حالات شاقہ مین کرنا کفارہ گناہان اور ذریعہ رحمت وغفران ہی اور کثرت آمد ورفت مساجد الٰہی مین کھنا وسیلہ حصول غفران رابطہ قرب ایزد منان ہی۔

(۱۱۲) یا اباذر یقول اللہ تبارک وتعالی ان احب العباد الی المتحابون بجلالی المتعلقۃ قلوبہم بالمساجد والمستغفرون بالاسحار اولئک اذا اردت باھل الارض عقوبۃ ذکرتھم فصرفت العقوبۃ عنھم۔

ای ابوذر حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی محبوب ترین بندگان میرے نزدیک وہ لوگ ہین کہ باہم محبت واتحاد اور الفت ووداد بوجہ جلال رکھتے ہین اور بقنادیل قلوب انکے محراب محبت مساجد مین آویزان اور اوقات سحر استغفار گناہان اور اذکار ایزد منان مین رطب اللسان رہا کرتے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ اگر عقوبت اہل زمین کا ارادہ کرتا ہون تو بسبب انکی سعادتمندی اور میامن برکت وارجمندی کے نزول عذاب کو معطوف اور حلول عقاب کو موقوف کرتا ہون۔

(۱۱۳) یا اباذر کل جلوس فی المسجد لغو الا ثلاثۃ قرأۃ مصل اوذاکر اللہ اوسائل عن علمٍ۔

ای ابوذر مساجد ربانی اور معابد یزدانی مین نشست وبرخاست رکھنا بیجا وناسزا ہی مگر تین شخصون کے واسطے روا ہی اول جو نماز گذار کہ تلاوت کلام پروردگار کرے دوسرے وہ شخص جو شغل اذکار حضرت آفریدگار کرے تیسرے وہ شخص جو مسائل دینی اور امور معالم یقینی کو علماے اخیار سے استفسار کرے۔

(۱۱۴) یا اباذر کن بالعمل بالتقوی اشد اھتماماً منک بالعمل فانہ لا یقل عمل بالتقوی وکیف یقل عمل یتقبل یقول اللہ عزوجل انما یتقبل اللہ من المتقین

فضیلت عابدان ساجد

ممانعت جلوس بیکار در مساجد

تقوی کے ساتھ اعمال بجالاوے

ای ابوذر اعمال وطاعات کو ساتھ تقوے اور پرہیزگاری کے بجالا اور کثرت اعمال وطاعات سے زیادہ تر اہتمام بلیغ اسمین کر کہ ہر عمل تیرا ساتھ تقوے و پرہیزگاری کے ہو کیونکہ عمل ساتھ تقوی و پرہیزگاری کے ادا کرنا بہتر ہی اسواسطے کہ جو عمل کمتر ہو لیکن مقبول بارگاہ جلیل داور ہو وہ کسیطرح سے قلیل وکمتر نہین ہو سکتا حق تعالی فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے کسیکا عمل مقبول درگاہ کردگار نہین الا عمل اصحاب تقوے شعار پس ہر کردار بدون تقوے کے بیکار ہی۔

روایت

حکایت ایک عالم کا انار سرقہ کرنا اور حضرت صادقؑ کا ملزم فرمانا

مناسب مقام خلاصہ کلام روایت مجموعۂ ورّام یہ ہے کہ حضرت امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام نے زبان معجز نظام سے ارشاد فرمایا کہ ایک عالم نامی فقیہ گرامی وارد ہوا جا بجا اُسکے علم وکمال کی تعریف مشہور اور زبان خلایق پر اُسکی توصیف مذکور ہوئی مجھکو منظور ہوا کہ مین بھی اُسکا مرتبہ و مقام اور جبروت و احتشام اور مبلغ علم وطرز کلام دریافت کرون چنانچہ مین نے جاکر دیکھا کہ ایک جم غفیر خلق کثیر کا ازدحام اور صغیر وکبیر برنا وپیر کا ہجوم تمام ہی اور وہ شخص ہرطرف مصروف جواب وسوال مشغول بحث وجدال ستوجہ قیل وقال ہی مین نے گوشۂ ردائے منہ پر نقاب عبا وقبا سے حجاب کیا اور بیگانہ وار خلائق سے برکنار ایک گوشہ مین قرار کیا تا انکہ ازدحام خاص وعام کو تفرقہ وانتشار اور وہ شخص بھی ایک سمت سرگرم رفتار ہوا اثنائے راہ مین ایک نان بائی کی دوکان پر پہونچا اور اُسکو اپنی باتون میں لگاکر دو گردہ نان کا سرقہ کیا مجھکو اس فعل زشت وعمل فضیحت سرشت سے تعجب ہوا لیکن مین نے خیال کیا کہ شاید کوئی معاملہ ہوگا بعد اُسکے ایک میوہ فروش کی دوکان پر پہونچا اور دو انار کا سرقہ کیا مجھکو تعجب شدید و تحیر مزید ہوا لیکن مین نے گمان کیا کہ شاید کوئی معاملہ ہوگا بعد اُسکے پھر روانہ ہوا اور ایک

مقام پر ایک مریض بیمار ضعیف و ناچار بیٹھا تھا اُسکے سامنے دونون گردۂ نان اور دونون انار رکھدیے اور چلا گیا تا اینکہ ایک صحرا مین قیام اور وحشت تنہا مین مقام کیا اُسوقت اُس خباب گردون قباب نے بے نقاب و بیحجاب ہوکر خطاب فرمایا کہ اے بندۂ خدا تیرے افعال قابل استعجاب تمام لائق استغراب تام موجب شکوک و شبہات انام ہین اُسنے پوچھا کہ وہ کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے علم کی تعریف اور تیرے کمال کی توصیف سنکر مشتاق ہوا جب مین آیا تو اثناے راہ مین دیکھا کہ تونے خباز کی دوکان سے دو گردۂ نان کا سرقہ کیا بعد اُسکے انار فروش کی دوکان سے دو انار کا سرقہ کیا یہ فعل تعجب خیز عمل حیرت انگیز تیرا باعث تحیر مزید موجب تعجب شدید ہی اُسنے کہا کہ پہلے آپ اپنا نام و نشان بتائیے حضرت نے فرمایا کہ مین ایک بندگان خدا امت محمد مصطفےٰ صلعم سے ہون اُسنے کہا آپ کون ہین اور کیا نام ہی حضرت نے فرمایا کہ مین اہل بیت رسول فرزندان بتول سے ہون اُسنے کہا کہ آپ کا مکان و مسکن اور مقام و موطن کہان ہی حضرت نے فرمایا کہ مدینۂ رسول مقبول اُسنے کہا کہ پھر شرافت اصل و نجابت نسل سے کیا حاصل ہی جبکہ آپ علوم آبائی سے جاہل اور معالم شریعت پناہی سے غافل ہین حضرت نے فرمایا کہ کس چیز سے جاہل ہون اُسنے کہا کہ ابتک آپ قرآن مجید فرقان حمید سے عارف اُسکے آیات و احکام سے واقف نہین حضرت نے فرمایا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ دیکھو حق تعالی فرماتا ہی من جاء الحسنة فله عشر امثالها و من جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها یعنے جو شخص ایک کار ثواب کریگا اُسکو دہ چند ثواب ہوگا اور جو شخص ایک گناہ کریگا اُسکو ایک عذاب ہوگا جب مین نے دو گردۂ نان اور دو انار کی چوری کی تو چار سیئات ہوے اور جب مین نے راہ خدا مین سب کو تصدق کیا تو چالیس حسنات ہوے اور ہر گاہ

چار سئیات اُسمین مجرا ہوگئے تو چھتیس۳۶ حسنات باقی رہے حضرت نے فرمایا کلتاث
اماث تو بالکل کلام الٰہی سے جاہل اور حکم رسالت پناہی سے غافل ہی تو نے نہین سنا
کہ حق تعالے فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے حق تعالی وہی عمل مقبول
فرماتا ہی جو تقوے و پرہیزگاری ایمانداری و دیانت داری نیک کرداری و نیکو
کاری کے ساتھ ہو نہ یہ کہ مال مغصوبہ و مسروقہ متاع محظورہ و نامشروعہ کو صرف
راہ جناب باری بذل امور دینداری کرے کہ ایسا فعل بناے فاسد علی الفاسد ہے
جو مقبول درگاہ جناب احدیت منظور نظر حضرت صمدیت نہین ہو سکتا چنانچہ جب
تو نے چار چیز و نکا سرقہ کیا تو چار سئیات ہوے اور جب چارون کو بلا اجازت
مالک کے شخص غیر کو دیدیا تو آٹھ سئیات ہوے اس صورت مین تو نے کسی امر
صواب قابل اجر و ثواب کو اکتساب نہ کیا پس تو نے امور حسنات کا عبث
حساب کیا وہ شخص اپنے کردار سے نادم و خجل اپنی گفتار سے شرمسار و منفعل ہوا

(۱۱۵) یا اباذر لایکون الرجل من المتقین حتے یحاسب نفسہ اشد
من محاسبۃ الشریک شریکہ فیعلم من این مطعمہ ومن این مشربہ
ومن این ملبسہ ومن این مکسبہ ومن حلال ذلک ام من حرام۔
اے ابو ذر متقی و پرہیزگار وہی شخص ہی کہ اپنے نفس امارہ کے ساتھ محاسبہ شدید
مواخذہ مزید اُس سے زیادہ کرے جو ایک شریک دوسرے شریک کے ساتھ
معاملات و تجارات مین کرتا ہی چنانچہ تمامی ملبوسات و مکسوبات اور جملہ مشروبات
و ماکولات مین محاسبہ کرے کہ کہان سے حاصل کیا کہان صرف کیا مداخل و مخارج
اُسکا حلال ہی یا حرام ہی کیونکہ حدیث مین وارد ہی کہ فی حلالہا حساب
وفے حرامہا عقاب۔

(۱۱۶) یا اباذر من لم یبال من این اکتسب المال لم یبال اللہ عز

صفت تقوےٰ

وجل من این ادخله النار۔

ای ابوذر جو شخص پرواہ نہین کرتا کہ اکتساب مال کہان سے کرتا ہی یعنے حلال سے یا حرام سے تو حق تعالی بھی کچھ پرواہ نہین کرتا ہی کہ درکات جہنم مین کس مقام پر داخل کریگا۔

(۱۱۷) یا اباذر من سرہ ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ عز وجل۔

ای ابوذر جس شخص کو یہ مطلوب ہو کہ گرامی ترین بنی آدم افضل ترین عالم ہو تو تقوی و پرہیزگاری نیکوکاری و خوش کرداری حاصل کرے۔

(۱۱۸) یا اباذر ان احبکم الی اللہ جل ثناؤہ واکثرکم ذکرا لہ واکرمکم عند اللہ اتقاکم لہ وانجاکم من عذاب اللہ اشدکم خوفا لہ۔

ای ابوذر خدا کے نزدیک محبوب ترین مردم وہ ہی جو ذاکر خدا ہی اور گرامی ترین عالم وہ ہی جو صاحب ورع و تقوی ہی اور ناجی عذاب الٰہی سے وہ ہی جو صاحب خوف خدا ہی

(۱۱۹) یا اباذر ان المتقین الذین یتقون اللہ عز وجل من الشیٔ الذی لا یتقی منہ خوفا من الدخول فی الشبھۃ۔

ای ابوذر اصحاب تقوی شعار اور ارباب پرہیزگار وہ لوگ ہین جو امور مشکوک فیہا سے بھی احتراز تمام اور امور شبہ مین بھی اجتناب لازم جانتے ہین۔

(۱۲۰) یا اباذر من اطاع اللہ عز وجل فقد ذکر اللہ وان قلت صلوتہ وصیامہ وتلاوتہ للقرآن۔

(۱۲۱) یا اباذر اصل الدین الورع وراسہ الطاعۃ۔

ای ابوذر جس شخص نے اداے فرائض واجبات اور ترک محرمات و منہیات مین اطاعت احکام حضرت خالق کائنات کی وہی شخص ذاکر خدا و ند جلیل مستوجب اجر جزیل مستحق ثواب جمیل ہی اگرچہ صوم و صلوۃ و تلاوت قرآن اسکا قلیل ہو کیونکہ اصل دین مبین اساس شرع متین احتراز محرمات اور اداے واجبات اور بجا آوری طاعات

مال حرام کا نتیجہ

صفت متقیان

مشکوکات سے اجتناب کرے

ورع و عبادات اختیار کرے

خالق کائنات ہی۔

(۱۲۲) یا اباذر کن ورعاً تکن اعبد الناس وخیر دینکم الورع۔

ای ابوذر محرمات وممنوعات سے ورع وپرہیزگاری اختیار کر تاکہ عبادت گذارون سے افضل تر اور طاعت گذارون سے اکمل تر ہو کیونکہ ورع وپرہیزگاری ارتکاب مناہی ومخالفت الٰہی سے بیزاری کرنا بہترین اُمور دینداری ہی۔

بہترین بیزاری ورع ہو

(۱۲۳) یا اباذر فضل العلم خیر من فضل العبادة واعلم انکم لو صلیتم حتے تکونوا کالحنایا وصمتم حتے تکونوا کالاوتار ما ینفعکم الا الورع۔

ای ابوذر فضل وشرف علم شریعت کا فضل وشرف عبادت سے زیادہ تر ہی بس یقین جانو کہ اگر تم لوگ اسقدر نمازین ادا کرو کہ شکل کمان کے خم ہو جاؤ اور اسقدر روزہ رکھو کہ شکل زہ کمان کے باریکتر ونازک تر ہو تب بھی یہ عبادت گذاری وشب بیداری بدون ورع وپرہیزگاری کے بیکار ہی۔

عبادت بے ورع بیکار ہو

(۱۲۴) یا اباذر ان اھل الورع والزھد فی الدنیا ھم اولیاء اللہ حقاً۔

ای ابوذر جو لوگ ورع وپرہیزگاری اور ترک دنیاداری کرتے ہین وہی لوگ اولیاء اللہ مطلق اور اصفیاء اللہ برحق ہین۔

(۱۲۵) یا اباذر من لم یات یوم القیامة بثلاث فقد خسر قلت وما الثلاث فداک ابی وامی قال ورع یحجزہ عما حرم اللہ عزوجل علیہ وحلم یرد بہ جھل السفیہ وخلق یداری بہ الناس۔

ای ابوذر جس شخص مین تین خصلتین نہونگی وہ رحمت الٰہی سے خاسر اور مغفرت عقباوی سے قاصر ہوگا ابوذر نے عرض کیا کہ مان باپ فدا ہون میرے وہ تین خصلتین کیا ہین حضرت نے فرمایا اولاً ورع وپرہیزگاری اختیار کرے تاکہ مناہی ومحرمات جناب باری سے محفوظ رہے ثانیاً علم دین حاصل کرے جس سے غوایت ارباب جہالت اور

ورع و علم و حسن خلق

وقاحت اصحاب سفاہت کو مندفع کرے ثالثاً خلق کریم اختیار کرے کہ بسبب اُسکے
برادران مومن کی خاطرداری و مدارات اور خستہ دلون کی دلجوئی و مواسات کرے۔

(۱۲۶) یا اباذر ان سرک ان تکون اقوی الناس فتوکل علی اللہ و ان
سرک ان تکون اکرم الناس فاتق اللہ و ان سرک ان تکون اغنی الناس
فلکن بما فی ید اللہ عز وجل اوثق منک بما فی یدیک

ای ابوذر اگر تیری خوشی ہی کہ تو قوی ترین مردم ہو تو لازم ہی کہ توکل بخدائے عزوجل
اور تمامی امور کو رضائے الٰہی پر مفوض اور محول کر اور اگر تیری خوشی ہی کہ تو گرامی ترین
عالم ہو تو تقوی اور پرہیزگاری اختیار کر اور اگر تیری خوشی ہی کہ تو تمام خلائق سے
مستغنی و بے نیاز ہو تو اپنے مال و دولت سے قطع نظر کر اور جو کہ خالق بے نیاز کے
دست قدرت مین اور خدائے کارساز کے خزینہ مشیت مین ہی اُسی پر وثوق تام
اور اعتماد تمام کر۔

(۱۲۷) یا اباذر لو ان الناس کلھم اخذوا بھذہ الآیۃ لکفتھم ومن
یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی
اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا۔

ای ابوذر تمامی عالمیان اگر اس آیہ کریمہ کو ذریعہ ایمان اور وسیلہ ایقان گردانین
تو انصرام تمامی امور و مہام کے واسطے کافی اور انحلال مشکلات عظام کے واسطے
وافی ہو اور آیہ کریمہ یہ ہی ومن یتق اللہ الی آخرہ یعنے جو شخص خوف جناب باری اور
تقوی و پرہیزگاری کرتا ہی تو خالق آفریدگار ہر امر دشوار کا چارۂ کار عنایت کرتا ہی
اور اُسکو اپنے خزانہ غیب سے رزق مرحمت کرتا ہی کہ جسکا اُسکو وہم و گمان اور خیال
اُسکا کسی عنوان نہین ہوتا ہی اور جو شخص جناب باری پر وثوق و توکل اُسکی ہستیت سے
توسل کرتا ہی تو حق سبحانہ تعالیٰ اُسکے مہمات کی کفایت اور اُسکے مشکلات مین اعانت کرتا ہے

در توکل و قناعت

تحقیق کہ پروردگار اپنے ارادہ و مشیت کو بوجہ کامل نافذ اور اوامر بالغہ کو بحسب مشیت
صادر فرماتا ہی اور حق سبحانہ تعالی نے واسطے ہر شئی کے ایک مقدار معین مقرر اور مشیت
امور بحسب حکمت و مصلحت مقدر فرمائی ہی۔

روایت

منقول ہی کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین نے بارہ کلمات عبرانی صحف ربانی
کتب آسمانی سے زبان عربی مین انتخاب کیے ہین اور ہر روز تین مرتبہ اُنپر نظر کرتا ہون
الکلمۃ الاولی یا ابن آدم لا تخافن ذا السلطان مادام سلطانی
باقیا و سلطانی باقی ابداً یعنے ای فرزند آدم تو کسی بادشاہ باوقار صاحب حکومت
و اقتدار سے خوف نہ کرنا جبتک کہ ہماری بادشاہی باقی ہی اور ہماری بادشاہی ہمیشہ
باقی ہی الکلمۃ الثانیۃ یا ابن آدم لا تخافن فوت الرزق مادام خزاینی
مملوۃ و خزاینی مملوۃ ابداً یعنے ای فرزند آدم تو فوت رزق سے خائف و ترسان
نہونا جبتک کہ ہمارا خزانۂ قدرت مملو ہی اور ہمارا خزانۂ قدرت ہمیشہ مملو رہیگا الکلمۃ
الثالثۃ یا ابن آدم انا وحقی علیک محب فحقی علیک کن بی علیک محبّاً
ای فرزند آدم قسم اپنے حقوق کی جو تجھپر ہین کہ ہم تیرے دوست مہربان ہین پس تجھکو
قسم ہی ہمارے حق کی کہ تو بھی اپنے نفس سے دوستی و مہربانی کر یعنے اُسکو مورد عقوبت
قہاری مستوجب عذاب جباری نہ کر الکلمۃ الرابعۃ یا ابن آدم لا تانس
باحد غیری ماوجدتنی ومتی اردتنی وجدتنی بادا قریباً ای فرزند
آدم سوائے ہمارے کسی سے موانست نہ کرنا جبتک کہ تو ہمکو موجود پانا اور جب ہمکو چاہیگا
ہمکو قریب و موجود پاویگا الکلمۃ الخامسۃ یا ابن آدم خلقت الاشیاء کلہا
لاجلک وخلقتک لعبادتی فلا تہمل ما خلقتک لاجلہ لما خلقتہ
لاجلک ای فرزند آدم ہمنے تمام عالم کو تیرے واسطے پیدا کیا اور تجھکو اپنی عبادت

روایت دوازدہ کلمات ربانی

کے واسطے پیدا کیا پس تو ہماری عبادت کو اُس چیز کے واسطے ضایع نہ کرنا جو ہمنے تیرے واسطے بنائی ہین کیونکہ وہ خود ہی تیرے کام مین آوینگی الکلمۃ السادسۃ

یا ابن آدم خلقتک من تراب ولم اعی بخلقک فکیف اعی برغیف اسوقہ الیک ای فرزند آدم ہمنے ایک مشت خاک سے تیری خلقت کی اور ہمکو کچھ زحمت نہین ہوئی پس کیا ایک گردۂ نان تجھ تک پہونچانے مین زحمت ہوگی۔

الکلمۃ السابعۃ یا ابن آدم تغضب علیّ من اجل نفسک ولا تغضب من اجلی علی نفسک ای فرزند آدم تو اپنے نفس کے واسطے ہمپر غضبناک ہوتا ہی اور ہمارے واسطے اپنے نفس پر غضبناک نہین ہوتا الکلمۃ الثامنۃ

یا ابن آدم کل یریدک لنفسہ وانا اریدک لنفسک ای فرزند آدم ہر شخص تجھکو اپنے فائدہ کے واسطے بلاتا ہی اور ہم تجھکو تیرے فائدہ کے واسطے بلاتے ہین۔

الکلمۃ التاسعۃ یا ابن آدم لی علیک فریضتی ولک علیّ رزقک فان خالفتنی فیما لی علیک لم اخالفک فیما علی لک ای فرزند آدم ہمارے فرائض تجھپر واجب ہین اور تیری روزی ہمپر واجب ہی پس اگر تو ہمارے فرائض مین تخلف کریگا تو ہم تیرے فرائض مین تخلف نہ کرینگے الکلمۃ العاشرۃ

یا ابن آدم کما لا اطالبک بعمل غدٍ فلا تطالبنی برزق غدٍ ای فرزند آدم جسطرح سے ہم تجھ سے دوسرے روز کی عبادت نہین طلب کرتے ہین اُسیطرح سے تو بھی ہمسے دوسرے دن کا رزق طلب کر الکلمۃ الحادی عشر

یا ابن آدم ان رضیت بما قسمت لک ارحت قلبک وبدنک وانت محمود وان لم ترض بہ سلطت علیک الدنیا حتی ترکض رکض الوحش فی البریۃ ولم تنال الا ما قدرت لک وانت مذموم ای فرزند آدم ہمنے جسقدر قسمت مین لکھا ہی اگر اُسپر تو خوشی سے قناعت کریگا تو تیرے

بدن کو راحت دلکو فرحت اور دین و دنیا مین تیری محمدت ہوگی ورنہ ہوا و ہوس دنیا کو تجھپر مستولی کرونگا جس سے تو مثل وحشیان صحرا کے صحرا صحرا پھریگا لیکن بقسوم سے زیادہ نہ پاویگا اور دین و دنیا مین تیری مذمت ہوگی ؎

گر زمین را آسمان دوزی		ندہندت زیادہ از روزی	

الکلمۃ الثانی عشر یا ابن ادم اذا قسمت بین یدی فقم کما تقوم العبد الذلیل بین یدی الملک الجلیل وکن کانک ترانی وان لم ترانی فانی اراک ای ابن آدم جسوقت حاضر بارگاہ ربانی ایستادہ پیشگاہ یزدانی ہونا تو مثل غلام حقیر و ذلیل کے حضور بادشاہ جلیل کے ایستادہ ہونا اور یہ تصور کرنا کہ گویا مشاہدہ انوار عالم لاہوت مطالعہ آثار عالم جبروت کرتا ہی ہرچند تو ہمکو بالمشافہ نہین دیکھتا ہی لیکن ہم تجھکو بالمشافہ دیکھتے ہین۔

(۱۲۸) یا ابا ذر یقول اللہ عز وجل ثناؤہ وعزتی وجلالی لا یوثر عبد ہوای علی ہواہ الا جعلت غناہ فی نفسہ وھمومہ فی آخرتہ وضمنت السموات والارض رزقہ وکففت علیہ ضیعتہ وکنت لہ من وراء تجارۃ کل تاجر۔

ای ابو ذر حضرت عز و جل جل ثناؤہ فرماتا ہی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عز و جلال کی کہ جو شخص ہماری رضا کو اپنی رضا پر مقدم اور ہمارے حکم کو اپنے نفس امارہ پر متحتم کرتا ہی تو اُسکے نفس نفیس کو خلائق سے مستغنی و بے نیاز اور اہتمام امور اُخروی اور توجہ امور عقبا وی سے اُسکو سرفراز کرتا ہون آسمان و زمین کو اُسکے رزق کا ضامن و کفیل اور اُسکے مہام عظام انجاح مرام مین خود اعانت جمیل کرتا ہون اور جونکہ تجارات باطل ہر منفعت بیحاصل کو میرے واسطے ترک کرتا ہی تو اُسکی منفعت دنیا و آخرت کا مین خود متکفل ہوتا ہون۔

فضیلت تفویض امور

(۱۲۹) یا اباذر لو ان ابن ادم فر من رزقه کما یفر من الموت لادرکه رزقه کما یدرکه الموت۔

ای ابوذر اگر فرزند آدم اپنے رزق سے فرار کرے جسطرح سے اپنی موت سے فرار کرتا ہی تو اسیطرح سے روزی اُسکو تلاش کریگی جسطرح سے موت اُسکو تلاش کرلیتی ہی۔

(۱۳۰) یا اباذر الا اعلمك کلمات ینفعك الله عز وجل بهن قلت بلی یا رسول الله

ای ابوذر آگاہ ہو کہ ہم تجھکو ایسے کلمات تعلیم کرین کہ بسبب اُسکے خداوند عزوجل تجھکو نفع اکمل اور فوائد اجزل عنایت فرماوے ابوذر نے عرض کیا کہ تعلیم فرمائیے یا رسول اللہ

(۱۳۱) قال احفظ الله تجده امامك وتعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة واذا سألت فاسئل الله عز وجل واذا استعنت فاستعن بالله فقد جری القلم بما هو کائن الی یوم القیامة۔ فلو ان الخلق کلهم جهدوا ان ینفعوك بشیء لم یکتب لك ما قدروا علیه ولو جهدوا ان یضروك بشیء لم یکتب الله علیك ما قدروا علیه فان استطعت ان تعمل لله عز وجل بالرضاء والیقین فافعل وان لم تستطع فان فی الصبر علی ما یکره خیرا کثیرا وان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا۔

حضرت نے فرمایا کہ اگر تو یاد خدا کو خاطر مین محفوظ اور محبت خدا کو دل مین ملحوظ رکھیگا تو ہر وقت اُسکو موجود اپنے سامنے حاضر و مشہود پاویگا اور اگر حالت آرام و راحت اور اوقات آسائش و نعمت مین تو جناب احدیت سے محبت و آشنائی کریگا تو جناب احدیت بھی رنج و مصیبت مین تجھ سے موانست و شناسائی کریگا اور اگر تجھکو کسی حاجت مین سوال کرنا ضرور ہو تو درگاہ خدا مین سوال کر کہ وہ قاضی الحاجات اور مجیب الدعوات ہی اور اگر تجھکو کسی امر مین نصرت و یاری

خواہ بھاگو اور رزق تمکو ڈھونڈیگی

جو ان کلمات پر عمل کرے گا ہمیشہ با مراد و منصور رہے

در کار ہو تو جناب باری سے خواستگاری کر کہ وہ یاور بیکسیان ناصر بیچارگان غمخوار
شکستہ دلان دستگیر درماندگان ہی اور یاد رکھ کہ تمامی وقایع عالم و عالمیان اور
سوانح کون و مکان جو روز ازل سے ابد تک ہونی ہین وہ سب کلک مشیت سے
مسطور لوح محفوظ مین مزبور ہین بس اگر تمام اہل زمین چاہین کہ خلاف مشیت ربانی
کوئی منفعت پہونچاوین تو کچھ اختیار نہین یا خلاف مقدرات یزدانی کوئی مضرت
پہونچاوین تو کچھ اقتدار نہین پس جب یہ حال ہی تو جو طاعت و عبادت کر خاص
جناب سرمدیت کی واسطے بخضوع و اخلاص ادا کر اور رضاے کردگار کو اپنے
دلنشین اور قضا و قدر رب العزت کو دل سے یقین کر اور اگر تجھ سے یہ نہو سکے تو
صبر کر اسواسطے کہ شکیبائی و مصابرت مین جناب احدیت نے نہایت منفعت اور
کمال سعادت و برکت بخشی ہی کیونکہ حق تعالی نے صبر مین فیروزی و نصرت اور بعد
ہر کربت و مصیبت کے فرحت و راحت اور بعد ہر مشکل و مصیبت کے عیش و عشرت
اور بعد ہر تنگی و کلفت کے وسعت و فراغت مقرر کی ہی۔

نکتہ بدیعہ

لائق توضیح کلام تشریح مرام یہ ہی کہ اگر رنج و عنا کرب و بلا باعث تقرب خدا و ترقی
درجات عقبا باعث ارتضا و اصطفا نہوتا تو انبیا و اوصیا و اصفیا و اولیا کو کوئی ایذا
و مصیبت کوئی تکلیف و زحمت نہوتی حالانکہ تمامی برگزیدگان جناب احدیت مقربان
حضرت سرمدیت مبتلاے صنوف رنج و مصیبت گرفتار الوف محنت و کربت رہی
بس قیاس مدارج صابرین و مراتب شاکرین انکے صبر و وفا اور انکے رنج و بلا سے
ہوسکتا ہی چنانچہ جس مزدور کی محنت و ریاضت اور حسن خدمت و اطاعت زائد
ہوگی اسیقدر اجرت اسکی سزا ہوگی قال اللہ تعالی انما یوفی الصابرون
اجرھم بغیر حساب یعنے واسطے صابرین کے اجر بیحساب ایفا کیا جائیگا

وصف درجات صابران

اور عیاشی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ جسوقت میزان عدل منصوب ہوگی اور بندگان الٰہی محشور اور نامۂ اعمال منشور ہونگے تو ارباب صبر و رضا اصحاب رنج و بلا کے واسطے نہ حساب ہوگا نہ نشر کتاب ہوگا بلکہ بے حساب انکو اجر و ثواب ملیگا اور بعد اسکے حضرتؐ نے آیۂ وافی ہدایۂ مذکور تلاوت فرمائی اب لائق لحاظ یہ ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسقدر صبر و وفاداری جانفشانی و جان نثاری تسلیم و رضاے جناب باری طاعت گذاری و فرمانبرداری جناب کردگاری اختیار کی جو ابتداے خلقت حضرت آدمؑ سے تا ایندم کسی نے اختیار نہیں کی اور چونکہ حق تعالیٰ صادق الوعد موفی العہد ہی تو حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسقدر اجر بحساب اور تقرب جناب رب الارباب اور درجۂ عالیہ ثواب پایا کہ کبھی کسی نے نہ پایا نہ پاویگا فافہموا واستفہموا ہٰذا ما سنح لی بالبال واللہ یعلم حقیقۃ الحال۔

(۱۳۲) یا اباذر استغن تغنی اللہ یغنیک اللہ قلت ماھو یارسول اللہ قال غذاء یوم و عشاء لیلۃ فمن قنع بما رزقہ اللہ یا اباذر فھو اغنی الناس۔

اے ابوذر جو کہ خدا تیرا غنی و بے نیاز اور کریم و کارساز و رحیم و بندہ نواز ہی تو تو بھی اُسی کے بھروسہ پر تمام خلائق سے استغنا و بے نیازی اختیار کر تا کہ خداوند کریم تجھکو مستغنی کرے ابوذر نے عرض کیا کہ کسطرح سے استغنا اختیار کروں یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جسقدر وظیفہ روزینہ اذوقہ شبینہ جناب احدیت عنایت کرے اُسی پر قناعت کر کیونکہ جو شخص عطیۂ شبانروزی پر قناعت اور صبر و شکر کے ساتھ کفایت کرتا ہی وہی شخص غنی ترین عالم اور بے نیاز ترین بنی آدم ہی۔

(۱۳۳) یا اباذر ان اللہ عز و جل یقول انی لست کلام الحکیم اتقبل

مدح قناعت

ولکن همه وهواه فان کان همه وهواه فیما احب وارضی جعلت صمته حمد الی ووقاراً وان لو یتکلو۔

ای ابوذر پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہی کہ اگر کوئی حکیم کلماتِ حکمت آگین وفقراتِ موعظت آئین زبان سے بیان کرے تو مین اُسکو قبول نہین کرتا لیکن اُسکی ہمت اور نیت پر نظر کرتا ہون پس اگر ارادۂ دلی اور مقصود قلبی اُسکا وہی ہی جو ہمکو مطلوب اور ہمارے نزدیک محبوب ومرغوب ہی تو ہم اُسکے سکوت وصموت کو بھی حمد وعبادت مین شمار کرینگے اور اُسکی خاموشی کو عزووقار قرار دینگے۔

(۱۳۴) یا اباذر ان الله تبارك وتعالى لا ینظر الی صورکم ولا الی اجسادکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

ای ابوذر خداوند ذوالجلال تمہارے صور واشکال اور اجسام واموال پر نظر نہین کرتا ہی لیکن تمہارے حسن قلوب واعمال اور حسن نیات وافعال پر نظر کرتا ہی۔

(۱۳۵) یا اباذر التقوی ههنا التقوی ههنا واشار الی صدره۔

یعنے حضرت نے دست مقدس سے جانب سینۂ اقدس اشارہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر مقام تقوی وپرہیزگاری دل پر ضیا اور محل تقدس ونیک کرداری سینۂ باصفا ہی یعنے بدون نیت صافی کے اعمال وطاعات لاطائل اور بدون ارادۂ قلبی کے افعال وعبادات بیحاصل ہی۔

(۱۳۶) یا اباذر اربع لا یصیبهن الا مؤمن الصمت وهو اول العبادة والتواضع لله سبحانه وذکر الله تعالی علی کل حال وقلة الشیء یعنی قلة المال

ای ابوذر چار خصلت کریمہ صفات عظیمہ سوائے مؤمن کے کسی کو حاصل نہین ہوتی ہین (۱) خاموشی کہ یہ اول عبادتہائے کردگار ہی (۲) تواضع وفروتنی روبروے خدا وخلق خدا جو موجب رضاے پروردگار ہی (۳) ہر حال مین ذکر آفریدگار کہ باعث تقرب

زینت وعظ ظاہری

مدار کار نگاہ دل پر ہو

مقام تقوے سینہ ہی

صفات مومنان

غداو غدگاری (۴) قلت مال و دولت جو زخارف دنیاے ناپائدار اور دام فریب نفس غدار ہی۔

(۱۳۷) یا اباذر ھم بالحسنۃ وان لم تعملھا لکیلا تکتب من الغافلین۔
ای ابوذر قبل اداے حسنات وبجاآوری طاعات وعبادت کے بھی اپنے ارادہ ونیت کو جانب اکتساب حسنات مصروف اور اپنی ہمت کو جانب عبادات وطاعات معطوف رکھنا تاکہ زمرہ غافلین مین تیرا شمار اور ثواب طاعات سے تو محروم وزیانکار نہ لکھا جاوے

(۱۳۸) یا اباذر من ملک ما بین فخذیہ وما بین لحییہ دخل الجنۃ۔
ای ابوذر جو شخص مالک وحاکم ہی اُس چیز کا جو دونون رانون کے درمیان اور دہان انسان کے درمیان ہی یعنے جسکو اعضاے شہوانی اور فلتات لسانی پر اختیار حاصل ہی وہ ضرور بہشت جنان مین داخل روضۂ رضوان تک واصل ہوگا۔

(۱۳۹) قلت یارسول اللہ انا لنؤخذ بما تنطق السنتنا قال یا اباذر وھل یکب الناس علی مناخرھم فی النار الا حصاید السنتھم انک لا تزال سالما ما سکت فاذا تکلمت کتب لک او علیک۔
ابوذر نے عرض کیا یارسول اللہ جو سخن ہماری زبان سے جاری ہوگا سبکا ہمسے مواخذہ ہوگا حضرت نے فرمایا کہ کیا آتش جہنم مین مُنہ کے بھل کوئی اور چیز گراوے گی بلکہ یہی زبان انسان ہی کہ جس سے کلمات لغو وہزلیات جاری ہوتے ہین اور باعث عقاب قہار کے وموجب نکال جباری ہوتے ہین ای ابوذر جسوقت تک انسان ساکت وصامت ہے ہزارون آفات سے سلامت ہی اور جسوقت کلام کیا تو نامۂ عمل مین بسبب کلمہ خیر کے ثواب تحریر ہوگا یا بسبب کلمۂ شر کے عذاب تحریر ہوگا۔

(۱۴۰) یا اباذر ان الرجل یتکلم بالکلمۃ فی المجلس لیضحکھم بھا فیھوی فی جھنم ما بین السماء والارض۔

ای ابوذر اگر کوئی شخص کسی محفل مین کلمات لغو اس غرض سے کہے کہ بسبب اُسکے کوئی شخص اہل محفل سے خوشنود و شادمان ہوگا تو ایسے طبقہ جہنم مین جاویگا جسکا فاصلہ زمین سے تا آسمان ہوگا۔

(۱۴۱) یا اباذر ویل لمن یحدث فیکذب لیضحك به القوم ویل له ویل له

ای ابوذر جس شخص کا دروغ آمیز کلام ہو اس غرض سے کہ کوئی گروہ مردم اُسسے خوشنود وشادکام ہو تو اُسکے واسطے عذاب جحیم اور عقاب الیم ہی۔

(۱۴۲) یا اباذر من صمت نجا فعلیك بالصدق لا تخرجن من فیك کذبة ابدًا۔

ای ابوذر جو شخص کہ ساکت ہی وہ ناجی و رستگار ہی پس تجھکو راست گوئی وصدق زبانی لازم وسزاوار ہی لہذا کبھی کلمات دروغ ولاطائل فقرات زور وباطل زبان دہان سے نہ نکالنا

ہدایت

واضح ہو کہ لوازم صدق بازی وراست گفتاری یہ ہی کہ نیکوکاری اور خوش کرداری اختیار کرے اور بداطواری اور بدکرداری سے اجتناب کرے کیونکہ جب کہتا ہی کہ ایاك نعبد وایاك نستعین تو شیطان کی طاعت گذاری اور نفس امارہ کی خدمتگاری اور اہل جور کی فرمانبرداری اور خلائق سے نصرت ویاری کی خواستگاری کیون کرتا ہی اور جب بہشت ودوزخ کا یقین اور رضا وغضب الٰہی ذہن نشین ہی تو ثواب بہشت کا خواہان اور عذاب دوزخ سے ترسان کیون نہین ہوتا اور جبکہ قدرت واقتدار خالق آفریدگار کا اقرار ہی تو اُسکی اطاعت وتوسل اور اُسکی رضا وتوکل سے کیون فراری۔

(۱۴۳) قلت یارسول اللہ فما توبة الرجل الذی یکذب متعمدًا فقال الاستغفار وصلوة الخمس تغسل ذٰلك۔

ابوذر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جو شخص دیدہ ودانستہ جھوٹ بولا ہو وہ توبہ وانابت

ذم کذب

مدح صدق

صدق ہر گفتار و کردار میں کرنا چاہیے

کفارۂ کذب

کسطرح کرے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ درگاہ کردگار مین بشرائط و آداب استغفار کرنا
اور بخضوع و خشوع نماز پنجگانہ ادا کرنا باعث طہارت و نظافت نفسانی اور موجب غفران
خطا و معصیت روحانی ہی۔

ہدایت و روایت

منقول ہی کہ خدمت حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین ایک شخص کلمہ استغفر اللہ زبان پر
لایا حضرت نے فرمایا کہ تو حقیقت استغفار سے آگاہ و خبردار ہی جان تو کہ استغفار درجۂ
علیین و مرتبہ عالیہ مقربین ہی اُسکے چھ ارکان ہین اوّل یہ کہ ما فات پر پشیمان و نادم ہو
دوم یہ کہ اُسکے اجتناب و احتراز کا عازم ہو سوم یہ کہ حق مخلوقات مسترد کرے تاکہ کوئی
مطالبہ و مواخذہ اُسپر روز قیامت باقی نہ رہے چہارم جو واجبات الٰہی و فرائض بعث
بناہی فوت ہوگئے ہون اُنکو ادا کرے پنجم جو گوشت کہ مال حرام سے روئیدہ ہوا ہو
اُسکو سوز و گداز اور مشقت روزہ و نماز سے کاہیدہ کرے ششم جسقدر جسم و جان کو
معصیت سے راحت پہونچائی ہی اُسیقدر مشقت طاعت و عبادت سے زحمت
و کلفت پہونچاوے۔

(۱۴۴) یا اباذر ایاک والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا قلت یا رسول
اللہ ولم ذلک بابی انت وامی قال ان الرجل لیزنی فیتوب اللہ علیہ
والغیبۃ لاتغفر حتی یغفرھا صاحبھا۔

اے ابوذر کسی مومن کی غیبت و بدگوئی زنہار نہ کرنا اسواسطے کہ غیبت کرنا زناکاری سے شدید تر
اور مواخذہ اُسکا زنا سے بیشتر ہی ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مان باپ ہمارے آپ پر اسکی
کیا وجہ ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ زنا محض (یعنے جو زنا محصنہ نہین ہی) ایک گناہ مابین
خود و خدا ہی جو توبہ و استغفار اور عفو خالق غفار سے معفو و مغفور ہو سکتا ہی لیکن جس شخص کی غیبت
کی ہی بدون مرضی اُسکے عفو گناہ غیبت دشوار ہی فلہذا اس گناہ کے واسطے دو بخشش درکار ہی

ایک بخشش جناب غفار اور دوسرے جسکی غیبت سے گناہگار ہی۔

(۱۴۵) یا اباذر سباب المسلم فسوق وقتاله کفر واکل لحمه من معاصی الله وحرمة ماله کحرمة دمه۔

ای ابوذر سب وشتم کرنا یعنے بدزبانی و زشت کلامی و دشنام دہی کسی برادر مومن کی کرنا داخل فسق و فجور باعث نفور مو فور ہی اور کسی مسلم بے گناہ کا قتل ناحق کرنا داخل کفر و موجب عذاب نامحصور ہی حق تعالی فرماتا ہی ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزآءہ جهنم خالدا فیها یعنے جو شخص عمداً قتل مؤمن بگناہ کریگا وہ ہمیشہ عذاب الٰہی مین گرفتار مستوجب عقاب قہار مستحق دارالبوار ہوگا اور کبھی اس عذاب الیم عقوبت نار جحیم سے رستگار نہوگا پھر حضرت نے فرمایا کہ گوشت برادر مسلمان کھانا معصیت جناب باری مخالفت رضاے کردگاری ہی یعنے غیبت کرنا اور پس پشت برادر مومن کی بدگوئی کرنا گوشت زندہ بلکہ گوشت مردہ کھاتا ہی حق تعالی فرماتا ہی اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتة فکرهتموه واتقوا الله ان الله تواب الرحیم یعنے ای گروہ مومنان کسی مومن کے حق مین گمان فاسد ظن کاسد کرنے سے اجتناب کرو اسواسطے کہ بعض ظنون مہمل و فضول لغو و مجہول باعث معصیت عظیم لائق عقوبت الیم ہین اور تفحص عیوب و تجسس قبائح برادر مومن نہ کرو کہ ہتاک پردہ داری و ناموس نیکوکاری ایک صفت لئیمہ خصلت ذمیمہ بداطوار ہی ہی اور پھر فرمایا کہ زنہار کسی کی بدگوئی و غیبت نہ کرو کیا تمکو گوارا ہی کہ کوئی شخص اپنے برادر مردہ کا گوشت کھائے اور جبکہ گوشت مردہ کھانا تمکو مکروہ و ناگوار ہی تو غیبت و بدگوئی بھی گوشت مردار ہی جس سے کراہت کرنا سزاوار ہی پس خوف خالق بے نیاز کرو اور ایسے اخلاق خسیسہ عادات خبیثہ سے احتراز کرو اور اگر سہواً و نادانستہ

کروگے تو حق تعالیٰ تواب و رحیم غفار و کریم ہی۔ بعد اُسکے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ حرمت و منزلت مال مسلم حرمت و منزلت خون مسلم کے برابر ہی یعنے جسطرح سے خون ناحق حرام ہی اُسیطرح سے مال ناحق حرام ہی جسطرح سے ایذاے جسمانی موجب عذاب ہی اُسیطرح سے ایذاے مالی باعث عقاب ہی۔

(۱۴۶) قلت یا رسول اللہ وما الغیبۃ قال ذکرک اخاک بما یکرہ۔

(۱۴۷) قلت یا رسول اللہ فانکان فیہ ذالک الذی یذکر بہ قال اعلم انک اذا ذکرتہ بما ھو فیہ فقد اغتبتہ واذا ذکرتہ بما لیس فیہ بھتہ۔

غیبت

ابوذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیبت کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ پس پشت برادر مومن وہ کلمات کہنا جو اُسکو مکروہ و ناگوار ہوں ابوذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر اُسمین وہ عیب موجود ہو تو اُسکا کیا حکم ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو عیب اُسمین ہے اُسکا تذکرہ کرنا غیبت ہی اور جو اُسمین نہین ہی وہ بہتان و تہمت ہی اور اتہام و بہتان مومنان موجب زوال ایمان باعث عذاب فراوان و نافرمانی حضرت ایزد منان ہے

(۱۴۸) یا اباذر من ذب عن اخیہ المسلم الغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار۔

(۱۴۹) یا اباذر من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وھو یستطیع نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ وان خذلہ وھو یستطیع نصرہ خذلہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ۔

منع غیبت

ای ابوذر اگر کوئی شخص کسی محفل سے تذکرۂ غیبت اور کسی مجلس سے استماع غیبت کی مدافعت کرے تو سزاوار ہی کہ حضرت کردگار اُسکو عقوبت نار سے آزاد کرے اور جس شخص کے سامنے غیبت کیجاتی ہو اور بحسب استطاعت اُسکی مدافعت مین نصرت و مددگاری کرے تو حق تعالیٰ اُسکی نصرت و یاری کرتا ہی اور اگر با وصف قدرت

اُسکی غیبت مین اعانت اور اُسکی بدگوئی کی سماعت اور اُسکی توہین و مذلت گوارا کرے تو حق تعالی ابھی اُسکو دین و دنیا مین ذلیل و خوار مستوجب دار البوار کرتا ہی۔

(۱۵۰) یا اباذر لا یدخل الجنة قتات قلت وما القتات قال النمام یا اباذر صاحب النمیمة لا یستریح من عذاب اللہ عزوجل فی الاخرة

ای ابوذر قتات داخل جنت نہوگا ابوذر نے عرض کیا کہ قتات کون ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قتات سخن چین ہی جو ایک دوسرے کا قول نقل کرتا ہی جماعت احباب مین تفرقہ اندازی اور مفسدہ پردازی پیدا کرتا ہی دوستی و یکرنگی مین عداوت و مفارقت اور قرابت داری و یگانگی مین دشمنی و خصومت ہویدا کرتا ہی پس بروز آخرت اُسکو عذاب الٰہی سے فرصت اور شدائد عقوبات سے اُسکو کبھی راحت نہوگی

(۱۵۱) یا اباذر من کان ذا وجھین ولسانین فی الدنیا فھو ذو لسانین فی النار۔

ای ابوذر جو شخص دنیا مین دو رُو اور دو زبان ہی یعنے سامنے تو اظہار محبت جانی تعریف و ثناخوانی کرتا ہی اور پس پشت اُسکی بدگوئی و بدزبانی کرتا ہی بروز قیامت اُسکے مُنہ مین دو زبانہاے آتشین یا دو زبانۂ آتشین یا دو شعلۂ آتشین ہونگے۔

(۱۵۲) یا اباذر المجالس بالامانة وافشاء سر اخیک خیانة فاجتنب ذلک واجتنب مجلس العشیرة۔

ای ابوذر مجلس ایک امانت ہی اور افشاے راز برادر مومن خیانت ہی پس خیانت سے احتراز لازم ہی جسطرح خیانت مال سے اجتناب کرنا متحتم ہی چنانچہ بسا اوقات افشاے راز باعث آفات موفور حدوث فتنہ و شرور موجب خصومتہاے نامحصور ہو جاتا ہی اور مجالس عشیرہ ارباب بطالت و محافل اصحاب فضول و جہالت سے احتراز کرلینے جہان چند دوست و آشنا یگانہ و بیگانہ جمع ہو کر

مذمت سخن چینی
مذمت دو رُو و دو زبان
ممانعت افشاے راز

ذکر واذکار خرافات تذکرہ ہاے واہیات ولغویات کیا کرتے ہین روایات کاذبہ
قصص باطلہ حکایات بیکار اکاذیب بیشمار افسانہاے دروغ داستانہاے بیفروغ
بکا کرتے ہین جس سے نہ حاصل دین ہی نہ حاصل دنیا ہی اور اکثر کلمات مین خرابی عقبا
اور مخالفت رضاے خدا ہی۔

(۱۵۳) یا اباذر تعرض اعمال اهل الدنيا من الجمعة الى الجمعة في يوم
الاثنين والخميس فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبد اكانت بينه وبين اخيه
شحناء فيقال اتركوا اعمال هذين حتى يصطلحا۔

(۱۵۴) یا اباذر اياك وهجران اخيك فان العمل لا يتقبل مع الهجران۔

(۱۵۵) یا اباذر انهاك عن الهجران وان كنت لا بد فاعلا فلا تهجره ثلثة
ايام كملا فمن مات فيها مهاجرا لاخيه كانت النار اولى به۔

ای ابوذر اعمال اہل دنیاے ناپائدار ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو حاضر پیشگاہ حضرت غفار کیے
جاتے ہین پس جو لائق مغفرت ہین وہ مغفور کیے جاتے ہین لیکن اگر دو برادر مومن مین
رنج و عداوت یا نزاع و خصومت ہوتی ہی تو اُنکے واسطے حکم ہوتا ہی کہ دونون کے
اعمال ملتوی کرو جبتک کہ باہم مصالحت اور رفع خصومت نہ کرین ای ابوذر برادر
مومن کی مفارقت اور باہمی خصومت سے احتراز کر کہ بسبب جدائی برادر ایمانی کے
کوئی عمل مقبول درگاہ ربانی نہین ہوتا ہی ای ابوذر تجھکو مفارقت مومن سے سخت
ممانعت کرتا ہون اور اگر کسی وجہ سے اتفاق دوری نوبت مہجوری ہو جاوے تو تین
دن کامل برادر مومن سے نفاق و شقاق یا دوری و افتراق نہ اختیار کرنا کیونکہ
جو تین دن کامل مفارقت کرتا ہی وہ مستوجب عذاب آخرت ہوتا ہی۔

(۱۵۶) یا اباذر من احب ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده
من النار۔

مذمت رنجش باہمی مومنان

مذمت امیران

ای ابوذر جس شخص کی خواہش ہو کہ واسطے نمائش جاہ و احتشام اور اظہار شوکت و احترام اور ترفع لزمہ و مقام کے چاکر و غلام ملازمان و خدام دست بستہ، و برو ایستادہ رہین فرمانبرداری و خدمتگذاری کے واسطے آمادہ رہین تو مقام اُسکا نار جحیم اور محل عذاب الیم ہوگا۔

مذمت غرور

(۱۵۷) یا اباذر من مات وفی قلبه مثقال ذرة من کبر لم یجد رائحة الجنة الا ان یتوب قبل ذلک۔

ای ابوذر جو شخص مرجاوے اور اُسکے دل مین ایک ذرہ بھی کبر و خودستائی غرور و خودنمائی ہوگی تو بوے بہشت جنان اُسکے مشام جان تک نہ پہونچے گی تاوقتیکہ قبل از مرگ اس شیمہ ذمیمہ صفت رزیلہ لئیمہ سے نادم و پشیمان توبہ و انابت سے متلافی نقصان نہو۔

معنی غرور

(۱۵۸) فقال رجل یا رسول الله انی لیعجبنی الجمال حتی وددت ان علاقة سوطی وقبال نعلی حسن فهل یرهب علی ذلک قال کیف تجد قلبک قال اجده عارفا للحق مطمئنا الیه قال لیس ذلک بالکبر ولکن الکبر ان تترک الحق وتتجاوزه الی غیره وتنظر الی الناس فلا تری ان احدا عرضه کعرضک ولا دمه کدمک۔

یعنے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھکو زینت و زیبائش محبوب ہی بلکہ بند نعلین اور علاقۂ تازیانہ کی بھی آرائش مرغوب ہی پس کیا اسمین بھی شائبہ نخوت لوث رعونت ہی حضرت نے فرمایا کہ تیرے دل کا کیا حال ہی اُسنے عرض کیا کہ میرا دل حق سے دانا و خبردار جانب حق کے اطمینان و قرار رہتا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ کبر و نخوت نہین ہی کبر یہ ہی کہ راہ حق سے انحراف و عدول جادۂ صدق سے استنکاف و نکول کرے اور لوگونکو بنگاہ تحقیر دیکھے پس اُنکو اپنے سے ذلیل و حقیر اور ہر چیز مین بے وقعت و بے توقیر سمجھے نہ اُنکی عزت اپنی عزت کے برابر سمجھے نہ اُنکی جان اپنی جان کے برابر سمجھے ہر طرح سے اپنے تئین اُنسے افضل و اکمل ہر امر مین اُنسے اجمل و اجل سمجھے۔

روایت

ایک حدیث طولانی مین زہری سے روایت ہی کہ حضرت سید الساجدین امام ہمام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای زہری خیال کر کہ اہل ایمان تجھ سے سن مین بیشتر ہین یا کمتر ہین یا برابر ہین بس جو معمر ہین بحسب مرتبہ بجاے پدر ہین اور جو صغیر تر ہین وہ بجاے پسر ہین اور جو برابر ہین وہ برادر ہین بس ہر طرح سے نیکی و احسان کے لائق تر ہین اور اگر تجھکو داعیۂ افضلیت شائبہ اولویت پیدا ہو تو لحاظ کر کہ جو تجھ سے معمر ہین انکو شرف سبقت اسلام زیادہ تر حسنات اُنکے تجھ سے بیشتر ہین اور جو سن مین کمتر ہین اُنکے گناہ تجھ سے کمتر ہین اور جو سن مین تجھ سے برابر ہین وہ تجھ سے بدین وجہ افضلتر ہین کہ تو اپنے گناہون سے کما حقہ عارف ہی اور اُنکے گناہون سے ناواقف ہی بس تو اپنے تئین اُنسے کسیطرح اولی تر اور کسی صورت سے افضلتر قرار نہین دیسکتا ہی۔

(۱۵۹) یا ابا ذر اکثر من یدخل النار المستکبرون فقال رجل وھل ینجو من الکبر احد یا رسول اللہ قال نعم من لبس الصوف ورکب الحمار وحلب العنز وجالس المساکین۔

ای ابو ذر اکثر مستحقان عذاب النار مستوجبان دار البوار صاحبان غرور و استکبار خود منش و نخوت شعار ہونگے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آخر کوئی شخص اس صفت خبیثہ خصلت خسیسہ سے نجات پا سکتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جس شخص کو پلاس پوشی اور مثل غربا لباس پوشی سے ننگ و عار نہو سواری استر مین بسبب تواضع انکار نہو بکریون کے دوہنے مین بھی شرمسار نہو فقرا و مساکین کی ہم نشینی ناگوار نہو یعنے ہر امر مین تواضع و انکسار ہر امر مین فروتنی و خاکساری اُسکا شعار ہو۔

(۱۶۰) یا ابا ذر من حمل بضاعتہ فقد برئ من الکبر یعنے ما یشتری من السوق

(۱۶۱) یا ابا ذر من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ عز وجل الیہ یوم القیامۃ۔

نجات از تکبر

سامان وغیرہ

ای ابوذر جو شخص واسطے عیال پروری یا خانہ داری کے بازار سے اجناس خرید کر لاویگا
وہ بھی شائبہ کبر سے بری رہیگا ای ابوذر جو شخص ناز و تبختر سے خراماں ہوگا اور گوشہ جامہ
یا دامن لباس اُسکا براہ خود نمائی و بے پرواہی کے زمین پر غلطاں ہوگا بروز قیامت
جناب احدیت اُسکو بنظر رحمت نہ دیکھے گا۔

ہدایت

قال اللہ تعالی ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ
الجبال طولا کل ذلک کان سیئۃ عند ربک مکروھا یعنے خالق آفریدگار
فرماتا ہی کہ زنہار براہ افتخار و استکبار اور بطور تبختر و پندار کے رفتار نہ کر اسواسطے کہ
نہ تیرے قدم اور پاشنہ کوبی سے زمین مین شگاف ہو جاویگا اور نہ تو اپنا سر لبند کرنے سے
برابر کوہ قاف کے ہو جاویگا پس سرفرازی و گردن کشی بیکار ہی اور خودسری و
خیرگی ناسزاوار ہی اور اسطرح کے خصائل لئام رزائل نافرجام منجملہ معاصی و اثام
موجب ناراضی حضرت ملک العلام ہین اور ظاہر ہی کہ رفتار فخر و ناز خرام نخوت طراز
شیوہ مستکبران طناز وطیرہ سرکشان غماز طریقہ خودسران عربدہ بازسجیہ ردیہ عیاران
عشوہ پرداز ہی کہ جو ہر طرح سے لائق اجتناب و قابل احتراز ہی۔

(۱۶۲) یا اباذر من رقع ذیلہ وخصف نعلہ وعفر وجہہ فقد بری من الکبر
(۱۶۳) یا اباذر من کان لہ قمیصان فلیلبس احدھما ولیلبس الاخر اخاہ۔

ای ابوذر جو شخص تواضع و فروتنی سے اپنے لباس کو کوتاہ و قصیر بناے اور اپنے
نعلین مین پیوند لگائے اور جبہہ سائی درگاہ رب ودود سے پیشانی کو خاک آلود
فرمائے تو وہ کبر و نخوت سے معرا اور غرور و رعونت سے مبرا ہی ای ابوذر اگر
دو پیراہن ہون توجسطرحکا پیراہن اپنے واسطے مہیا کرے اُسیطرح کا پیراہن برادر
مؤمن کو عطا کرے۔

مذمت تکبر و تبختر

مذمت انکسار

(۱۶۴) یا اباذر سیکون الناس من امتی یولدون فی النعیم و یغذون به همتهم الوان الطعام و الشراب و یمدحون بالقول اولئک شرار امتی۔
ای ابوذر ہماری امت مین عنقریب ایسے لوگ ہونگے کہ جنکی ناز و نعمت مین پیدائش اور عیش و عشرت مین آسائش اور لذات دنیوی سے اُنکی پرورش ہوگی بس ہمتہاے خسیسہ اُنکی الوان لذات و شہوات مین مصروف اور طبیعت ہاے خسیسہ اُنکی مطعومات و مشروبات دنیویہ سے مالوف رہیگی شعر و سخن مین اُنکی تعریف اور اُنکے کلام و گفتار کی توصیف کیجاویگی بس یہ لوگ ہماری امت مین اشرار بدانجام بدترین انام ہونگے۔

حدیث لطیف شریف

عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ یاتی علی الناس زمان بطونهم الههم و نساؤهم قبلتهم و دنانیرهم دینهم و شرفهم متاعهم لا یبقی من الایمان الا اسمه و لا من القرآن الا درسه۔ یعنے خازن کنوز اسرار الٰہی عارف حقائق رموز کماہی حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا ہی کہ عنقریب ایک ایسا زمان ضلالت بنیان آویگا کہ بجاے خدا پرستی کے شکم پرستی اُنکا شعار اور نفس امارۂ غدار اُنکا پروردگار ہوگا اُسکی عبادت و فرمانبرداری اُسکی اطاعت و خدمت گذاری کرینگے اور زنان خوبصورت و باحسن و جمال کو اپنا قبلہ آمانی و کعبۂ آمال تصور کرکے روے خاطر کو اُنھین کی محراب محبت مین معطوف اور ہمت کو اُنھین کی اطاعت و محبت مین مصروف رکھین گے صرف محبت درہم و دینار دولت دنیاے ناپایدار پر اُنکے دین و ایمان کا دار و مدار ہوگا اور حصول زخارف دار فانی مال و متاع امارت و حکمرانی اسباب و آلات عشرت و شادمانی پر اُنکے فخر و شرف کا انحصار ہوگا بجز نام کے دین و ایمان اور بجز درس کے قرآن باقی نہ رہیگا صدق اللہ و رسولہ ص۔

مدح تواضع و خاکساری

(۱۶۵) یا اباذر من ترک لبس الجمال وھو یقدر علیہ تواضعاً للہ تعالیٰ کساہ حلۃ الکرامۃ۔

ای ابوذر جو شخص باوصف استطاعت واسطے خوشنودی جناب احدیت اور رضاے حضرت صمدیت کے اپنے لباس مین ترک زیب و زینت کرے تو روز قیامت جناب رب العزت اُسکو حلۂ کرامت و احترام اور خلعت سعادت و احتشام مرحمت کریگا۔

(۱۶۶) یا اباذر طوبیٰ لمن تواضع للہ تعالیٰ فی غیر منقصۃ واذل نفسہ فی غیر مسکنۃ وانفق مالاً جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اھل الذل والمسکنۃ وخالط اھل الفقہ والحکمۃ۔

ای ابوذر خوشا حال اُس شخص کا کہ جو واسطے رضاے جناب باری کے تواضع و خاکساری ایسے حال مین کرے کہ اُسکے واسطے کچھ کمی یا منقصت نہین ہی اور فروتنی و انکسار ایسے حال مین کرے کہ اُسکو فقر و مسکنت نہین ہی اور صرف مال دولت ایسے امور مین کرے جسمین کچھ معصیت نہین ہی اور ارباب ذلت و اصحاب مسکنت پر نظر لطف و مرحمت کرے اور فقہاے امت و حکماے شریعت کے ساتھ مجالست کرے۔

مدح عزلت

(۱۶۷) طوبیٰ لمن صلحت سریرتہ وحسنت علانیتہ وعزل عن الناس شرہ

خوشا حال اُس شخص کا کہ سرا پا احوال اُسکا زیور صدق و صلاح سے آراستہ اور ظواہر حال اُسکا زواہر فوز و فلاح سے پیراستہ ہو اُسکے شرور و مفاسد سے خلائق کو اطمینان اور اُسکی مضرت رسانی سے اہل عالم کو امان حاصل ہو۔

مدح انفاق

(۱۶۸) طوبیٰ لمن عمل بعلمہ وانفق الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ

خوشا حال اُس شخص کا جو اپنے علم پر بحسب شریعت عمل کرے اور جو مال قدر ضرورت سے فاضل ہو اُسکو صرف راہ جناب احدیت کرے اور جو قول کہ ضرورت سے زائد ہو اُسمین بخل و خست کرے۔

(۱۶۹) یا اباذر البس الخشن من اللباس والصفیق من الثیاب کیلا یجد الفخر فیک مسلکا۔

ای ابوذر لباسہاے درشت وجامہاے گندہ اختیار کرتا کہ خاطر مین تفاخر وتبختر کا خطور اور غرور وتکبر کا دلمین فتور نہونے پاوے۔

(۱۷۰) یا اباذر یکون فی اخر الزمان قوم یلبسون الصوف فی صیفہم و شتائہم یرون ان لہم الفضل بذلک علی غیرہم اولئک یلعنہم ملئکۃ السموات والارض۔

ای ابوذر آخر زمانہ غدار مین ایک فرقۂ اشرار ہویدا وآشکار ہوگا کہ ایام سرما وگرما مین پشم پوشی اُنکا شعار ہوگا اپنے تئین افضل اہل عالم اشرف بنی آدم ہونے کا یقین کرینگے لیکن اُنپر ملائکہ آسمان وزمین لعنت ونفرین کرینگے واضح ہو کہ ازبسکہ جناب رسالتمآب بوحی حضرت رب الارباب اسرار غیبیہ سے عارف آثار لاریبیہ سے واقف تھے تو حضرت نے براہ اعجاز وکرامت خبر دی ہی کہ ہماری امت مین ایسے لوگ ہونگے کہ جنکا پشم پوشی شعار ہوگا اور نہ صرف اسی وجہ سے مورد لعن وملام مستوجب عقاب خالق انام ہونگے بلکہ وہ شریعت قویمہ سے انحراف اور طریقۂ مستقیمہ سے استنکاف کرینگے عقائد مین کفر والحاد اور صنوف عبادات مین بدعت وفساد ایجاد کرینگے عبادات شرعیہ کو متروک کرکے مخترعات منہیہ کی بنیاد کرینگے۔

(۱۷۱) یا اباذر الا اخبرک باہل الجنۃ قلت بلی یا رسول اللہ قال کل اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ۔

ای ابوذر مین تجھکو آگاہ وخبردار کرون کہ کون لوگ مستحق دار جنان لائق روضۂ رضوان ہین ابوذر نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ لائق رحمت وغفران ہین کہ جو لباس پارینہ وجامۂ کہنہ ودیرینہ ژولیدہ مو کاہیدہ رو پریشان حال

شکستہ بال ہین جنپر کوئی نظر التفات نگاہ توجہات نہین کرتا حالانکہ وہ غربائے مومنین وفقرائے
اہل دین ہین چنانچہ اگر وہ جناب احدیت مین کسی حاجت کے واسطے بقسم ولجاجت یا بالحاح
ومنت عرض کرینگے تو دعا اُنکی فوراً مقبول بارگاہ رب العزت منظور درگاہ جناب صمدیت
ہوجائیگی۔

خاتمہ الکلام وتبیین المرام

واضح ہو کہ کلام مقدس حضرت سید الانام علیہ وآلہ الصلوة والسلام تمام ہوا جو بطور
وصایائے رستگاری اپنے صحابی مقبول درگاہ باری یعنے جندب بن جنادہ معروف بابی ذر
غفاری رض سے ارشاد فرمایا ہی۔ پس شکر وسپاس نامحدود وسزاوار حضرت رب ودود اور
ہزاران ہزار سلام ودرود نثار بارگاہ رسول حضرت معبود ہی کہ مجھکو بسبب میامن
توفیقات غیبیہ اور فیوض مکارم تائیدات لاریبیہ کے تلخیص کلمات مقدس وحدود اور
توضیح فقرات حدیث شریف ومسعود سے سرفراز اور اس سعادت عظیم اور کرامت عمیم
موہبت جسیم سے ممتاز فرمایا امید ہی کہ عبارت سلیس وفقرات نفیس وعنوان شائستہ
وبیان بائستہ اسکا ارباب بصیرت کو محبوب واصحاب خبرت کو مطبوع ومرغوب ہو
اسواسطے کہ سابقاً اس بے بضاعت نے خلاصہ نامہ حضرت شہنشاہ ولایت موسوم بعنوان
ریاست وبیان سیاست سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین بطرز جدید واسلوب سدید مسطور کیا تھا غالباً
کوئی ترجمہ حدیث بالاختصاص اس طرز خاص سے قبل اُسکے مزبور نہین ہوا اور بعد اُسکے
سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین رسالہ معارج العرفان بیان اصول ایمان مین شائع کیا تھا جسمین ترجمہ
آیات واحادیث وروایات مذکور ہی اور بعد اُسکے سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین رسالہ اسرار حکمت
وآثار قدرت تالیف کیا تھا جسمین خلاصہ خطبہ نملیہ وخطبہ طاؤسیہ وخطبہ حراویہ وخطبہ
خفاشیہ وحدیث مفضل مذکور اور عجائب اسرار معارف قدسیہ غرائب معالم آثار آثاریہ
ماثور ہی چنانچہ بحمد اللہ کہ ترجمہ ہائے مذکور کو اصحاب دقیقہ رس وارباب قدسی نفس نے

بطیب خاطر و سمع تلقی بقبول و منظور اور الطائف قدردانی و عواطف و مہربانی سے معمور فرمایا امید ہے کہ آئندہ اگر قائد توفیقات سبحانی و سائق تائیدات ربانی رہنمائے مقصود اور رشتۂ خام عمر فانی اور تار نازک دو روزہ زندگانی چندے باقی و ممدود رہی تو رسالۂ توضیحات تحقیقیہ و تشریحات تصدیقیہ شرح خطبۂ شقشقیہ جو زیر نظر ثانی ہے عنقریب ہدیۂ بارگاہ اخلاے روحانی تحفۂ پیشگاہ اولائے ایمانی کرونگا وما توفیقی الا باللہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ بکل شئ قدرًا وھو حسبی و نعم الوکیل نعم المولے ونعم النصیر وقد فرغت عن تسویدہ یوم الجمعۃ الثانی عن شھر رجب المرجب ۱۳۰۵ سنہ نبویہ و ۱۶ مارچ ۱۸۸۸ سنہ عیسویہ علیہما السلام والتحیۃ وانا العبد الاثیم الاحقر السید علی اکبر بن سلطان العلما جناب السید محمد عفی اللہ عنھما واوتی کتابھما بیمینھما

تمت

کتاب ذخیرہ رستگاری و ذریعہ کامگاری ترجمہ حدیث ابی ذر غفاری بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ زیر گنج۔
بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ
در مطبع اثنا عشری سید عابد علی
باہتمام سید سجاد علی
طبع مزین
شد

غلطنامہ ذخیرہ رستگاری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۱۷	ہوتے	ہوں	۶۷	۶	تضرع	تقرع	۱۰۲	۱۳	جهة	جبهته
〃	۱۸	ہوگی	نہوگے	〃	۱۰	ما الصلت	ما انفتلت	۱۰۳	۱	اصابو بہا	اصابوا بہا
۱۱	۲۰	تعلقات	تنقلات	۶۸	۹	اللسان	واللسان	〃	۳	وہت	ذہبت
۱	۱۳	عزوجل الطیبه	عزوجل جمیل الطیبه	۷۵	۴	مثلے	میلے	〃	۶	سقابل	سقال
۲۰	۱۰	تلہف	وتلہف	۷۷	۵	ماقلت	تو یا قلب	۱۰۶	۱۶	شغار	شعار
〃	۱۵	پیر بکو نانوانے	پیری و ناتوانی	۷۹	۴	ندیکھے	نہ دیکھے گا	۱۱۴	۱۷	الحسنة	بالحسنة
۲۳	۲	دستبردار بات	دستبردار باب	۸۰	۱۰	پیدا اور	پیدا کیا اور	۱۱۷	۱۲	بجسم	مجسم
〃	۹	بالتفیح	بالفیح	۸۱	۱۲	یا ابا ذر اراد	یا ابا ذر اذا اراد	〃	۱۹	حسلم	علم
۲۵	۱۷	۲	۱۰	۸۴	۲	واشرف	والشرف	۱۲۱	۵	فسمت	قسمت
〃	۱۳	بے نیل مرام	بے نیل مرام	〃	۱۱	کہ شخص	کہ ایک شخص	۱۲۴	۱۲	تغنی	بغنی
۲۶	۲۰	اصحبت	اصبحت	۸۷	۱۱	مال دنیا	مال حلال	〃	۱۴	اعمی	اغنی
۲۷	۱	شام کا انتظار	شام کا تذکرہ و اذکار	۸۸	۱۶	ارز مندان	ارزومندان	۱۲۶	۸	خبر	چیز
۲۸	۲۰	لازم	لازمہ	〃	〃	عاقبت کا	عاقبت	۱۲۹	۱۲	والانقب	والایغتب
۲۹	۱	مطلوب ہر سو	مطلوب ہمین ہر سو	۸۹	۷	نزولہ	نزدلہ	۱۳۲	۷	بہیتہ	بہتہ
۳۵	۱۸	کامیاب ہے	کامیابیگر ناہی	〃	۲۰	الیننس	الکیس	۱۳۲	۶	التحمسین	الخمیس
۴۰	۱۵	نمودور	نمودار	۹۲	۱۳	شراب	سراب	۱۳۴	۲	نرمه	مرتبه
〃	۱۷	خطاکار قرار	خطا کا اقرار	〃	۱۵	عمل اللہ	عمل للہ	۱۳۵	۱۶	والیلبس	ولیلبس
۴۲	۹	استغاد و جوارح	اعضاو جوارح	۹۳	۷	تھی	ہے			فی الآخر	الاخر
۴۴	۲۰	زرارع	زارع	۹۴	۱۸	ابناے	ابنائے	۱۳۸	۲۱	جولباس	جو بالباس
〃	۲۱	محفص	ملخص	۹۷	۹	ماثور	ماسور				
۴۷	۴	بلئوم	ملوم	۹۸	۱۷	بہ کہ مثل	نہ یہ کہ مثل				
۴۸	۱۰	بالفعل	یا لقلیل	〃	۲۰	اسفال	اشغال				
۶۱	۱۰	مجهول	مجبول	۹۹	۱۸	احیت	اصبت				
۶۴	۲	رضا روحانے	ضیا روحانے	۱۰۲	۴	یا ابا ذر بد ما امن	[illegible]				
〃	۱۱	ملامتی	ملامست	〃	۵	واضح	واصبح				